مکتبہ لدھیانوی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

میرے والد ماجد شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہٗ کی علمی، دینی خدمات کسی سے پوشیدہ نہیں۔

میں دورۂ حدیث شریف کے سال اپنے ہم سبق ساتھیوں کو حضرت مولانا حکیم محمد اختر دامت برکاتہم کا قصہ سنا رہا تھا کہ: ایک دن خانقاہ میں داخل ہوا، حضرت حکیم صاحب اپنے مریدین کے ہجوم میں تشریف فرما تھے، جیسے ہی اس ناچیز پر آپ کی نگاہ پڑی تو فرمانے لگے: یہ دیکھئے ہمارے دوست مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی کے جگر گوشہ ہیں، جنہوں نے ''اختلاف امت اور صراطِ مستقیم'' لکھی ہے اور اس میں مودودی صاحب کی خوب گت بنائی ہے۔

پھر مجھ سے فرمانے لگے کہ بھئی! ''اختلاف امت'' میں مودودی صاحب سے متعلق جو حصہ ہے اسے الگ سے کیوں طبع نہیں کرتے؟

میں ابھی یہ قصہ سنا ہی رہا تھا کہ ایک ساتھی درمیان میں بولے: پھر آپ نے اس بارے میں کیا سوچا؟ بہر حال اس کے بعد میرے اسی محسن نے مجھ سے فرمائش کی کہ: آپ حضرت شہیدؒ کی کتابوں میں ایک موضوع سے متعلق بکھرے تمام مضامین یکجا کیوں نہیں کر دیتے؟

نہیں معلوم کہ یہ اس مخلص کی خواہش کی تکمیل ہے؟ میرے شہید والد ماجد کی کرامت؟ حضرت حکیم صاحب مدظلہ کے اخلاص کی برکت ہے؟ یا میری خوش نصیبی؟ کہ مجھے اباجی حضرت شہیدؒ کے علوم وافکار کی ترتیب واشاعت کی سعادت نصیب ہورہی ہے؟ بہرحال جو بھی سمجھا جائے یہ میرے اکابر کے اخلاص کا ثمرہ ہے کہ مجھ جیسا ناکارہ آج یہ صفحات آپ کی خدمت میں پیش کررہا ہے۔

چنانچہ دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہوکر کچھ وقت حضرت اباجی شہیدؒ کی تصانیف کے لئے خاص کردیا اور ایک موضوع سے متعلق مختلف مقامات کو نشان زد کرتا رہا، یہاں تک کہ کئی موضوعات پر مشتمل ایک اچھا خاصا مواد جمع ہوگیا۔

یہ مختصر سا مجموعہ بھی اسی کاوش کا چھوٹا سا حصہ ہے، جس میں حضرت شہیدؒ کی مشہور ومعروف کتاب ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' سے مسائلِ حج اور حجۃ الوداع وعمرات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طریقۂ حج وعمرہ اور اصلاحی مواعظ سے فضیلتِ حج وعمرہ پر وعظ لیا گیا۔

مشکور ہوں جناب مفتی حبیب الرحمٰن، مفتی محمد رضوان، مولانا محمد افتخار، مولانا محمد زبیر طاہر، قاری عثمان ارشد، اور مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی کا جنہوں نے پورے اخلاص کے ساتھ میری معاونت فرمائی۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

(مولانا) محمد یحییٰ لدھیانوی

نزیل لیسٹر (برطانیہ)

۲۰/ جولائی ۲۰۰۷ء

فہرست

بغیر محرَم کے حج ۱۴۱

اِحرام باندھنے کے مسائل ۱۵۴

مدینہ منورہ کی حاضری

حج وعمرہ کی فضیلت

حج، اسلام کا عظیم الشان رُکن ہے۔ اسلام کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا، اور حج ہی سے ارکانِ اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔ احادیثِ طیبہ میں حج وعمرہ کے فضائل بہت کثرت سے ارشاد فرمائے گئے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من حَجَّ لِلّٰہِ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیومٍ ولدته أُمُّه. متفق علیه " (مشکوٰۃ ص:۲۲۱)

ترجمہ:...... "جس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کیا، پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی، وہ ایسا پاک صاف ہوکر آتا ہے جیسا ولادت کے دن تھا۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:
العمرة الی العمرة کفّارة لما بینھما، والحجّ
المبرور لیس له جزاءٌ الا الجنّة. متفق علیه." (ایضاً)

ترجمہ:...... "ایک عمرہ کے بعد دُوسرا عمرہ درمیانی عرصے کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حجِ مبرور کی جزا جنت کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"وعن ابن مسعود قال: قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم: تابعوا بین الحج والعمرة
فانّھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیرُ
خبث الحدید والذھب والفضّة ولیس للحجّة
المبرور ثوابٌ الا الجنّة." (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

ترجمہ:...... "پے در پے حج و عمرے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں سے اس طرح صاف کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو صاف کردیتی ہے، اور حجِ مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔"

حج، عشقِ الٰہی کا مظہر ہے، اور بیت اللہ شریف مرکزِ تجلیاتِ الٰہی ہے، اس لئے بیت اللہ شریف کی زیارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں حاضری ہر مؤمن کی جانِ تمنا ہے، اگر کسی کے دِل میں یہ آرزو چٹکیاں نہیں لیتی تو سمجھنا چاہئے کہ اس کے ایمان کی جڑیں خشک ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”وعن علیّ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: من ملک زادًا وراحلةً تبلغه الٰی بیت اللہ ولم یحجّ فلا علیه أن یموت یهودیًّا أو نصرانیًّا .... الخ.“ (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

ترجمہ:...... ”جو شخص بیت اللہ تک پہنچنے کے لئے زاد و راحلہ رکھتا تھا اس کے باوجود اس نے حج نہیں کیا، تو اس کے حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوکر مرے۔“

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

”وعن أبی أمامة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: من لم یمنعه من الحجّ حاجة

ظاهرةٌ أو سلطانٌ جائرٌ أو مرضٌ حابسٌ فمات ولم يحجّ، فليمت ان شاء يهوديًا وان شاء نصرانيًّا۔" (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

ترجمہ:......"جس شخص کو حج کرنے سے نہ کوئی ظاہری حاجت مانع تھی، نہ سلطانِ جائر اور نہ بیماری کا عذر تھا، تو اسے اختیار ہے کہ خواہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔"

حجِ مبرور کی علامت:

اکابرؒ فرماتے ہیں کہ "حجِ مبرور" کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد حاجی کی زندگی کی لائن بدل جائے، معاصی سے فرمانبرداری کی طرف آجائے، غفلت سے ذکر کی طرف آجائے، بے پروائی سے اہتمام کی طرف آجائے۔ پہلے نمازوں کا کوئی اہتمام نہیں کرتا تھا، قضا ہوگئی تو ہوگئی، کوئی افسوس نہیں، کوئی رنج و صدمہ نہیں، اسی طرح دُوسری چیزوں کی پروا نہیں کرتا تھا، لیکن حج کرنے کے بعد اس کی زندگی کی کایا پلٹ گئی کہ اب فرائضِ شرعیہ کا اہتمام ہونے لگا، حقوق اللہ وحقوق العباد کے ادا کرنے

کی فکر پیدا ہوگئی، اور زندگی میں ایک رُوحانی انقلاب برپا ہوگیا، تو سمجھو کہ اس کا یہ حج ''حجِ مبرور'' ہے۔

تجلیات الٰہی کا مرکز:

بیت اللہ شریف تجلیات الٰہیہ کا مرکز ہے، اور رحمت خداوندی کی تقسیم کا مرکز ہے، روزانہ ایک سو بیس رحمتیں بیت اللہ پر نازل ہوتی ہیں، اور دنیا میں جتنی رحمتیں اور جتنی برکتیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں وہ بیت اللہ پر اترتی ہیں اور پھر وہاں سے پورے عالم میں تقسیم ہوتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو ظاہری اور باطنی سعادتوں کا مرکز بنایا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا.'' (البقرہ)۔ (اور وہ وقت بھی قابل ذکر ہے کہ جس وقت ہم نے خانہ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور مقام امن ہمیشہ سے مقرر رکھا) نا معلوم مشرق ومغرب سے، جنوب وشمال سے، کس کس خطے سے لوگ دیوانہ وار لبیک لبیک پکارتے ہوئے آرہے ہیں، جیسے پروانے شمع پر ٹوٹتے ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ حرمین شریفین جانے کا اتفاق تو ہمیشہ ہوتا ہے لیکن اس مرتبہ چار باتیں ذہن میں آئیں جن کو میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

رُوحانی طور پر دِلوں کا مقناطیس

ایک بات ذہن میں آئی اور میں اس کو عطیۂ الٰہی سمجھتا ہوں، گویا وہاں سے اِنعام ملا ہے کہ ساری دنیا جو یہاں کھنچ کھنچ کر جمع ہورہی ہے تو آخر کیوں جمع ہورہی ہے؟ بیت اللہ شریف کا ایک تو ظاہری نقشہ ہے، کہ پتھروں کی عمارت ہے، جن میں سیمنٹ لگایا ہوا ہے، نہ سنگ مرمر ہے، نہ کوئی اور ظاہری زینت کی چیز ایسی ہے جو لوگوں کے لئے موجبِ کشش ہو، موٹے موٹے پتھروں کی عمارت، یہ بیت اللہ ہے، اوپر سیاہ غلاف پڑا ہوا ہے اس میں کوئی مادی کشش نہیں ہے کہ لوگ اس کی چمک دمک کو دیکھنے کے لئے آئیں، جیسے تاج محل کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں، یا کسی اور خوبصورت عمارت کو دیکھنے کے لئے جاتے ہیں، وہاں کوئی ظاہری، مادّی کشش اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھی، لیکن باطنی اور روحانی طور پر اللہ تعالیٰ نے اس کو دلوں کا مقناطیس بنایا ہے، جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اس طرح بیت اللہ قلوب کو اپنی طرف کھینچتا ہے، چنانچہ تمام اہل ایمان کے دل میں یہ جذبہ موجزن ہے کہ جس طرح بھی بن پڑے اللہ کے گھر پہنچ جائیں، کوئی مسلمان ایسا نہیں ہوگا جس کے دل میں یہ تمنا اور یہ آرزو

چٹکیاں نہ لیتی ہو، اور جس دل میں اللہ کا گھر دیکھنے کی تمنا نہیں، اور جس شخص کے دل میں یہ تڑپ نہیں ہے وہ صحیح معنی میں مسلمان ہی نہیں، چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے فرضیت حج کا اعلان فرمایا: ''وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.'' (آل عمران) (اور لوگوں کے ذمے ہے اللہ کی رضا کی خاطر اس بیت اللہ کا حج کرنا جو شخص یہاں پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو) تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا: ''وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ'' (اور جو کفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غنی ہے جہان والوں سے، اللہ کو کسی کی احتیاج نہیں ہے) اس میں اللہ تعالیٰ نے حج کے لئے نہ آنے کو کفر سے تعبیر فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا.''

(مشکوٰۃ ص۲۲۲)

ترجمہ:...... ''جس شخص کو حج کرنے سے نہ فقر و فاقہ مانع تھا، نہ ظالم حاکم مانع تھا، نہ کوئی روکنے

والی بیماری مانع تھی، اس کے باوجود وہ حج کئے بغیر
مر گیا تو (اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں) چاہے
وہ یہودی ہوکر مرے، چاہے نصرانی ہوکر مرے۔''
نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ!

تو میں نے کہا کہ ہر مؤمن کے دل میں یہ آرزو چٹکیاں لیتی ہے کہ کسی طرح اللہ کے گھر پہنچے، اور یہ تقاضائے ایمان ہے، اور اگر کسی کے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا تو پھر کہنا چاہئے کہ اس کا ایمان ہی صحیح نہیں، تو بیت اللہ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت عطا فرمائی ہے، میں نے کہا کہ وہاں کوئی مادی کشش نہیں ہے کہ وہاں ظاہری طور پر کوئی نظارہ قابل دید ہو، وہاں دلچسپ مناظر ہوں، لیکن باطنی کشش اللہ تعالیٰ نے ایسی رکھی ہے کہ ہر آدمی کا جی چاہتا ہے کہ بیت اللہ سے لپٹ جائے اور لپٹ کر جتنا رو سکتا ہے روئے، چنانچہ حکم بھی ہے لپٹنے کا، اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو ملتزم سے لپٹا جائے، بیت اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے کونے کے درمیان کا جو حصہ ہے یہ ملتزم کہلاتا ہے، ملتزم کے معنی ہی یہ ہیں ''لپٹنے کی جگہ'' کسی اور جگہ نہیں لپٹنا چاہئے کہ ادب کے خلاف ہے، وہاں اپنے جذبات پر نہیں بلکہ

آئین ادب پر عمل کرنا ہے، یہ نہیں کہ جہاں چاہو بیت اللہ سے لپٹتے رہو، یہ ادب کے خلاف ہے، لپٹنے کی جگہ ملتزم کو بنادیا، اور دوسری جگہ میزابِ رحمت کے نیچے حطیم کے اندر وہاں لپٹ جاؤ، الغرض کسی کو وہاں پہنچنے کی، بیت اللہ کی زیارت کی، اور ملتزم پر لپٹنے کی توفیق ہوجائے تو اس سے بڑی کیا سعادت ہوگی؟ ایک عارف کا قول ہے:

نازک بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است
افتم بپائے خویش کہ بہ کویت رسیدہ است
ہزار بار بوسہ دہم من دست خویش را
کہ دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

ترجمہ:...... "مجھے اپنی آنکھوں پر ناز ہے کہ انہوں نے تیرا جمال دیکھ لیا، میں اپنے پاؤں پر گرتا ہوں کہ چل کر تیرے کوچہ میں پہنچ گئے، اور میں ہزار بار اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیتا ہوں کہ انہوں نے تیرے دامن کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا ہے۔

لیلائے کعبہ کی محبوبیت:

لیلائے کعبہ میں اللہ نے ایسی محبوبیت اور ایسی کشش رکھی

ہے کہ لوگ اس پر دیوانہ وار ٹوٹتے ہیں، چاہتے ہیں کہ کسی طرح بیت اللہ تک پہنچ جائیں، وہاں پہنچ کر بھی (کیونکہ بھیڑ ہوتی ہے) جس خوش قسمت کو چمٹنے کا موقع نصیب ہو جائے اس کا جی پھر یہ نہیں چاہتا کہ بس کرے، پیچھے ہٹ جائے، لوگ اس کو پیچھے سے ہٹاتے ہیں کہ میاں دوسروں کو بھی موقع دو، لیکن نہیں، وہ ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتا، یہ کیا چیز اللہ تعالیٰ نے وہاں رکھی ہوئی ہے؟ اس کے اندر اللہ تعالیٰ نے کیا مقناطیس بھرا ہوا ہے؟ لوگ یہ سب کچھ محض دیکھا دیکھی تو نہیں کرتے، یہ کیا بات ہے کہ میرے جیسا سنگ دل آدمی بھی جو باہر سے ہنستا کھیلتا چلا آتا ہے، لیکن جوں ہی بیت اللہ شریف کے پردے کو پکڑتا ہے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا ہے، لوگوں کو وہاں روتے ہوئے دھاڑیں مارتے ہوئے چلاتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ تو ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ بیت اللہ شریف کو اللہ تعالیٰ نے مرکز ایمان اور دلوں کا مقناطیس بنایا ہے، جیسے ہمارے حضرت بنوریؒ فرماتے تھے کہ بیٹری چارج کرنے کے لئے وہاں جاتے ہیں، اپنے ایمان کو اس جنریٹر کے ساتھ لگا دو، دل کو اس کے ساتھ جوڑ دو، دل کی بیٹری چارج ہو جائے گی، دل ایمان سے بھر جائے گا، عشق الٰہی سے

دل کی انگیٹھی روشن ہو جائے گی اور جاذبہ عشق و محبت تمہیں ملأ اعلیٰ کی طرف کھینچ لے گا۔

اللہ کی بڑائی وکبریائی کا احساس:

دوسری بات سمجھ میں آئی کہ یہاں بڑوں کو بھی دیکھا، چھوٹوں کو بھی دیکھا کہ سب ایک لائن میں لگے ہوئے ہیں، وہاں پہنچ کر بڑے سے بڑے کی بڑائی کا شیش محل چکنا چور ہو جاتا ہے اور سب کو اپنے ہیچ در ہیچ اور لاشیٔ ہونے کا کھلی آنکھوں مشاہدہ ہو جاتا ہے، اور اپنا بندۂ محض ہونا کھل جاتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی کا ایسا احساس ہوتا ہے کہ اپنے وجود سے شرم آنے لگتی ہے، وہاں شاہوں کو دیکھا، گداؤں کو دیکھا، عابدوں کو دیکھا، نیکوں کو دیکھا، بدوں کو دیکھا کہ سب کے سب دامن دل پھیلائے گڑگڑا رہے ہیں، اسی در پر انبیاءٔ علیہم السلام بھی اپنا ماتھا رگڑ رہے ہیں اور ہم جیسے سیاہ کار اور گناہ گار بھی، ایک فقیر بے نوا بھی وہاں دست سوال دراز کرتا ہے، اور بارگاہ صمدیت سے بھیک مانگتا ہے، "یَـا رَبَّ الْبَیْـتِ" (اے گھر کے مالک) کہہ کر کے اسے پکارتا ہے، اور ہارون الرشید جیسا مطلق العنان خلیفہ و بادشاہ بھی وہاں پہنچ کر گدائے گدایان بن جاتا ہے

اور بھکاریوں کی طرح لپک لپک کر مانگتا ہے اور کہتا ہے یَـارَبَّ الْبَیْـتِ! وہاں پہنچ کر مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ بس یہی ایک بارگاہ عالی، داتا کا دربار ہے۔

داتا صرف اللہ تعالیٰ ہیں:

وہی ایک دینے والا ہے، باقی سب کے سب بھیک منگتے ہیں، سب کے سب ایک گھر کے بھکاری ہیں، الغرض وہاں بڑے اور چھوٹے کا امتیاز اٹھ جاتا ہے، وہاں شاہ و گدا کا سوال نہیں رہتا، وہ ایک دینے والا رب ہے، باقی سب لینے والے بندے ہیں، وہ ایک داتا ہے، باقی سب کے سب اس کی بارگاہ کے، اس کے دروازے کے سوالی ہیں، فقیر ہیں، چنانچہ ارشاد ہے: "یٰٓـاَیُّھَـا النَّـاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْـحَمِیْـدُ" (سورۃ فاطر:۱۵) (اے لوگو تم سب کے سب اللہ کی طرف فقیر ہو اور اللہ غنی ہے، لائق حمد ہے) فقیر اس کو کہتے ہیں جو محتاج ہو، اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہیں کسی چیز میں کسی کے محتاج نہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا ساری کائنات، ہر آن اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے، اپنے وجود میں بھی، اپنی بقاء میں بھی، اور اپنی

تمام ضروریات میں بھی، دنیا و آخرت کی کوئی چیز ایسی نہیں جس میں بندے، اللہ تعالیٰ کے محتاج نہ ہوں، اور کوئی شر ایسا نہیں جس کے دفع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے محتاج نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ'' اے لوگو تم سب کے سب فقیر ہو اللہ کی طرف، تمہارے ہاتھ میں کچھ نہیں، سب کے سب خالی ہاتھ ہو، ''وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ'' اور تنہا اللہ تعالیٰ ہی غنی ہیں، حمید ہیں، اس کے سوا کوئی غنی نہیں، ہم لوگ حقیقت ناشناس، یوں ہی در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں، کبھی ادھر بھاگتے ہیں، کبھی ادھر بھاگتے ہیں۔

شیخ سعدیؒ کی حکایت:

شیخ سعدیؒ نے ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک مانگنے والا تھا، گھر گھر صدائیں لگا رہا تھا، دروازے کھٹکھٹا رہا تھا، ''کہ کوئی پیسہ دے اللہ کے نام پر'' مانگتے مانگتے مسجد کے دروازے پر پہنچ گیا، اس نے مسجد کا دروازہ کھٹکھٹا دیا اور کہا کہ کچھ اللہ کے نام پر، کسی نے کہا میاں! یہ گھر نہیں ہے، یہ مسجد ہے، کسی گھر پر جا کر مانگو، فقیر کہنے لگا کہ یہ کس بخیل کا گھر ہے جو کسی فقیر کو خیرات نہیں

دیتا؟ کہا بھئی ایسا نہ کہو! یہ تو احکم الحاکمین کا، سخیوں کے سخی کا اور غنیوں کے غنی کا گھر ہے، ربّ العالمین کا گھر ہے، اللہ کا گھر ہے، کہا اللہ کا گھر ہے؟ کہا ہاں! کہا اچھا میں اللہ کے گھر کے دروازے پر پہنچ گیا ہوں؟ کہا ہاں! اس نے اپنا کشکول، جو اس کے پاس تھا، اس کو پھینک دیا، کہنے لگا، جب اللہ کے دروازے پر پہنچ گیا ہوں تو پھر کسی اور سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ پھر اور سے مانگنے کی کیا حاجت ہے؟ ہم لوگ اللہ کے گھر پر حاضری دیتے ہیں، اور اپنی آنکھوں سے وہاں ہر ایک کو اللہ سے مانگتا ہوا دیکھتے ہیں، جس سے مشاہدہ ہو جاتا ہے کہ سب فقیر ہیں، مانگنے والے ہیں، دینے والا صرف ایک ہے، تو کیوں نہ اسی سے مانگنا شروع کردیں، الغرض حج میں ایک انعام یہ ملا کہ مخلوق سے نظر اُٹھاؤ، اور خالق پر نظر جماؤ، سب کو فقیر سمجھو، ایک کو غنی سمجھو، ایک دینے والا ہے، غنی ہے، جو کسی سے مانگتا نہیں، اور باقی سب مانگنے والے ہیں، اور یہ یقین دل میں پیدا ہو جائے تو واقعتاً پھر حج، حج ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کے گھر جا کر بھی دوسروں پر ہی نظر رہی تو پھر قصہ ختم، گویا اس بے چارے کو حج سے کچھ نہیں ملا۔

صرف ایک کی طرف نظر:

ایک بزرگ تھے آنکھ پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور بار بار ایک ہی لفظ کہہ رہے تھے کہ ”اے مالک! میں آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔“ بار بار یہی لفظ دہرا رہے تھے، طواف کے بعد کسی بزرگ نے ان کو پکڑ لیا کہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ اور یہ آنکھوں پر پٹی کیوں باندھ رکھی ہے؟ کہنے لگے بھائی بات بتانے کی تو نہیں تھی، لیکن تم نے پوچھ لیا ہے تو بتا دیتے ہیں، میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا کہ اچانک نظر نامحرم پر پڑ گئی، اور میں اس کو دیکھنے لگا، غیب سے ایک تھپڑ آنکھ پر لگا کہ آنکھ جاتی رہی، اور ساتھ آواز آئی کہ شرم نہیں آتی میرے گھر میں پہنچ کر دوسروں کو دیکھتا ہے؟ اس وقت سے بس یہی ورد کر رہا ہوں کہ ”آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں“ تو اللہ تعالیٰ کے گھر پہنچ کر ایک حقیقت یہ سمجھ میں آئی کہ اس کی ذات عالی کے سوا سب سے نظر اٹھالی جائے، اور یہ اتنی بڑی دولت ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ دولت ہمیں نصیب فرمائیں اور یہ مضمون ہمارے دل میں بیٹھ جائے تو ساری دولتیں اس پر قربان۔

کوئی محروم نہیں آتا:

اور ایک بات اور سمجھ میں آئی، وہ یہ کہ جانے والے تو سب ہی جاتے ہیں جیسا کہ میں نے عرض کیا چھوٹے بھی جاتے ہیں، بڑے بھی جاتے ہیں، عالم بھی جاتے ہیں، جاہل بھی جاتے ہیں، نیک بھی جاتے ہیں، بدکار بھی جاتے ہیں، اچھے بھی جاتے ہیں، برے بھی جاتے ہیں، اور یقین ہے کہ کوئی وہاں سے محروم نہیں آتا کسی کو محروم نہیں کیا جاتا۔

لاکھوں انسانوں کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی:

ایک بزرگ کا قصہ ہے کہ وہ اپنے دوستوں سے میدان عرفات میں فرمانے لگے کہ: بھئی! ایک بات بتاؤ، یہ پانچ لاکھ، دس لاکھ، یا پندرہ بیس لاکھ حاجی ہیں، جو میدانِ عرفات میں اُترے ہوئے ہیں، اگر اتنا بڑا مجمع، دس لاکھ کا مجمع کسی سخی کے دروازے پر جمع ہو جائے، اور اسے یہ کہے کہ برائے کرم ایک چھٹانک آٹا دے دیجئے، یا یہ سارا مجمع کسی سخی کے دروازے پر جمع ہو کر درخواست کرے کہ ایک پیسے کی ضرورت ہے، ایک پیسہ دے دیجئے تو تمہارا کیا خیال ہے وہ سخی ان دس لاکھ آدمیوں کی

فرمائش پر ایک پیسہ نہیں دے گا؟ ایک چھٹانک آٹا نہیں دے گا؟ دوستوں نے کہا: جی حضرت! کیوں نہیں دے گا؟ فرمایا: یہ سب لوگ ایک بارگاہ عالی سے مغفرت مانگ رہے ہیں اور پوری دُنیا کی بخشش کردینا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا آسان ہے جتنا کہ ایک سخی کے لئے ایک پیسہ دے دینا، سارے حاجی صاحبان مل کر، گڑگڑا کر، رو رو کر اللہ تعالیٰ سے کہہ رہے ہیں کہ یا اللہ! بخش دے، گناہ معاف کردے، بخشش فرمادے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھنا چاہئے کہ وہ ان کی درخواست کو رَدّ نہیں فرمائے گا۔

تو میں عرض کررہا تھا کہ مجھے یقین ہے اِن شاء اللہ وہاں سے کوئی محروم نہیں آتا، اور اللہ تعالیٰ وہاں سے کسی کو محروم نہ لوٹائے، اس لئے کہ جو شخص نعوذ باللہ وہاں سے بھی محروم آیا اس کے لئے پھر کونسا دروازہ ہے؟

ایک بزرگ کا واقعہ:

ایک بزرگ تھے، وہ جب بھی لبیک کہتے تھے تو آواز آتی تھی "لا لک لبیک" (تمہاری لبیک منظور نہیں) ہر سال حج پر جاتے، اور جب بھی لبیک کہتے تو آواز آتی کہ تیری لبیک قبول

نہیں، ایک دفعہ ساتھ میں ان کا خادم بھی تھا، اس نے بھی یہی آواز سنی، وہ بزرگ اسی ذوق وشوق اور اسی رغبت ومحبت کے ساتھ حج کے ارکان ادا کررہے تھے، خادم نے کہا حضور! لبیک تو نامنظور، پھر اس محنت کا فائدہ؟ کہنے لگے تم نے بھی سن لی ہے؟ کہنے لگے ہاں! فرمایا: میں پچاس سال سے سن رہا ہوں، پچاسواں حج ہے، پچاس سال سے برابر سن رہا ہوں کہ جب بھی لبیک کہتا ہوں، ادھر سے آواز آتی ہے تیری کوئی لبیک نہیں، چل دفعہ ہو۔ شاگرد کہنے لگا کہ پھر ٹکریں مارنے کا کیا فائدہ؟ فرمایا: برخوردار! کوئی اور دروازہ ہے جہاں چلا جاؤں؟ یہ تو منظور نہیں کرتے، کوئی اور دروازہ ہے کہ جا کر وہاں سے مانگ لوں؟ نہیں! نہیں! یہی ایک دروازہ ہے، ملتا ہے تب بھی، نہیں ملتا تب بھی، مانگنا تو اسی دروازے سے ہے، ایک عارف نے خوب کہا ہے:

یابم او را یا نہ! جستجوئے می کنم
حاصل آید یا نہ آید آرزوئے می کنم

ترجمہ:...... ''میں اس کو پاؤں یا نہ پاؤں، جستجو کرتا رہوں گا اور وہ مجھے ملے یا نہ ملے آرزو کرتا رہوں گا۔''

بہت بڑی محرومی:

الغرض اگر کوئی وہاں سے خدانخواستہ محروم واپس آ گیا تو اس کی محرومی نا قابل علاج ہے، اس کی محرومی کا کوئی علاج نہیں ہوسکتا، وہ تو ابلیس کا بھائی ہوا کہ ابلیس خدا کی بارگاہ سے بھی راندہ گیا، لیکن اندازہ یہ ہوا (واللہ اعلم بالصواب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کو بہتر سمجھتے ہیں) کہ جو بھی محبت کے ساتھ جاتے ہیں وہ کچھ نہ کچھ لے کر آتے ہیں۔

جتنا برتن اتنی خیرات:

مگر یہ بات سمجھ میں آئی کہ جتنا برتن لے کر جاؤ گے اتنی ہی خیرات ملے گی، افسوس اس بات کا ہے کہ ہم اپنا برتن بہت چھوٹا لے کر جاتے ہیں، جاتے ہیں سب سے بڑی بارگاہ میں کہ اس سے بڑی کوئی بارگاہ نہیں، اس سے کوئی بڑا دربار نہیں، لیکن وائے حسرت کہ ہم بہت چھوٹا برتن لے جاتے ہیں، اتنا برتن لے کر کہ ایک چلو پانی سے بھر جائے، اس کا افسوس اور صدمہ ہے، حد سے زیادہ صدمہ! کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو سمیٹنے کے لئے جیسا برتن چاہئے ویسا برتن ہمارے پاس نہیں اور اس کا مہیا کرنا

بھی مشکل ہے، بھائی! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں تو لامحدود ہیں، لامحدود رحمتوں کو سمیٹنے کے لئے لامحدود برتن کہاں سے لائیں؟ لیکن پھر بھی ذرا بڑا برتن تو ہونا چاہئے، اتنا بڑا ظرف ہونا چاہئے کہ آسمان و زمین کی وسعتیں اس کے سامنے ہیچ ہوں، اور وہ کیا ہے؟ عبدیت کا برتن، فنائیت کا برتن، یعنی اپنے آپ کو مٹا دینا اور اپنی انا کو ختم کردینا، جتنی فنائیت اور عبدیت زیادہ ہوگی اسی قدر رحمتوں کی بارش بھی زیادہ ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں پر ہوتی ہے، اور جو لوگ اپنے دلوں کے اندر انانیت اور غرور و پندار کے بت لے کر بیٹھے ہوں ان پر کیا رحمت ہوگی؟ تو جتنی عبدیت کسی کی کامل ہوگی اور جس قدر اپنے آپ کو مٹادینے اور اپنی عقل کے، اپنے نفس کے اور اپنی طبیعت کے تقاضوں کو پس پشت ڈال کر بارگاہ الٰہی میں حاضری دینے کی کیفیت ہوگی اسی قدر عنایات خداوندی کی دولت سے نوازا جائے گا۔

حج پر جانے والوں کے لئے ہدایات

ذرائعِ مواصلات کی سہولت اور مال کی فراوانی کی وجہ سے سال بہ سال حجاجِ کرام کی مردم شماری میں اضافہ ہو رہا ہے، لیکن بہت ہی رنج و صدمہ کی بات ہے کہ حج کے انوار و برکات مدہم ہوتے جارہے ہیں، اور جو فوائد و ثمرات حج پر مرتب ہونے چاہئیں ان سے اُمت محروم ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت تھوڑے بندے ایسے رہ گئے ہیں جو فریضۂ حج کو اس کے شرائط و آداب کی رعایت کرتے ہوئے ٹھیک بجالاتے ہوں، ورنہ اکثر حاجی صاحبان اپنا حج غارت کر کے ''نیکی برباد، گناہ لازم'' کا مصداق بن کر آتے ہیں۔ نہ حج کا صحیح مقصد ان کا مطمحِ نظر ہوتا ہے، نہ حج کے مسائل و اَحکام سے انہیں واقفیت ہوتی ہے، نہ یہ سیکھتے ہیں کہ حج کیسے کیا جاتا ہے؟ اور نہ ان پاک مقامات کی عظمت و حرمت کا پورا لحاظ کرتے ہیں، بلکہ اب تو ایسے مناظر دیکھنے میں آرہے ہیں کہ حج کے دوران محرّمات کا ارتکاب ایک

فیشن بن گیا ہے، اور یہ اُمت گناہ کو گناہ ماننے کے لئے بھی تیار نہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون! ظاہر ہے کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکام سے بغاوت کرتے ہوئے جو حج کیا جائے، وہ انوار و برکات کا کس طرح حامل ہوسکتا ہے؟ اور رحمتِ خداوندی کو کس طرح متوجہ کرسکتا ہے؟

سب سے پہلے تو حکومت کی طرف سے درخواستِ حج پر فوٹو چسپاں کرنے کی بیخ لگادی گئی ہے، اور غضب پر غضب اور ستم بالائے ستم یہ کہ پہلے پردہ نشین مستورات اس قید سے آزاد تھیں، لیکن ''نفاذِ اسلام'' کے جذبے نے اب ان پر بھی فوٹوؤں کی پابندی عائد کردی ہے، پھر حجاجِ کرام کی تربیت کے لئے ''حج فلمیں'' دِکھائی جاتی ہیں۔ جس عبادت کا آغاز فوٹو اور فلم کی لعنت سے ہو، اس کا انجام کیا کچھ ہوگا یا ہوسکتا ہے؟ اور چونکہ حاجی صاحبان بزعمِ خود حج فلمیں دیکھ کر حج کرنا سیکھ جاتے ہیں اس لئے نہ انہیں مسائلِ حج کی کسی کتاب کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے اور نہ کسی عالم سے مسائل سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے، نتیجہ یہ کہ جس کے جی میں جو آتا ہے کرتا ہے۔

حاجی صاحبان کے قافلے گھر سے رُخصت ہوتے ہیں تو

پھولوں کے ہار پہننا پہنانا گویا حج کا لازمہ ہے کہ اس کے بغیر حاجی کا جانا ہی معیوب ہے۔ چلتے وقت جو خشیت وتقویٰ، حقوق کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور سفر شروع کرنے کے آداب کا اہتمام ہونا چاہیے، اس کا دُور دُور کہیں نشان نظر نہیں آتا۔ گویا سفرِ مبارک کا آغاز ہی آداب کے بغیر محض نمود و نمائش اور ریاکاری کے ماحول میں ہوتا ہے۔ اب ایک عرصہ سے صدرِ مملکت، گورنر یا اعلیٰ حکام کی طرف سے جہاز پر حاجی صاحبان کو الوداع کہنے کی رسم شروع ہوئی ہے، اس موقع پر بینڈ باجے، فوٹوگرافی اور نعرہ بازی کا سرکاری طور پر ''اہتمام'' ہوتا ہے۔ غور فرمایا جائے کہ یہ کتنے محرّمات کا مجموعہ ہے...!

سفرِ حج کے دوران نمازِ باجماعت تو کیا، ہزاروں میں کوئی ایک آدھ حاجی ایسا ہوتا ہوگا جس کو اس کا پورا پورا احساس ہوتا ہو کہ اس مقدس سفر کے دوران کوئی نماز قضا نہ ہونے پائے، ورنہ حجاجِ کرام تو گھر سے نمازیں معاف کرا کر چلتے ہیں، اور بہت سے وقت بے وقت جیسے بن پڑے پڑھ لیتے ہیں۔ مگر نمازوں کا اہتمام ان کے نزدیک کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا بلکہ بعض تو حرمین شریفین پہنچ کر بھی نمازوں کے اوقات میں بازاروں کی

رونق دوبالا کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم میں حج کے سلسلے میں جو اہم ہدایت دی گئی ہے وہ یہ ہے:

''حج کے دوران نہ فحش کلامی ہو، نہ حکم عدولی اور نہ لڑائی جھگڑا۔''

اور احادیثِ طیبہ میں بھی حجِ مقبول کی علامت یہی بتائی گئی ہے کہ: ''وہ فحش کلامی اور نافرمانی سے پاک ہو۔'' لیکن حاجی صاحبان میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جو ان ہدایات کو پیشِ نظر رکھتے ہوں اور اپنے حج کو غارت ہونے سے بچاتے ہوں۔ گانا بجانا اور داڑھی منڈانا، بغیر کسی اختلاف کے حرام اور گناہِ کبیرہ ہیں۔ لیکن حاجی صاحبان نے ان کو گویا گناہوں کی فہرست ہی سے خارج کردیا ہے، حج کا سفر ہو رہا ہے اور بڑے اہتمام سے داڑھیاں صاف کی جارہی ہیں، اور ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈر سے نغمے سنے جارہے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون!

اس نوعیت کے بیسیوں گناہِ کبیرہ اور ہیں جن کے حاجی صاحبان عادی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہوئے بھی ان کو نہیں چھوڑتے۔ حاجی صاحبان کی یہ حالت دیکھ کر ایسی اذیت ہوتی ہے جس کے اظہار کے لئے موزوں الفاظ

نہیں ملتے۔ اسی طرح سفرِ حج کے دوران عورتوں کی بے حجابی بھی عام ہے، بہت سے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی دورانِ سفر برہنہ سر نظر آتی ہیں، اور غضب یہ ہے کہ بہت سی عورتیں شرعی محرَم کے بغیر سفرِ حج پر چلی جاتی ہیں اور جھوٹ موٹ کسی کو محرَم لکھوادیتی ہیں۔ اس سے جو گندگی پھیلتی ہے وہ ''اگر گویم زبان سوزد'' کی مصداق ہے۔

جہاں تک اس ارشاد کا تعلق ہے کہ: ''حج کے دوران لڑائی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے''، اس کا منشا یہ ہے کہ اس سفر میں چونکہ ہجوم بہت ہوتا ہے اور سفر بھی طویل ہوتا ہے، اس لئے دورانِ سفر ایک دُوسرے سے ناگواریوں کا پیش آنا اور آپس کے جذبات میں تصادم کا ہونا یقینی ہے، اور سفر کی ناگواریوں کو برداشت کرنا اور لوگوں کی اذیتوں پر برافروختہ نہ ہونا بلکہ تحمل سے کام لینا یہی اس سفر کی سب سے بڑی کرامت ہے۔ اس کا حل یہی ہوسکتا ہے کہ ہر حاجی اپنے رفقاء کے جذبات کا احترام کرے، دُوسروں کی طرف سے اپنے آئینۂ دِل کو صاف و شفاف رکھے، اور اس راستے میں جو ناگواری بھی پیش آئے، اسے خندہ پیشانی سے برداشت کرے۔ خود اس کا پورا اہتمام کرے کہ اس

کی طرف سے کسی کو ذرا بھی اذیت نہ پہنچے اور دُوسروں سے جو اذیت اس کو پہنچے اس پر کسی رَدِّ عمل کا اظہار نہ کرے۔ دُوسروں کے لئے اپنے جذبات کی قربانی دینا اس سفرِ مبارک کی سب سے بڑی سوغات ہے، اور اس دولت کے حصول کے لئے بڑے مجاہدے و ریاضت اور بلند حوصلے کی ضرورت ہے، اور یہ چیز اہل اللہ کی صحبت کے بغیر نصیب نہیں ہوتی۔

عازمینِ حج کی خدمت میں بڑی خیرخواہی اور نہایت دِل سوزی سے گزارش ہے کہ اپنے اس مبارک سفر کو زیادہ سے زیادہ برکت و سعادت کا ذریعہ بنانے کے لئے مندرجہ ذیل معروضات کو پیشِ نظر رکھیں:

✡:...... چونکہ آپ محبوبِ حقیقی کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں، اس لئے آپ کے اس مقدس سفر کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، اور شیطان آپ کے اوقات ضائع کرنے کی کوشش کرے گا۔

✡:...... جس طرح سفرِ حج کے لئے ساز و سامان اور ضروریاتِ سفر مہیا کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس سے کہیں بڑھ کر حج کے اَحکام و مسائل سیکھنے کا اہتمام ہونا چاہئے۔ اور اگر سفر سے پہلے اس کا موقع نہیں ملا تو کم از کم سفر کے دوران اس کا

اہتمام کرلیا جائے کہ کسی عالم سے ہر موقع کے مسائل پوچھ پوچھ کر ان پر عمل کیا جائے۔

اس مبارک سفر کے دوران تمام گناہوں سے پرہیز کریں اور عمر بھر کے لئے گناہوں سے بچنے کا عزم کریں، اور اس کے لئے حق تعالیٰ شانہ سے خصوصی دُعائیں بھی مانگیں۔ یہ بات خوب اچھی طرح ذہن میں رہنی چاہئے کہ حجِ مقبول کی علامت ہی یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دِینی انقلاب آجائے۔ جو شخص حج کے بعد بھی بدستور فرائض کا تارک اور ناجائز کاموں کا مرتکب ہے، اس کا حج مقبول نہیں۔ آپ کا زیادہ سے زیادہ وقت حرم شریف میں گزرنا چاہئے، اور سوائے اشد ضرورت کے بازاروں کا گشت قطعاً نہیں ہونا چاہئے۔ دُنیا کا ساز و سامان آپ کو مہنگا سستا، اچھا بُرا اپنے وطن میں بھی مل سکتا ہے، لیکن حرم شریف سے میسر آنے والی سعادتیں آپ کو کسی دُوسری جگہ میسر نہیں آئیں گی۔ وہاں خریداری کا اہتمام نہ کریں، خصوصاً وہاں سے ریڈیو، ٹیلیویژن، ایسی چیزیں لانا بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ کسی زمانے میں حج و عمرہ اور کھجور اور آبِ زم زم، حرمین شریفین کی سوغات تھیں۔ اور اب ریڈیو، ٹیلیویژن ایسی

ناپاک اور گندی چیزیں حرمین شریفین سے بطورِ تحفہ لائی جاتی ہیں۔

✡:...... چونکہ حج کے موقع پر اطراف و اکناف سے مختلف مسلک کے لوگ جمع ہوتے ہیں، اس لئے کسی کو کوئی عمل کرتا ہوا دیکھ کر وہ عمل شروع نہ کردیں، بلکہ یہ تحقیق کرلیں کہ آیا یہ عمل آپ کے حنفی مسلک کے مطابق صحیح بھی ہے یا نہیں؟ یہاں بطور مثال دو مسئلے ذکر کرتا ہوں۔

۱:...... نمازِ فجر سے بعد اِشراق تک اور نمازِ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک دوگانہ طواف پڑھنے کی اجازت نہیں، اسی طرح مکروہ اوقات میں بھی اس کی اجازت نہیں، لیکن بہت سے لوگ دُوسروں کی دیکھا دیکھی پڑھتے رہتے ہیں۔

۲:...... اِحرام کھولنے کے بعد سر کا منڈوانا افضل ہے، اور ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دُعا فرمائی ہے، اور قینچی یا مشین سے بال اُتروالینا بھی جائز ہے۔ اِحرام کھولنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کا صاف کرانا یا کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر اِحرام نہیں کھلتا، لیکن بے شمار لوگ جن کو صحیح مسئلے کا علم نہیں، وہ دُوسروں کی دیکھا دیکھی کانوں کے اُوپر سے چند بال کٹوالیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ

انہوں نے اِحرام کھول لیا، حالانکہ اس سے ان کا اِحرام نہیں کھلتا اور کپڑے پہننے اور اِحرام کے منافی کام کرنے سے ان کے ذمہ دَم واجب ہوجاتا ہے۔ الغرض صرف لوگوں کی دیکھا دیکھی کوئی کام نہ کریں بلکہ اہلِ علم سے مسائل کی خوب تحقیق کرلیا کریں۔

حج وعمرہ کی اِصطلاحات

(حج کے مسائل میں بعض عربی الفاظ استعمال
ہوتے ہیں، بعض احباب کا تقاضا ہے کہ شروع میں
ان کے معنی لکھ دیئے جائیں، اس لئے ''معلّم الحجاج''
سے نقل کر کے چند الفاظ کے معنی لکھے جاتے ہیں۔)

اِستلام:...... حجرِ اَسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کو صرف ہاتھ لگانا۔

اِضطباع:...... اِحرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

آفاقی:...... وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو، جیسے ہندوستانی، پاکستانی، مصری، شامی، عراقی اور ایرانی وغیرہ۔

اَیامِ تشریق:...... ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ''اَیامِ تشریق'' کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں بھی

(نویں اور دسویں ذوالحجہ کی طرح) ہر نمازِ فرض کے بعد ''تکبیرِ تشریق'' پڑھی جاتی ہے، یعنی: ''اللہ اکبر، اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد''۔

اَیامِ نحر:...... دس ذی الحجہ سے بارہویں تک۔

اِفراد:...... صرف حج کا اِحرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

تسبیح:...... ''سبحان اللہ'' کہنا۔

تمتع:...... حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اسی سال میں حج کا اِحرام باندھ کر حج کرنا۔

تلبیہ:...... لبیک پوری پڑھنا۔

تہلیل:...... ''لا اِلٰہ الا اللہ'' پڑھنا۔

جمرات یا جمار:...... منیٰ میں تین مقام ہیں جن پر قدِ آدم ستون بنے ہوئے ہیں، یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ ان میں سے جو مسجدِ خیف کے قریب مشرق کی طرف ہے اس کو ''جمرۃ الأولیٰ'' کہتے ہیں، اور اس کے بعد مکہ مکرّمہ کی طرف بیچ والے کو ''جمرۃ الوسطیٰ''، اور اس کے بعد والے کو ''جمرۃ الکبریٰ'' اور ''جمرۃ

العقبہ'' اور ''جمرۃ الاُخریٰ'' کہتے ہیں۔

رَمل:...... طواف کے پہلے تین پھیروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنا۔

رَمی:...... کنکریاں پھینکنا۔

زم زم:...... مسجدِ حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے جو اَب کنویں کی شکل میں ہے، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی:...... صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریق سے سات چکر لگانا۔

شوط:...... ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

صفا:...... بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

طواف:...... بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر مخصوص طریق سے لگانا۔

عمرہ:...... حِلّ یا میقات سے اِحرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کرنا۔

عرفات یا عرفہ:...... مکہ مکرّمہ سے تقریباً ۹ میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے جہاں پر حاجی لوگ نویں ذی الحجہ کو ٹھہرتے ہیں۔

قران:...... حج اور عمرہ دونوں کا اِحرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا پھر حج کرنا۔

قارِن:......قران کرنے والا۔

قرن:...... مکہ مکرّمہ سے تقریباً ۴۲ میل پر ایک پہاڑ ہے، نجد، یمن اور نجد حجاز اور نجد تہامہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔

قصر:...... بال کتروانا۔

محرِم:...... اِحرام باندھنے والا۔

مفرِد:...... حج کرنے والا، جس نے مُیقات سے اکیلے حج کا اِحرام باندھا ہو۔

میقات:...... وہ مقام جہاں سے مکہ مکرّمہ جانے والے کے لئے اِحرام باندھنا واجب ہے۔

جحفہ: ...... رابغ کے قریب مکہ مکرّمہ سے تین منزل پر ایک مقام ہے، شام سے آنے والوں کی میقات ہے۔

جنّت المَعْلیٰ:...... مکہ مکرّمہ کا قبرستان۔

جبلِ رَحمت:...... عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

حجرِ اَسوَد:...... سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دُودھ کی مانند سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کردیا۔ یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشے میں قدِ آدم کے قریب اُونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

حرم:...... مکہ مکرّمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین ''حرم'' کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس جانور کو چرانا حرام ہے۔

حِلّ:...... حرم کے چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حل'' کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔

حلق:...... سر کے بال منڈانا۔

حطیم:...... بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قدِ آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو ''حطیم'' اور ''حظیرہ'' بھی کہتے ہیں۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوّت ملنے سے ذرا پہلے جب خانۂ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا

تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صَرف کیا جائے، لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چھٹی ہوئی جگہ کو ''حطیم'' کہتے ہیں۔ اصل ''حطیم'' چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔

دَم:...... اِحرام کی حالت میں بعضے ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو ''دَم'' کہتے ہیں۔

ذوالحلیفہ:...... یہ ایک جگہ کا نام ہے، مدینہ منوّرہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منوّرہ کی طرف سے مکہ مکرّمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل ''بیرعلی'' کہتے ہیں۔

ذاتِ عرق:...... ایک مقام کا نام ہے جو آج کل ویران ہوگیا، مکہ مکرّمہ سے تقریباً تین روز کی مسافت پر ہے، عراق سے مکہ مکرّمہ آنے والوں کی میقات ہے۔

رُکنِ یمانی:...... بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشے کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

مطاف:...... طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے اور اس میں سنگِ مرمر لگا ہوا ہے۔

مقامِ ابراہیم:...... جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہوکر بیت اللہ کو بنایا تھا، مطاف کے مشرقی کنارے پر منبر اور زم زم کے درمیان ایک جالی دار قبے میں رکھا ہوا ہے۔

ملتزم:...... حجرِ اَسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دُعا مانگنا مسنون ہے۔

مسجدِ خیف:...... منیٰ کی بڑی مسجد کا نام ہے، جو منیٰ کی شمالی جانب میں پہاڑ سے متصل ہے۔

مسجدِ نمرہ:...... عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مدعیٰ:...... دُعا مانگنے کی جگہ، مراد اس سے مسجدِ حرام اور مکہ مکرّمہ کے قبرستان کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں دُعا مانگنی مکہ مکرّمہ میں داخل ہونے کے وقت مستحب ہے۔

مزدلفہ:...... منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے جو منیٰ سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محسّر :...... مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے جہاں سے گزرتے ہوئے دوڑ کر نکلتے ہیں، اس جگہ اصحابِ فیل پر جنھوں نے بیت اللہ پر چڑھائی کی تھی عذاب نازل ہوا تھا۔

مروہ:...... بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشے کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

میلین اخضرین:...... صفا اور مروہ کے درمیان مسجدِ حرام کی دیوار میں دو سبز میل لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔

موقف:...... ٹھہرنے کی جگہ، حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

میقاتی:...... میقات کا رہنے والا۔

وقوف:...... کے معنی ٹھہرنا، اور اَحکامِ حج میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

ہدی:...... جو جانور حاجی حرم میں قربانی کرنے کو ساتھ لے جاتا ہے۔

یومِ عرفہ:...... نویں ذوالحجہ، جس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

یلملم:...... مکہ مکرّمہ سے جنوب کی طرف دو منزل پر ایک پہاڑ ہے، اس کو آج کل ''سعدیہ'' بھی کہتے ہیں، یہ یمن اور ہندوستان اور پاکستان سے آنے والوں کی میقات ہے۔

حج کب فرض ہوا؟

علامہ عینیؒ نے فرضیتِ حج کے سلسلے میں ۵ھ سے ۱۰ھ تک متفرق اقوال ذکر کیے ہیں۔

علامہ شامیؒ نے فرمایا کہ حج ۹ھ کو فرض ہوا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ۱۰ھ کو فرمایا۔

حج کس پر فرض ہے؟

عمر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے، اور یہ اس پر فرض ہے جو وہاں جانے کی طاقت بھی رکھتا ہو، یعنی جس کے پاس سفر کا خرچ بھی ہو اور غیر حاضری میں اہل و عیال کا خرچ بھی ہو۔ جو شخص طاقت نہیں رکھتا اس پر حج فرض نہیں، اور جو شخص ایک مرتبہ حج کرلے اس پر دوبارہ حج کرنا فرض نہیں۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

”عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: خطبنا رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال: يا أيها الناس! قد فرض عليكم الحج فحجوا، فقال رجل: أكُلّ عام يا رسول الله؟ فسكت حتّى قالها

ثلٰثًا، فقال: لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم .... الخ.“ (مشکوٰۃ ص:۲۲۱)

ترجمہ:...... ”ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج بیت اللہ کی فرضیت کا مسئلہ بیان فرمایا، تو حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حج صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے یا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، یہاں تک کہ جب اس نے تین مرتبہ سوال دُہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: اگر میں یہ کہہ دیتا ہوں کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو ہر سال فرض ہوجاتا، تم پھر اس کو نہ کرسکتے۔ پھر فرمایا کہ: صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔“

حج کی قسمیں:

حج کی تین قسمیں ہیں:

۱:...حج قِران، ۲:...حج تمتع، ۳:...حج اِفراد۔

۱:... حج قران:

حج قران یہ ہے کہ میقات سے گزرتے وقت حج اور عمرہ کا اِحرام اِکٹھا باندھا جائے، پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے جائیں، پھر حج کے ارکان ادا کئے جائیں، اور ۱۰ر ذوالحجہ کو رَمی اور قربانی کے بعد دونوں کا اِحرام اِکٹھا کھولا جائے۔

۲:... حج تمتع

تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ آپ میقات سے پہلے (بلکہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے) صرف عمرے کا اِحرام باندھ لیں، مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے ارکان ادا کرکے اِحرام کھول دیں، اب آپ پر اِحرام کی کوئی پابندی نہیں۔ ۸ر ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کا اِحرام باندھ لیں اور عرفات و مزدلفہ سے واپس آکر ۱۰ر ذوالحجہ کو پہلے بڑے شیطان کی رَمی کریں، پھر قربانی کریں، پھر بال صاف کرواکے اِحرام کھول دیں۔

۳:... حج اِفراد

حج اِفراد یہ ہے کہ میقات سے صرف حج کا اِحرام باندھا

جائے اور ۱۰ر ذوالحجہ کو رَمی کے بعد اِحرام کھولا جائے، اس میں قربانی واجب نہیں۔

پہلی صورت افضل ہے اور دُوسری صورت اَسہل ہے، اور دُوسری صورت، تیسری صورت سے افضل بھی ہے اور اَسہل بھی۔

حج وعمرے کا طریقہ

خصوصی آداب:

۱:......سفر سے پہلے حج پر جانے والے کو اپنی نیت خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے ثواب کی کرلینی چاہئے۔

۲:......اپنے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی پکی توبہ کریں۔

۳:......کسی کا مالی یا بدنی حق اپنے ذمہ ہو تو اسے ادا کردیا جائے، یا معاف کرایا جائے۔

۴:......قضا شدہ نمازیں یا روزے اگر اتنے ہیں کہ سفر سے پہلے پورے ادا نہیں ہوسکتے یا لوگوں کے حقوق اتنے ہیں کہ سردست ان کی معافی یا تلافی ممکن نہیں، تو ان کی ادائیگی کا پختہ عزم کریں، بلکہ ادا کرنا شروع کردیں اور جو باقی رہیں، ان کے لئے وصیت لکھ کر اپنے کسی عزیز یا دوست کو ذمہ دار بنائیں۔

مسئلہ:......اگر مقروض آدمی کے پاس بقدر ادا مال یا جائیداد نہیں ہے تو اسے قرض خواہ کی اجازت کے بغیر حج کو جانا جائز نہیں اور اگر قرضہ سے زائد مال نہ ہو تو بہتر ہے کہ پہلے قرضہ ادا کرے، تاہم اگر حج کرلیا تو حج ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ:......تجارتی قرضے جن کا لین دین عموماً چلتا رہتا ہے، ان کی وجہ سے حج کو مؤخر نہیں کیا جائے گا۔

۵:......حج کے لئے حلال مال حاصل کرنا چاہیئے، ناجائز کمائی سے حج کیا تو ثواب نہیں ملتا، گو فرض ادا ہو جاتا ہے۔

۶:......والدین کو خدمت کی ضرورت ہو تو ان کی اجازت کے بغیر حج کو جانا مکروہ ہے۔

۷:......جانے سے پہلے حج کے مسائل سیکھنا واجب ہے، کسی معتبر عالم سے معلوم کریں، یا کوئی معتبر کتاب بار بار پڑھیں، جو بات سمجھ میں نہ آئے، کسی عالم سے سمجھ لیں۔

۸:......گھر سے نکلتے وقت دو رکعت نفل نماز پڑھیں (اگر وقت مکروہ نہ ہو)، سلام کے بعد آیۃ الکرسی اور سورۂ قریش پڑھ کر حق تعالیٰ سے اعانت اور سفر کی سہولت کی دعا مانگیں، حسب توفیق کچھ صدقہ خیرات کرکے خوشی خوشی "بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى

اللہِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ۔" پڑھتے ہوئے اس مبارک سفر کا آغاز کریں، سفر کے دوران ناجائز اور لغو باتوں سے پرہیز رکھیں، جتنا ہوسکے ذکر اللہ میں لگے رہیں۔

حج وعمرہ کی ابتدا:

نماز کی ابتدا جس طرح تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے، ایسے ہی حج یا عمرہ کی ابتدا اِحرام سے ہوتی ہے۔

اِحرام باندھنے کا طریقہ:

بہتر ہے کہ پہلے آپ حجامت بنوالیں، ناخن ترشوائیں، بغل وغیرہ کے بالوں کی صفائی کرکے غسل کرلیں، یا صرف وضو ہی کرلیں، سلے ہوئے کپڑے جسم سے اتار کر دو پاک صاف چادریں لے کر ایک کا تہبند بنائیں اور دوسری اوپر اوڑھ لیں، ممنوع یا سورج کے طلوع، غروب یا زوال کا وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نفل ادا کریں، سلام پھیرتے ہی سر ننگا کرلیں، دل سے عمرہ کے احرام کی نیت کریں اور زبان سے بھی کہیں:

"اے اللہ! میں صرف تیری رضا کے لئے عمرہ
کا احرام باندھتا ہوں، تو اس کو میرے لئے آسان

فرما، صحیح طریقے پر ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنے
فضل سے قبول فرما۔"

تلبیہ:...... پھر ذرا بلند آواز سے تین بار تلبیہ کے یہ کلمات کہیں:

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا
شَرِیْکَ لَکَ."

نیت کرنے کے بعد یہ تلبیہ پکارنا ضروری ہے، ورنہ احرام شروع نہ ہوگا۔ اب آپ اٹھتے بیٹھتے، میل ملاقات کے وقت اور نماز کے بعد یہ کلمات خوب ذوق و شوق کے ساتھ پکارتے رہئے، بس اب آپ "مُحرِم" بن گئے ہیں۔

اِحرام کی پابندیاں:

۱:...... اب آپ کُرتہ، پاجامہ وغیرہ (سلا ہوا لباس) نہیں پہن سکتے۔

۲:...... سر اور چہرہ نہیں ڈھانک سکتے۔

۳:...... دستانے، جرابیں اور ایسا جوتا نہیں پہن سکتے، جس

سے پاؤں کے درمیان کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جائے۔

۴:……خوشبو نہیں لگا سکتے۔

۵:……بیوی کے ساتھ بے حجابی کی یا جذبات کو اُبھارنے والی کوئی بات نہیں کر سکتے۔

۶:……کسی جانور کا شکار یا کیڑے مکوڑے، بلکہ اپنے جسم کی جوؤں کو بھی نہیں مار سکتے۔

۷:……لڑائی جھگڑا اور دیگر فسق و فجور بحالتِ احرام پہلے سے بھی زیادہ منع اور قبیح ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ:۱:…… اگر عورت حالتِ حیض میں ہو تو غسل یا وضو کر کے احرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھ لے، دوگانہ نفل نہ پڑھے۔

مسئلہ:۲:…… وہ جب تک اس حالت میں ہے طواف اور سعی نہیں کرے گی۔

مسئلہ:۳:…… عورت احرام میں بھی بدستور سلے ہوئے کپڑے ہی پہنے رہے گی اور سر کو بھی چھپا کر رکھے گی۔

مسئلہ:۴:…… عورت احرام میں چہرہ کھلا رکھے گی، مگر اجنبی مرد کے سامنے نقاب اس طرح سے ڈالے جو چہرہ کو نہ لگنے

پائے یا پنکھے وغیرہ کی آڑ کر لے۔

مسئلہ:۵:...... وہ دستانے، جراب اور بند جوتا پہن سکتی ہے۔

مسئلہ:٦:...... وہ تلبیہ (یعنی لبیک) بلند آواز سے نہیں پکارے گی، بلکہ آہستہ کہے گی۔

مکہ معظّمہ میں داخلہ:

سفر کی منزلیں طے ہوجانے کے بعد مکہ معظّمہ میں داخلہ کی جب سعادت نصیب ہو تو ذوق و شوق اور ادب و احترام کی کیفیت اپنے اندر پوری طرح سے پیدا کر کے دعا مانگیں:

"اے اللہ! اپنے اس مبارک شہر میں مجھے اطمینان وسکون سے رہنا نصیب فرما اور یہاں کے حقوق و آداب پورے کرنے کی توفیق نصیب فرما۔"

شہر میں داخل ہوکر پہلے سامان وغیرہ کا انتظام کریں، تاکہ دل میں الجھاؤ نہ رہے، پھر وضو کر کے تلبیہ پکارتے ہوئے مسجد حرام میں حاضری دیں۔ خشوع، خضوع، تواضع اور عاجزی کے ساتھ بیت اللہ شریف کی عظمت اور جلال کا دھیان رکھتے ہوئے:

''بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.'' کہہ کر دایاں پاؤں مسجدِ حرام کے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ''

ذرا آگے چل کر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو: ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ! لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ!'' کہہ کر ہاتھ اٹھایئے اور دُعا مانگیے:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَکَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَۃً وَّزِدْ مَنْ حَجَّہٗ اَوْ اِعْتَمَرَہٗ تَشْرِیْفًا وَّتَکْرِیْمًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا.''

بیت اللہ پر نگاہ پڑھنے کے بعد تلبیہ موقوف ہوجاتا ہے۔

طواف کا طریقہ:

اس طواف کے بعد آپ چونکہ عمرہ کی سعی بھی کریں گے، لہٰذا ''اضطباع'' کرلیں، یعنی احرام کی چادر دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر ڈال لیں اور حجرِ اسود کی طرف منہ کرکے یوں کھڑے ہوجائیں کہ پورا حجرِ اسود آپ کی دائیں جانب رہے۔

طواف کی نیت:

اب آپ طواف کی نیت کریں اور یوں کہیں:

''اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے تیرے مقدس گھر کے سات چکر طواف کی نیت کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما، قبول فرما۔''

ف:...... یہ نیت کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر طواف نہ ہوگا۔

نیت کے بعد ذرا دائیں جانب ہوجائیں کہ سینہ اور منہ حجرِ اسود کے بالکل سیدھ میں ہوجائے، اب نماز کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ'' کہیں اور ہاتھ گرادیں، پھر استلام کریں، یعنی حجرِ اسود کو بوسہ دیں یا ہاتھ لگا کر چوم لیں، اگر ہجوم کی وجہ سے مشکل ہو تو وہیں کھڑے کھڑے دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف کرکے یہ خیال کریں کہ حجرِ اسود پر رکھی ہوئی ہیں اور ''بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ'' کہہ کر چوم لیں اور اسی طرح کھڑے کھڑے دائیں جانب کو یوں گھومیں کہ بیت اللہ شریف بائیں کندھے کے برابر

ہو جائے اور طواف شروع کردیں، بیت اللہ کے گرد اس طرح چکر لگائیں کہ بایاں ہاتھ بیت اللہ کی طرف رہے اور کسی موقع پر سینہ اور پیٹھ بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔ حطیم کے باہر سے پورا چکر کاٹ کر دوبارہ جب حجرِ اسود کے سامنے آئیں (آپ کے دائیں طرف مطاف کے اختتام پر ایک سبز بتی ہے جو حجرِ اسود کی بالکل سیدھ میں ہے، اس سے آپ حجرِ اسود کا تعین کر سکتے ہیں کیونکہ طواف کے دوران بیت اللہ شریف کی طرف دیکھنا مکروہ ہے) تو پہلے کی طرح استلام کر کے دوسرا چکر شروع کریں، اس طرح سات چکر لگائیں گے تو طواف مکمل ہوگا، اور ساتواں چکر استلام کر کے ختم کریں۔ یوں سات چکروں میں استلام کا عمل آٹھ مرتبہ ہو جائے گا۔ مگر پہلی اور آخری مرتبہ یہ عمل سنتِ مؤکدہ ہے، اور درمیان کے چکروں میں اتنی زیادہ تاکید نہیں ہے۔

مسئلہ:۱:...... اضطباع (طواف میں دایاں کندھا ننگا رکھنا) کا عمل صرف مردوں کے لئے سنت ہے۔

مسئلہ:۲:...... طواف کا دوگانہ ادا کرتے وقت اس کندھے کو ڈھک لیا جائے گا۔

مسئلہ:۳:...... اس طواف کے پہلے تین چکروں میں

صرف مردوں کے لئے رمل کرنا بھی سنت ہے، یعنی وہ قدموں کو قریب قریب رکھتے ہوئے پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاکر قدرے تیزی کے ساتھ چلیں، باقی چار چکروں میں عام رفتار سے چلیں گے، پہلے تین چکروں میں اگر بھول گیا تو بعد والے چکروں میں اس کی قضا نہیں کرسکتا۔

مسئلہ:۴:......حیض کی حالت میں طواف منع ہے۔

طواف میں دُعا:

طواف کے دوران ذکر اللہ یا دعا میں مشغول رہنا افضل ہے، مگر اس کے لئے کوئی دعا یا ذکر مخصوص نہیں ہے، سوائے رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کے کہ اس کے درمیان "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" اور کچھ نہ ہوتو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ." ہی پڑھتے رہیئے، مگر آواز بلند نہ ہو، کچھ بھی نہ پڑھنا اور چپ رہنا بھی جائز ہے، اور اپنی مادری زبان میں بھی دعا مانگ سکتے ہیں۔ دعا کے لئے عام اصول یہ ہے کہ جس دعا میں زیادہ جی لگے اور دل میں دھیان پیدا ہو، وہی سب سے بہتر ہے۔

یہاں پر قرآن و حدیث کی کچھ مختصر دعائیں لکھی جاتی ہیں، جنہیں یاد کرنا بھی آسان ہے، پھر بھی جس میں جی لگے وہی پڑھیں:

۱:......"لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ."

۲:......"رَبَّـنَـا اٰتِـنَـا فِـی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ."

۳:......"رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابِ."

۴:......"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ."

۵:......"یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ."

۶:......"اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَجَنِّبْنِیْ عَذَابَکَ."

۷:......"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ."

۸:......"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ."

۹:......"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی."

۱۰:......"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ."

دوگانۂ طواف:

طواف کے ختم پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ یہ نماز مقامِ ابراہیم کے پیچھے ادا کی جائے، ہجوم کی وجہ سے قریب جگہ نہ مل سکے، تو اس کے دائیں بائیں یا دور فاصلے پر، بلکہ جہاں بھی جگہ ملے پڑھ لے، اور فارغ ہوکر خوب توجہ اور عاجزی کے ساتھ دعا کرے، یہ دوگانہ نماز طواف کے بعد فوراً ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ:۱:...... یہ دوگانہ بلا عذر دیر کرکے پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:۲:...... کئی طواف کرنے کے بعد سب کے دوگانے جمع کرکے پڑھنا مکروہ ہے، البتہ اگر وقت مکروہ ہو تو کئی طواف لگاتار کرلے اور مکروہ وقت نکل جانے کے بعد ہر طواف کا الگ الگ دوگانہ ادا کرے۔

مسئلہ:۳:...... طواف میں طہارت ضروری ہے، اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹ گیا تو وضو کرکے باقی طواف پورا کرسکتا ہے، اور اگر اس سے پہلے ٹوٹا ہے تو شروع سے طواف کرنا افضل ہے۔

مسئلہ:۴۰:...... بلاوجہ طواف کے چکروں کے درمیان لمبا وقفہ اور فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔

ملتزم:

مقامِ ابراہیم پر طواف کے دوگانہ اور دعا سے فارغ ہوکر ملتزم پر آیئے، حجرِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازہ کے درمیان ڈھائی گز کے قریب دیوار کے حصہ کو ملتزم کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص مقام ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یوں لپٹ جاتے تھے جیسے بچہ ماں کے سینہ سے لپٹتا ہے، آپ بھی لپٹ جایئے، کبھی دایاں اور کبھی بایاں رخسار دیوار پر رکھ کر خوب رو رو کر دُعا کیجئے، اور اس تصور اور یقین کے ساتھ مانگئے کہ ربِّ کریم کے آستانہ پر چوکھٹ سے لگا کھڑا ہوں، وہ میرا حال دیکھ رہا ہے، میری آہ وزاری سن رہا ہے، اس موقع پر جہنم سے نجات اور جنت میں بے حساب داخلہ کی دعا ضرور کیجئے، اور بھی جو دل میں آئے مانگئے اور جس زبان میں چاہے مانگئے، اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اعزہ واحباب کے لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری امت کے لئے مانگئے، دنیا وآخرت کی ہر ضرورت اور ہر نعمت مانگئے۔

زمزم:

ملتزم پر دُعا کے بعد زمزم پر آیئے، قبلہ رو کھڑے ہوکر بسم اللہ پڑھ کر تین سانس میں خوب زمزم پیجئے، اور الحمدللہ کہہ کر یہ دُعا مانگئے:

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ.''

صفا و مروہ کی سعی:

طواف کے بعد عمرہ کا دوسرا کام سعی ہے، جو صفا و مروہ کے درمیان ہوتی ہے، اب آپ ایک بار پھر حجرِ اسود کا استلام کریں گے، چومنا ممکن نہ ہو تو حجرِ اسود کی طرف ہتھیلیاں کر کے ہی چوم لیں اور برآمدہ کے بیچوں بیچ چل کر صفا پہاڑی تک پہنچ جائیں اور ایسی جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہوں کہ بیت اللہ شریف نظر آسکے، اور یوں نیت کریں:

''اے اللہ! میں تیری رضا کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں، میرے لئے آسان فرما، قبول فرما۔''

پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر خوب عاجزی کے ساتھ دعا مانگیں کہ یہ بھی دعا قبول ہونے کا مقام ہے، دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا خصوصاً کلمہ توحید: "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ." اور تیسرا کلمہ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ." اس موقع پر تین بار ضرور پڑھ لیں۔ دعا کے بعد مروہ کی طرف چل دیں، خاموش رہیں تو بھی جائز ہے، مگر دل و زبان کو اللہ کے ذکر اور دعا میں مشغول رکھنا بہت ہی بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایک مختصر دعا ہے، آپ بھی سعی کے دوران اس کو وِردِ زبان بنائے رکھئے:

"رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ."

تھوڑی دور چل کر آپ کو دائیں بائیں دیوار کے ساتھ سبز ستون نظر آئیں گے، یہاں سے ذرا دوڑتے ہوئے چلئے، آگے چند قدم پر پھر ایسے ہی سبز ستون آئیں گے، وہاں پہنچ کر یہ دوڑنا ختم کر دیں (یہ دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے)۔ مروہ پر پہنچ کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگیں، یہ سعی کا ایک پھیرا ہو گیا ہے، اور صفا پر

پہنچیں گے تو دوسرا پھیرا ختم ہوگا، اس طریقہ سے ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، ہر دفعہ کی طرح اب بھی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگئے۔ لیجئے آپ کی سعی مکمل ہوگئی، مسجدِ حرام میں دو رکعت نفل نماز (شکرانہ) ادا کریں جو کہ مستحب ہے، اس کے بعد سر کے بال منڈوادیں یا کٹوادیں، بس عمرہ مکمل ہوگیا اور احرام ختم۔

مسئلہ:۱:...... احرام کھولنے کے لئے سر کے بال حدودِ حرم کے اندر کٹانا ضروری ہے، حدودِ حرم سے باہر کٹائے تو دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۲:...... طواف کے فوراً بعد سعی کرنا سنت ہے، ضروری نہیں، تھکان یا کسی ضرورت کی وجہ سے کچھ وقفہ کرلے تو مضائقہ نہیں۔

مسئلہ:۳:...... لگاتار سعی کے سات چکر پورے کرنا سنت ہے، اگر کسی نے متفرق طور پر دو تین قسطوں میں سعی مکمل کی تو جائز ہے، مگر بلا عذر ایسا کرنا سنت کے خلاف ہے۔

مسئلہ:۴:...... سعی باوضو کرنا مستحب ہے، وضو ٹوٹ جانے پر اسی طرح پوری کرلے تو بھی جائز ہے۔

حج سے پہلے:

ماشاء اللہ! آپ عمرہ سے فارغ ہوچکے ہیں، حج کا احرام باندھنے تک مکہ معظّمہ میں رہتے ہوئے ایک ایک منٹ کو غنیمت جانئے، فضول اور بے مقصد کاموں میں ہرگز اپنا وقت ضائع نہ کیجئے، جہاں تک ہوسکے مسجدِ حرام ہی میں وقت گزاریئے، عمر بھر میں یہ سعادت نہ معلوم پھر کبھی میسر آئے کہ نہ آئے؟ کثرت سے طواف کیجئے، نفل نمازیں پڑھئے، قضا نمازوں کے لئے بھی اس سے بہتر فرصت کب مل سکتی ہے؟ ذکر و تلاوت بھی خوب کیجئے، یا پھر بیٹھے بیٹھے عظمت و محبت کے ساتھ بیت اللہ شریف ہی کو بار بار دیکھتے رہئے کہ یہ بھی عبادت ہے۔ جی ہاں! رب العالمین کی تجلیات کا یہی وہ مرکز ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی اور رسول اور ان سب کے سردار خاتم الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاضری دیتے اور اس کا طواف کرتے رہے، اور خدا جانے کتنے اولیاء اللہ اور مقبولین بارگاہِ قدس یہاں آتے اور موجود رہتے ہیں، قیامت تک کے لئے تمام خدا پرستوں اور موحدوں کی ارواح کا جاذب و مقناطیس اور ان کی عبادتوں کا قبلہ یہی ہے۔

حج کے اعمال

اجازت ہو تو آ کر ان میں شامل میں بھی ہو جاؤں؟
سنا ہے کل تیرے در پر ہجومِ عاشقاں ہوگا!

حج کا اِحرام:

حج کا یہ اِحرام آپ ۸/ذوالحجہ سے پہلے بھی باندھ سکتے ہیں، مگر سہولت اسی میں ہے کہ آٹھویں کی صبح کو باندھیں۔ اپنے مکان سے غسل یا وضو کرکے دو چادریں پہن کر حرم پاک میں آجایئے، مذکورہ طریقہ کے مطابق پہلے احرام کا دوگانہ سر چھپا کر پڑھیے، پھر سلام پھیرتے ہی سر سے چادر اُتار کر سر ننگا کرکے حج کے احرام کی نیت کریں:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، میرے لئے آسان فرما، قبول فرما۔"

پھر تین مرتبہ تلبیہ پکاریں:

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ

لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ."

اس کے بعد جو دعا چاہیں مانگیں، مگر خصوصاً یہ دعا ضرور مانگیں:

"اے اللہ! میں تیرے حکم کی تعمیل میں، محض تیری رضا کے لئے اپنا ملک، گھربار، اہل و عیال چھوڑ کر، تیرے در پر حاضر ہوں، میں نے حج کا احرام باندھا ہے، اس کو صحیح طریقہ سے ادا کرنے کی اپنی خاص توفیق اور مدد نصیب فرما اور اسے قبول فرما، حج کی خصوصی برکات اور انوار سے مالا مال فرما، میں تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں، تیری ناراضی اور دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میری تمام خطاؤں کو معاف فرما کر دنیا و آخرت کی عافیت اور بھلائی نصیب فرما۔"

اب آپ کا حج کا احرام شروع ہوگیا ہے، اور وہ تمام پابندیاں آپ پر پھر لگ گئی ہیں، جو عمرہ کے احرام میں پہلے ذکر کی جاچکی ہیں، اب آپ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، ذوق وشوق اور اللہ پاک کی عظمت و محبت کا دھیان رکھتے ہوئے کثرت سے تلبیہ پکارتے رہیں گے۔

حج کے پانچ دن

پہلا دن

۸/ذوالحجہ کو دوپہر تک منیٰ میں پہنچنا ہے اور ظہر سے لے کر ۹/ذوالحجہ کی صبح تک پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا اور رات کو یہیں قیام کرنا سنت ہے۔ اپنے اوقات نمازِ باجماعت، ذکر، تلاوت اور تلبیہ وغیرہ میں مشغول رکھیں۔

دوسرا دن:

یہ ۹/تاریخ عرفہ کا دن ہے، آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانگی ہوگی، اس تصور کے ساتھ کہ میرا مولا وہاں بلا رہا ہے، نشاط اور خوش دلی کے ساتھ ذکر، دعا اور تلبیہ میں مصروف وہاں پہنچ جایئے، زوال کا وقت ہوجائے تو مستحب ہے کہ غسل کرلیں ورنہ وضو ہی کافی ہے، بہتر ہے کہ ظہر کی نماز ظہر

کے وقت میں اور پھر عصر کی نماز عصر کے وقت میں اپنے خیمہ ہی میں باجماعت ادا کرلیں۔ زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک پورے میدان عرفات میں کسی جگہ میں وقوف کرسکتے ہیں، عرفات کے یہ چند گھنٹے سارے حج کا نچوڑ ہیں، ان کا ایک لمحہ بھی غفلت میں ضائع نہ ہو، افضل اور اعلیٰ تو یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہوکر وقوف کرے، تھک جائے تو کچھ دیر کے لئے بیٹھ کر پھر کھڑا ہوجائے، پورے خشوع، خضوع اور عاجزی کے ساتھ ذکر اللہ، تلاوت، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے، وقفہ وقفہ کے بعد تلبیہ بھی پکارتا رہے، دینی اور دنیوی مقاصد دنیا اور آخرت کی ہر ضرورت اور نعمت کی اپنے لئے، اپنے متعلقین و احباب کے لئے، تمام امتِ مسلمہ کے لئے خوب رو روکر دعائیں مانگتا رہے، دعا کی قبولیت کا یہ بہت ہی قیمتی اور خاص موقع ہے اور قسمت سے ہی نصیب ہوتا ہے۔

وقوف کی دعائیں:

اس موقع پر دعا کی طرح ہاتھ اٹھانا سنت ہے، تھک جائے تو کچھ دیر کے لئے ہاتھ چھوڑ دے اور پھر اٹھالے۔ ایک روایت میں

ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک اٹھا کر تین بار "اللہ اکبر وللہ الحمد" کہا پھر یہ دعا پڑھی:

"لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى."

پھر بقدرِ فاتحہ پڑھنے کے ہاتھ چھوڑ دیئے، اس کے بعد ہاتھ اُٹھا کر پھر وہی کلمات اور وہی دعا پڑھی، اور پھر بقدرِ فاتحہ پڑھنے کے ہاتھ چھوڑے رکھے اور تیسری بار ہاتھ اُٹھا کر پھر وہی کلمات اور دعا پڑھی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کے دن میدانِ عرفات میں زوال کے بعد قبلہ رو ہو کر:

"لَا اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(۱۰۰ مرتبہ)

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ" (۱۰۰ مرتبہ)

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّعَلَیْنَا مَعَھُمْ'' (۱۰۰ مرتبہ)

پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: اے میرے فرشتو! اس بندے کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تعریف وثنا کی اور میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا؟ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو، میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ اہل عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو بھی میں قبول کرتا۔

اور ''حزب الاعظم'' میں سوم کلمہ یعنی:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.'' (۱۰۰ مرتبہ)

اور اِستغفار:

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ
الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.'' (۱۰۰ مرتبہ)

بھی منقول ہے۔

اگر آسانی سے ہو سکے تو کچھ وقت کے لئے جبلِ رحمت

کے دامن میں بھی چلے جایئے، جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قیام فرمایا تھا، اور خطبہ بھی ارشاد فرمایا تھا، یہاں بھی خوب دل کھول کر اپنے ربّ کریم سے دعائیں مانگئے، مگر چونکہ ازدحام کی وجہ سے بچھڑ جانے اور تھک جانے کا خوف ہوتا ہے، اس لئے خواہ مخواہ ایک مستحب عمل کے لئے اپنے کو مشقت میں نہ ڈالئے۔ عرفات میں حاضر ہونے، دعائیں مانگنے اور مغفرت چاہنے والوں کے لئے اللہ پاک کے بہت ہی کریمانہ وعدے ہیں، دل میں ان کا دھیان کرکے اپنے گناہوں کی کثرت کے باوجود اس کے کرم اور بخشش پر بھروسہ رکھتے ہوئے یقین حاصل کریں کہ آج اس نے آپ کے گناہوں کو معاف کرکے مغفرت اور جنت کا فیصلہ فرمادیا ہے۔ یہ یقین پیدا کرکے اپنے رحیم وکریم مولیٰ کا شکر بھی ادا کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپؐ کے اہل بیت اور رفقاء پر درود وسلام پڑھیئے کہ انہی کی رہنمائی، سعی اور کوشش سے آپ کو اللہ تعالیٰ کی معرفت، ایمان وعمل کی یہ سعادت نصیب ہوئی۔ لیجئے! حج کا رکنِ اعظم ''وقوفِ عرفات'' آپ کو نصیب ہوگیا، **فالحمدللہ علی ذالک!**

مسئلہ:۱:...... سورج کے غروب ہونے تک عرفات کی حدود سے باہر نکلنا صحیح نہیں، اگر نکل گیا اور سورج کے غروب سے پہلے واپس عرفات میں نہ لوٹا تو دم دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۲:...... اگر کوئی شخص کسی مجبوری کی وجہ سے نو ذوالحجہ کو دن میں وقوفِ عرفات نہیں کر سکا تو دسویں تاریخ کی شب میں صبح صادق سے پہلے پہلے کر سکتا ہے۔

عرفات سے روانگی:

جب آفتاب غروب ہو جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر، تلبیہ پکارتے اور اللہ کو یاد کرتے ہوئے عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جایئے۔ تین میل کے قریب یہ مسافت پیدل بھی آسانی سے طے ہو سکتی ہے، ثواب کمایئے، گو سواری پر بھی حرج نہیں۔ آج رات یہیں مزدلفہ میں بسر کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، مزدلفہ کی یہ رات شبِ قدر سے افضل شمار ہوتی ہے۔

مسئلہ:۱:...... آج مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں اکٹھی پڑھنا واجب ہے، اگر جماعت کرائیں تو دونوں نمازوں کے لئے ایک اذان اور ایک ہی

اقامت ہوگی، سنتیں وغیرہ دونوں فرضوں کے بعد پڑھیں گے۔

مسئلہ ۲:...... اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ میں پہنچ جائیں تو عشاء کے وقت کا انتظار ضروری ہوگا۔

تیسرا دن:

آج ذوالحجہ کی دسویں تاریخ ہے، اور آج آپ کے ذمہ کئی کام کرنا واجب ہیں۔

وقوفِ مزدلفہ:

وقوفِ مزدلفہ پہلا واجب ہے، اس کا وقت طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک ہے، وادئ محسّر کے سوا تمام میدان میں وقوف جائز ہے، اگر مشعر حرام (مسجد) کے پاس ہوجائے تو افضل ہے، صبح کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کر کے وقوف کیا جائے۔ تلبیہ، تہلیل، تکبیر، توبہ و استغفار اور درود شریف کی کثرت کی جائے اور خوب دعائیں مانگیں۔

مسئلہ:...... یہ وقوف واجب ہے، اگر غیر معذور مرد چھوڑ دے تو اس پر دم واجب ہوگا، البتہ عورتیں اور بہت بوڑھے، ضعیف، بیمار مرد چھوڑ دیں اور سیدھے منیٰ چلے جائیں تو جائز ہے۔

منیٰ کو روانگی:

سورج نکلنے کے قریب ہو تو منیٰ کو روانہ ہوں گے، پہلے کی طرح اب بھی یہ تصور کرتے ہوئے کہ محبوب آقا اب منیٰ میں بلا رہا ہے، ذوق و شوق اور محبت و عظمت کے ساتھ ''لبیک'' پکارتے ہوئے جائیے، سنت یہ ہے کہ رمی کے لئے بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر کنکریاں یہیں سے چن لیں، ناپاک کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے، لہٰذا انہیں دھو لینا بہتر ہے۔ منیٰ میں پہنچ کر آپ کا پہلا کام جمرۂ عقبہ (بڑا جمرہ) کی رمی ہے جو کہ واجب ہے، منیٰ میں تین جگہوں پر ستونوں کے نشان ہیں جنہیں جمرات کہتے ہیں، ان پر کنکریاں مارنے کو رمی کہتے ہیں۔ یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس مقبول عمل کی یادگار ہے جو بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے جاتے وقت، شیطان نے تین مقامات پر انہیں روکنے کی کوشش کی تھی اور آپؑ نے کنکر مار کر اسے دفع کیا تھا۔

پہلا جمرہ مسجد خیف کے قریب ہے، اسے ''جمرۂ اولیٰ'' کہتے ہیں، اس سے آگے مکہ معظّمہ کی طرف کچھ فاصلے پر دوسرا جمرہ ہے، اسے ''جمرۂ وسطیٰ'' کہتے ہیں، اور اسی جانب میں منیٰ کے

بالکل آخر میں تیسرا جمرہ ہے اسے ''جمرۂ عقبہ'' کہتے ہیں۔ آج دسویں تاریخ میں صرف اسی آخری جمرہ پر رمی کرنا ہے۔

رَمی کا طریقہ اور وقت:

آج کی رمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک جائز اور غروب کے بعد طلوعِ فجر تک مکروہ وقت ہے۔ مگر ضعیف، بیمار یا عورتوں کے لئے غروب کے بعد بھی مکروہ نہیں۔ رمی کا طریقہ یہ ہے کہ سات کنکریاں مارنے کے لئے بائیں ہاتھ میں مضبوط پکڑ لیں، ستون سے دو ڈھائی گز کے فاصلہ پر اس طرح کھڑے ہوں کہ منیٰ آپ کے دائیں اور مکہ مکرمہ بائیں جانب ہو، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے پکڑ کر ایک ایک کرکے سات کنکریاں ماریئے اور ہر کنکری کے ساتھ یہ بھی پڑھئے: ''بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ، رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًا لِّلرَّحْمٰنِ.'' یا صرف ''بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ'' ہی کہہ لیں۔

مسئلہ:۱:...... اگر کنکری ستون سے ٹکرا کر ستون کے چاروں طرف بنی گول دیوار سے باہر چلی گئی تو ضائع ہوگئی، خود کنکری کا ستون سے ٹکرانا بھی ضروری نہیں۔

مسئلہ:۲:...... اگر ضرورت پڑ جائے تو ستون کے آس پاس گری پڑی کنکریاں استعمال مت کریں، کسی اور جگہ سے لے لیں۔

مسئلہ:۳:...... معذور مرد اور عورتوں کے علاوہ دوسروں کو مغرب کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے، پھر بھی کسی نے اگر طلوعِ فجر سے پہلے کر لی تو واجب ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ:۴:...... ہر کسی کو اپنے ہاتھ سے رمی کرنی چاہئے، عذرِ شرعی کے بغیر دوسرے سے رمی کروانا جائز نہیں۔

مسئلہ:۵:...... جو شخص معذور شرعی ہے، یعنی اتنا بیمار یا کمزور ہے کہ کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا، یا جمرات تک سواری میں جانے سے بھی تکلیف ہوتی ہے، یا پیدل چل نہیں سکتا اور سواری ملتی نہیں ہے، ایسا شخص دوسرے کو نائب بنا کر رمی کروا سکتا ہے۔

مسئلہ:۶:...... نائب کو چاہئے کہ پہلے اپنی رمی مکمل کرے ،پھر دوسرے کی طرف سے کرے، اور اگر ایک جمرہ پر اپنی سات کنکریاں مارنے کے بعد دوسرے کی طرف سے بھی مار دے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ:۷:...... اس جمرہ کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔

مسئلہ:۸:...... اِحرام کے وقت سے آج تک آپ جو ''تلبیہ'' پڑھتے آئے ہیں، اس رمی کے شروع ہوتے ہی وہ ختم ہے، اور بعد میں بھی تلبیہ نہیں پڑھا جائے گا۔

قربانی:

جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد آپ پر قربانی (دمِ شکر) کرنا واجب ہے، حج تمتع یا قران کرنے والے پر یہ قربانی ادا کرنا واجب ہے، قربانی کے بعد سر کے بال منڈوائیں یا کٹالیں، اب آپ کا احرام ختم ہوگیا ہے، اب نہانے دھونے، سلے ہوئے کپڑے پہننے، خوشبو لگانے کی اجازت ہے، البتہ بیوی کے قریب جانے کی پابندی ابھی باقی ہے، یہ پابندی طوافِ زیارت کرنے پر ختم ہوگی۔

مسئلہ:۱:...... تمتع یا قران والے کو سر کی حجامت (حلق یا قصر) کروانا قربانی سے پہلے جائز نہیں ہے، ورنہ ایک دم جرمانے کا بھی دینا پڑے گا۔

مسئلہ:۲:...... حج اِفراد کرنے والے پر دمِ شکر کی قربانی واجب نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے۔

مسئلہ:۳:...... تمام سر کے بال منڈوانا مرد کے لئے سنت ہے، اگر صرف چوتھائی سر کے بال منڈوالئے تو جائز ہے، مگر مکروہ ہے اور چوتھائی حصہ سے کم پر اکتفا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ:۴:...... عورت کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے، وہ اپنے سر کے بال جمع کر کے ایک انگلی کے پورے کے بقدر کاٹ لے۔

مسئلہ:۵:...... جس مرد کے سر کے بال انگلی کے پورے سے کم ہوں، اس کو حلق کروانا (اُسترا پھروانا) واجب ہے، کچھ لوگ قینچی سے چند بال کٹوا لیتے ہیں، یہ جائز نہیں، اور نہ ہی اس سے احرام کھلتا ہے۔

مسئلہ:۶:...... اگر گنجا ہے یا حلق کروایا تھا اور سر پر بال بالکل نہیں، تب بھی احرام کھولنے کے لئے سر پر استرا پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ:۷:...... حج کا احرام کھولنے کے لئے حجامت کا وقت دسویں کی صبح کے بعد سے بارہویں کے غروب تک ہے، اور حدودِ حرم میں ہونا ضروری ہے، مذکورہ وقت یا حرم کے علاوہ کسی وقت یا جگہ میں حجامت کروانے سے دم دینا واجب ہوگا، گو احرام کھل جائے گا۔

مسئلہ:۸:...... جب رمی اور قربانی کر چکے اور بال کٹوا کر احرام کھولنے کا وقت آجائے تو ایک محرم بھی دوسرے محرم کا حلق یا قصر کرسکتا ہے۔

مسئلہ:۹:...... سر کے بال منڈوانے سے پہلے ناخن کاٹنا یالبیں تراشنا جائز نہیں، ایسا کیا تو کفارہ لازم آئے گا۔

طوافِ زیارت:

حج کے اہم رکن دو ہیں:

ا:......وقوفِ عرفہ۔ ۲:......طوافِ زیارت۔

طوافِ زیارت دسویں کو کرنا افضل ہے، اور بارہویں کا سورج غروب ہونے تک ادا کرنا واجب ہے، سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق وغیرہ کے بعد یہ طواف کیا جائے، اگر کسی نے ان سے پہلے کرلیا تو فرض ادا ہوجائے گا۔

مسئلہ:ا:...... طوافِ زیارت کا اول وقت دسویں تاریخ کی صبح صادق سے ہے، اور بارہویں کے غروب تک ادا کرنا واجب ہے، اس کے بعد طواف کیا تو فرض ادا ہوجائے گا اور تاخیر کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔

مسئلہ:۲:...... یہ طواف کسی حال میں بھی فوت یا ساقط نہیں ہوتا، اور نہ ہی اس کا کوئی بدل یا کفارہ ہے، بلکہ آخر عمر تک اس کو ادا کرنا ہی ضروری ہے اور ادائیگی کے بغیر بیوی حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ:۳:...... عورت کو حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کرنا جائز نہیں، اگر بارہویں تاریخ تک بھی پاک نہ ہوئی ہو، تو طوافِ زیارت کو مؤخر کرلے اور اس تاخیر کی وجہ سے عورت پر دم واجب نہ ہوگا۔

حج کی سعی:

طواف اور سعی کا طریقہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ اگر کسی شخص نے طوافِ قدوم کے ساتھ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نفل طواف کے ساتھ حج کی سعی کرلی ہے تو اب دوبارہ نہ کرے، اور نہ ہی طوافِ زیارت میں اضطباع کرے، البتہ جس نے ابھی تک یہ سعی نہیں کی وہ طوافِ زیارت میں اضطباع اور رمل بھی کرے گا اور بعد میں سعی بھی کرے گا۔

مسئلہ:...... اگر کوئی احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہے تو طوافِ زیارت میں اضطباع نہیں کرے گا، البتہ رمل کرے گا۔

چوتھا دن:

طوافِ زیارت اور سعی سے فارغ ہوکر پھر منیٰ میں واپس جانا ہوگا، جہاں پر دو یا تین دن رہ کر تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے، ان دنوں کی راتیں بھی منیٰ میں گزارنا سنتِ مؤکدہ ہے اور بعض کے بقول واجب ہے، منیٰ سے باہر یہ راتیں گزارنا منع ہے۔

آج گیارہویں تاریخ ہے اور رمی کا وقت زوال سے شروع ہوکر غروب تک مستحب ہے، اور پھر مکروہ۔ مگر عورتوں اور معذور و کمزور مردوں کے لئے مکروہ نہیں۔ آج آپ تینوں جمروں پر رمی کریں گے، پہلے جمرۂ اولیٰ پر جو کہ مسجدِ خیف کے قریب ہے، سات کنکریاں سابق طریقہ کے مطابق ماریں، اور مجمع سے ذرا ہٹ کر قبلہ رو ہوکر دعا مانگیں، اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ (درمیانے جمرہ) پر آئیں، سات کنکریاں حسبِ سابق طریقہ کے مطابق یہاں بھی ماریں جمرہ سے اور الگ ہوکر قبلہ رو کھڑے ہوکر دعا مانگیں، اس کے بعد آخری جمرہ پر بھی معروف طریقہ سے رمی کریں اور اس کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں کہ سنت سے ثابت نہیں۔

آج کا ضروری کام یہی تھا، باقی اوقات ذکر اللہ،

تلاوت، دعا وغیرہ میں لگیں، غفلت اور فضول کاموں میں ضائع نہ ہوں، "وَاذْكُرُوا اللهَ فِيْ اَيَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ" میں انہی کاموں کی تاکید آئی ہے۔

پانچواں دن:

آج بارہویں تاریخ ہے، اصل کام آج کا بھی تینوں جمرات کی حسبِ سابق رمی کرنا ہے، زوال کے بعد رمی کریں اور اگر کسی وجہ سے آپ قربانی یا طوافِ زیارت ابھی تک نہیں کر پائے تو آج غروب سے پہلے پہلے ضرور کرلیں۔ تیرہویں تاریخ کی رمی کے لئے آپ کو اختیار ہے چاہیں تو منیٰ میں ٹھہر جائیں، جانا چاہیں تو بارہویں کے غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جایئے۔ اور اگر تیرہویں کی صبح منیٰ میں ہوگئی تو آج کی رمی بھی آپ کے ذمہ واجب ہوجائے گی، یونہی چلے گئے تو دم دینا ہوگا، البتہ تیرہویں کی یہ رمی زوال سے پہلے بھی جائز ہے۔

منیٰ سے واپسی:

منیٰ سے فارغ ہوکر آپ مکہ معظّمہ واپس آئیں گے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ حج بخیر وخوبی تمام ہوا، اب صرف طوافِ

وداع باقی ہے جو کہ مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت کرنا ہے، جب تک مکہ مکرمہ میں آپ کا قیام رہے، حرمِ پاک کی نمازیں، طواف اور بیت اللہ کو بقصدِ تعظیم دیکھنا، ذکر اور تلاوت وغیرہ اعمال کو غنیمت جانئے، نہ معلوم پھر نصیب ہو یا نہ ہو؟ چھوٹے بڑے ہر طرح کے گناہ سے بچنے کا پورا خیال رکھیں، کیونکہ جس طرح حرمِ پاک کی نیکی کا ثواب لاکھ گنا زائد ہے، ایسے ہی یہاں کے گناہ کا وبال بھی بہت ہے۔

طوافِ وداع:

مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت ایک الوداعی طواف کیا جاتا ہے، میقات سے باہر والوں پر یہ طواف واجب ہے، خواہ اس نے تین قسموں میں سے کوئی سا بھی حج کیا ہو۔ طوافِ زیارت کے بعد کسی نے اگر کوئی نفل طواف کرلیا ہے تو وہ طوافِ وداع شمار ہوسکتا ہے، مگر افضل یہ ہے کہ وداع کے وقت رخصت ہی کی نیت سے یہ آخری طواف کیا جائے۔ اس طواف کی خصوصیت کا تقاضا یہ ہے کہ بیت اللہ شریف جو کہ اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا خاص مرکز ہے، اور عمر بھر کی تمناؤں اور دعاؤں کے

بعد جہاں پہنچنا نصیب ہوا، اس کی جدائی کا خیال کر کے، یہ سوچ کر کہ نہ معلوم یہ دولت اور سعادت پھر کبھی میسر آتی ہے یا نہیں؟ اس طواف میں حزن و ملال کی کیفیت زیادہ سے زیادہ اپنے دل میں پیدا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائیں تو روتے ہوئے دل اور بہتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ طواف کیا جائے، طواف ختم ہو تو مقامِ ابراہیم پر دوگانہ ادا کریں، اور دعا مانگیں اور یہ دھیان قائم رہے کہ اس مقدس مقام پر سجدہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہاتھ پھیلانے کی سعادت نہ معلوم پھر کب نصیب ہو؟ پھر زمزم شریف پر "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھ کر تین سانس میں خوب سیر ہو کر پانی پئیں اور دعا کریں:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ."

اور بھی جو دعا چاہیں مانگیں، پھر ملتزم پر آئیں اور آج رخصت ہی کی نیت سے اس سے لپٹ لپٹ کر خوب روئیں اور پورے الحاح و زاری کے ساتھ دعا مانگیں، اللہ تعالیٰ کی رضا مانگیں اور اپنے علاوہ ان سب لوگوں کی عافیت اور بھلائی مانگیں جن کے لئے آپ کو مانگنا چاہئے، اور ہاں! اس موقع پر خوب رو رو کر

یہ دعا بھی مانگیں کہ:

''خداوندا! میری یہ حاضری آخری نہ ہو، اس کے بعد بھی مجھے بار بار اس گھر کی حاضری کی توفیق بخشی جائے۔''

ملتزم سے ہٹ کر حجرِ اسود پر آیئے اور آخری دفعہ وداع کی نیت سے اس کو بوسہ دیجئے، یہاں پر اگر آپ کی آنکھیں چند قطرے آنسوؤں کے گرادیں تو بڑی مبارک ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو چومتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''ھٰھنا تُسکب العبرات'' کہ یہ آنسو بہانے کی جگہ ہے۔ بوسے دے کر حسرت سے بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہوئے، آنکھوں سے روتے ہوئے، دل و زبان سے رب کعبہ کو یاد کرتے ہوئے یہاں کے آداب و حقوق میں جو کوتاہیاں ہوئیں، ان کی معافی مانگتے ہوئے بایاں پاؤں باہر رکھ کر درود شریف اور دعا پڑھیں:

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ.''

اب آپ کو بیت اللہ کی جدائی پر دلی صدمہ ہونا چاہیے، اور غمگین دل کا یہ احساس ہونا چاہیے:

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

مسئلہ:۱:...... مستحب یہ ہے کہ یہ طواف تمام کاموں کے بالکل آخر میں ہو، اور اس کے بعد سفر شروع کردے، اگر اس کے بعد پھر کچھ قیام ہوگیا تو دوبارہ طوافِ وداع کرنا مستحب ہوگا۔

مسئلہ:۲:...... اس دوران اگر عورت کو حیض یا نفاس شروع ہوجائے تو یہ طواف اس کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اسے چاہیے کہ مسجد میں داخل نہ ہو، باہر دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر دعا مانگے اور رخصت ہوجائے۔

مسئلہ:۳:...... مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے اگر عورت پاک ہوجائے تو یہ طواف کرنا واجب ہوگا، واللہ تعالی اعلم بالصواب!

حج کے مسائل و اَحکام

صرف امیر آدمی ہی حج کر کے جنت کا مستحق نہیں، بلکہ غریب بھی نیک اعمال کر کے اس کا مستحق ہوسکتا ہے

س...... حج کر کے صرف امیر آدمی ہی جنت خرید سکتا ہے، کہ اس کے پاس حج پر جانے کے لئے مناسب رقم ہے اور وہ ہزاروں لاکھوں نمازوں کا ثواب حاصل کرسکتا ہے، جبکہ غریب محروم ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل صرف امیروں پر ہے۔ آج کے زمانے میں کسی کا حج بھی قبول نہیں ہو رہا کیونکہ میدانِ عرفات میں لاکھوں فرزندانِ توحید اعدائے اسلام (خاص طور پر اسرائیل، امریکہ، رُوس) کے نابود ہونے کے لئے دُعا بڑے خشوع و خضوع سے کرتے ہیں اور ان کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ دُنیا سے بُرائی ختم ہونے کی دُعا کرتے ہیں، لیکن بُرائیاں بڑھ رہی ہیں۔ گویا یہ ان دُعاؤں کے نامقبول ہونے کی علامات ہیں۔

ج...... حج صرف صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ مگر جنت صرف حج کرنے پر نہیں ملتی، بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ غریب آدمی ان کے ذریعہ جنت کما سکتا ہے۔ حدیث میں تو یہ آتا ہے کہ فقراء و مہاجرین، اُمراء سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے۔ حج کس کا قبول ہوتا ہے اور کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا ہی کرسکتا ہے، یہ کام میرے آپ کے کرنے کا نہیں۔ نہ ہم کسی کے بارے میں یہ کہنے کے مجاز ہیں کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کئے اس کا حج ہوگیا۔ رہا دُعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ علامت حج کے قبول ہونے یا نہ ہونے کی نہیں۔ بعض اوقات نیک آدمی کی دُعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور بُرے آدمی کی دُعا ظاہر میں قبول ہوجاتی ہے، اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بُرائی اور شر کے غلبے کی وجہ سے نیک لوگوں کی دُعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دُعا کرے گا، حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ: ''تو اپنے لئے جو کچھ

مانگنا چاہتا ہے مانگ، میں تجھ کو عطا کروں گا، لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں، کیونکہ انہوں نے مجھے ناراض کرلیا ہے۔''

(کتاب الرقائق ص:۱۵۵،۳۸۴)

اور یہ مضمون بھی احادیث میں آتا ہے کہ: ''تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور بُرائی کو روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو عذابِ عام کی لپیٹ میں لے لیں، پھر تم دُعائیں کرو تو تمہاری دُعائیں بھی نہ سنی جائیں۔'' (ترمذی ج:۲ ص:۳۹)

اس وقت اُمت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہوں۔ اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دُعائیں بھی اُمت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں کا یا ان کی دُعاؤں کا نہیں، بلکہ ہماری شامتِ اعمال کا قصور ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں۔

حج اور عمرہ کی فرضیت

کیا صاحبِ نصاب پر حج فرض ہوجاتا ہے؟

س...... ایک مولانا صاحب کہتے ہیں کہ: جس کے پاس ساڑھے ساتولہ سونا یا باون تولہ چاندی ہو وہ صاحبِ مال ہے، اور اس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ یعنی جو صاحبِ زکوٰۃ ہے اس پر حج فرض ہوجاتا ہے۔ اسلام کی روشنی میں جواب دیں۔

ج...... اس سے حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ حج اس پر فرض ہے جس کے پاس حج کا سفرخرچ بھی ہو اور غیرحاضری میں اہل و عیال کا خرچ بھی ہو۔

حج کی فرضیت اور اہل و عیال کی کفالت

س...... الف ملازمت سے ریٹائرڈ ہوا، دس ہزار روپے بقایاجات یک مشت گورنمنٹ نے دیئے، اب یہ رقم حج کرنے کے لئے اور اس عرصہ تک اس کے اہل و عیال کے خرچ کے لئے

کافی ہوتی ہے، مگر جب حج سے واپس آنا ہوگا تو روزگار کے لئے الف کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا۔ کیا ایسی حالت میں الف پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟

س......۲: قاسم کی دُکان ہے اور اس میں آٹھ دس ہزار روپے کا سامان ہے، جس کی تجارت سے اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتا ہے، اور اگر قاسم دُکان بیچ کر حج کرنے چلا جائے تو پیچھے بچوں کے لئے اسی رقم سے کھانے پینے کا بندوبست بھی ہوسکتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں اس پر حج فرض ہوگا یا نہیں؟ اور اس کو حج کے لئے جانا چاہئے یا نہیں؟

ج...... دونوں سوالوں کا جواب ایک ہی ہے کہ حج سے واپسی پر اس کے پاس اتنی پونجی ہونی چاہئے کہ جس سے اس کے اہل و عیال کی بقدرِ ضرورت کفالت ہوسکے۔

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا، بہتر ہے کہ آپ دُوسرے علمائے کرام سے بھی دریافت کرلیں۔

پہلے حج یا بیٹی کی شادی؟

س...... ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہے کہ وہ یا تو حج کرسکتا ہے یا

اپنی جوان بیٹی کی شادی کرسکتا ہے، براہِ کرم مطلع فرمائیں کہ وہ پہلے حج کرے یا پہلے اپنی بیٹی کی شادی کرے؟ اگر اس نے اپنی بیٹی کی شادی کردی تو پھر وہ حج نہیں کرسکے گا۔

ج…… اس پر حج فرض ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

محدود آمدنی میں لڑکیوں کی شادی سے قبل حج

س…… ایک شخص صاحبِ استطاعت ہے اور حج اس پر فرض ہے، لیکن موصوف کی اولاد ہے کہ غیر شادی شدہ ہے، جن میں دو لڑکیاں جوان ہیں، رقم اتنی ہے کہ اگر حج ادا کرے تو کسی ایک لڑکی کی شادی بھی ممکن نظر نہیں آتی کیونکہ آج کل شادی بیاہ پر کم از کم تیس چالیس ہزار کا خرچہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں کوئی شخص جس کے یہ حالات ہوں کیا فرض ہوتا ہے، حج یا شادی؟

ج…… فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر ایک شخص کے پاس اتنی رقم ہو کہ یا وہ اپنی شادی کرسکتا ہے یا حج کرسکتا ہے تو اگر حج کے ایام ہوں تو اس کے ذمہ حج فرض ہے۔ اسی سے اپنے مسئلے کا جواب سمجھ لیجئے، اس سلسلے میں دیگر علمائے کرام سے بھی رجوع کرلیجئے۔

عورت پر حج کی فرضیت

س...... حج کیا صرف مردوں پر فرض ہے یا عورتوں پر بھی؟

ج...... عورت پر بھی فرض ہے جبکہ کوئی محرَم میسر ہو، اور اگر محرَم میسر نہ ہو تو مرنے سے پہلے حجِ بدل کی وصیت کردے۔

منگنی شدہ لڑکی کا حج کو جانا

س...... اگر حج کی تیاری مکمل ہو اور لڑکی کی منگنی ہوجائے تو کیا وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حج نہیں کرسکتی؟

ج...... ضرور جاسکتی ہے۔

بیوہ حج کیسے کرے؟

س...... خاوند کا انتقال اگر ایسے وقت ہو کہ حج کے وقت تک اس کی عدّت پوری نہ ہوتی ہو تو وہ حج کی بابت کیا کرے؟

ج...... عدّت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے۔

بیٹی کی کمائی سے حج

س...... اگر بیٹی اپنی کمائی سے اپنی ماں کو حج کرانا چاہے تو کیا یہ جائز ہے؟ جبکہ اس کے بیٹے اس قابل نہیں۔

ج…… بلاشبہ جائز ہے، لیکن عورت کا محرَم کے بغیر حج جائز نہیں، حرام ہے۔

حاملہ عورت کا حج

س…… کیا حاملہ عورت حج کرسکتی ہے؟ اگر وہ حج کرسکتی ہے تو کیا وہ بچہ یا بچی جو کہ اس کے بطن میں ہے اس کا بھی حج ہوگا یا نہیں؟

ج…… حاملہ عورت حج کرسکتی ہے، پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوتا۔

والد کے نافرمان بیٹے کا حج

س…… میرا بڑا لڑکا مجھ کو بہت بُرا کہتا ہے، بات اس طرح سے کرتا ہے کہ میں اس کی اولاد ہوں اور وہ میرا باپ ہے۔ میرا دِل اس کی وجہ سے بہت کمزور ہوگیا ہے اور مجھ کو سخت صدمہ ہے۔ میں اس کے لئے ہر وقت بددُعا کرتا ہوں اور خاص کر ہر اذان پر بددُعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم اس پر فالج گرائے اور اس کا بیڑا غرق ہوجائے۔ اس کے اس طرزِ عمل پر سخت پریشان ہوں، جھوٹ بہت بولتا ہے۔ جواب دیجئے کہ اس کا خدا کے گھر کیا حال ہوگا؟ اور یہ حج کرنے کو بھی جانے کو ہے، میں تو اس کو معاف کروں گا نہیں، باپ کے ناراض ہونے پر کیا اس کا حج

ہو جائے گا؟ سنا تو یہ ہے کہ باپ معاف نہ کرے تو حج نہیں ہوتا، میں اس کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔

ج..... اگر اس کے ذمہ حج فرض ہے تو حج پر تو اس کو جانا لازم ہے، اور اس کا فرض بھی سر سے اُتر جائے گا۔ لیکن حج پر جانے والے کے لئے ضروری ہے کہ حج پر جانے سے پہلے تمام اہلِ حقوق کے حقوق ادا کرے اور سب سے حقوق معاف کرائے۔ پس آپ کے بیٹے کو چاہئے کہ وہ آپ کو راضی کرلے، اور معافی مانگ لے۔ اگر آپ اس کو معاف نہیں کریں گے تو اس سے اس کا نقصان ہوگا اور آپ کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اور اگر معاف کردیں گے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی حالت سدھر جائے، اس میں اس کا بھی فائدہ ہے اور آپ کا بھی۔

حج فرض ہو تو عورت کو اپنے شوہر اور لڑکے کو اپنے والد سے اجازت لینا ضروری نہیں

س..... میرے والد صاحب فریضۂ حج ادا کرچکے ہیں اور میں اور میری امی بہت عرصے سے والد صاحب سے فریضۂ حج کی ادائیگی کے لئے اجازت مانگتے ہیں، مگر وہ اس لئے انکار کرتے ہیں کہ

پیسے خرچ ہوں گے، اس لئے وہ ٹال دیتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہے کہ ہم باپ سے پیسے مانگے بغیر حج کا فرض ادا کرسکتے ہیں، صرف ان کی اجازت کی ضرورت ہے، کیا ہم حج کی تیاری کریں یا نہیں؟

ج...... اگر حج آپ پر اور آپ کی والدہ پر فرض ہے تو آپ حج پر ضرور جائیں۔ حجِ فرض کے لئے عورت کو اپنے شوہر سے اجازت لینا (بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی محرَم جارہا ہو) اور بیٹے کا باپ سے اجازت لینا ضروری نہیں۔

حجِ فرض کے لئے والدین کی اجازت شرط نہیں، البتہ حجِ نفل والدین کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہئے۔

غیر شادی شدہ شخص کا والدین کی اجازت کے بغیر حج کرنا

س...... جو شخص غیر شادی شدہ ہو اور اس کے والدین زندہ ہوں، اور والدین نے حج نہیں کیا ہو، اور یہ شخص حج کرنا چاہے تو کیا اس کا حج ہوسکتا ہے؟

س۲:...... اگر والدین اس کو حج پر جانے کی اجازت دیں تو کیا وہ حج کرسکتا ہے؟

ج...... اگر یہ شخص صاحبِ استطاعت ہوتو خواہ اس کے والدین نے حج نہ کیا ہو اس کے ذمہ حج فرض ہے۔ اور حجِ فرض کے لئے والدین کی اجازت شرط نہیں۔

بالغ کا حج

س...... کوئی شخص اگر اپنی بالغ لڑکی یا لڑکے کو حج کروائے تو کیا وہ حج اس کا نفلی ہوگا؟

ج...... اگر رقم لڑکے لڑکی کی ملکیت کردی گئی تھی تو ان پر حج فرض بھی ہوگیا اور ان کا حجِ فرض ادا بھی ہوگیا۔

نابالغ کا حج نفل ہوتا ہے

س...... میں حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں، میرے ساتھ دو بچے، عمر تیرہ سالہ لڑکا، گیارہ سالہ لڑکی ہے، مجھے آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ میرے بچے چونکہ نابالغ ہیں اس لئے ان کا حج فرض ہوگا یا نفل؟

ج...... نابالغ کا حج نفل ہوتا ہے، بالغ ہونے کے بعد اگر ان کی استطاعت ہوتو ان پر حج فرض ہوگا۔

فوج کی طرف سے حج کرنے والے کا فرض حج ادا ہوجائے گا

س...... اگر کوئی شخص فوج کی طرف سے حج کرنے جائے تو کیا اس کا فرض ادا ہوجاتا ہے؟ (مسلح افواج کے دستے ہر سال حج کے لئے جاتے ہیں)۔

ج...... حجِ فرض ادا ہوجائے گا۔

حج کی رقم دُوسرے مصرف پر لگادینا

س...... میں نے اپنی والدہ کو دو سال قبل ان کے لئے اور والد صاحب کے لئے حج کی رقم دی جو انہوں نے کسی اور مد میں لگادی ہے، وہاں سے یک مشت رقم کی واپسی ایک دو سال کے لئے ممکن نہیں۔ میں نے ان سے حج کے لئے تقاضا کیا تو کہنے لگیں کہ قسمت میں ہوگا تو کرلیں گے، تمہارا فرض ادا ہوگیا۔ مولوی صاحب! یہ بتلایئے کہ کیا واقعی میں نے جس نیت سے ان کو پیسہ دیا تھا اس کا ثواب مجھے مل گیا؟ اور یہ کہ کہیں خدانخواستہ والدہ فی الوقت حج نہ کرسکنے کی بنا پر گناہ گار تو نہیں ہیں؟

ج...... آپ کو تو ثواب مل گیا اور آپ کی والدہ پر حج فرض ہوگیا،

اگر حج کے بغیر مرگئیں تو گناہ گار ہوں گی اور ان پر لازم ہوگا کہ وہ وصیت کر کے مریں کہ ان کی طرف سے حجِ بدل کرادیا جائے۔

حج فرض کے لئے قرضہ لینا

س..... قرض لے کر زید حج کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور قرضہ دینے والا خوشی سے خود کہتا ہے کہ آپ حج کرنے جائیں، میں پیسے دیتا ہوں، بعد میں پیسے دے دینا۔

ج..... اگر حج فرض ہے اور قرض مل سکتا ہے تو ضرور قرض لینا چاہئے، اگر فرض نہ بھی ہو تو بھی قرض لے کر حج کرنا جائز ہے۔

قرض لے کر حج اور عمرہ کرنا

س..... میرا ارادہ عمرہ ادا کرنے کا ہے، میں نے ایک "کمیٹی" ڈالی تھی، خیال تھا کہ اس کے پیسے نکل آئیں گے، مگر وہ نہیں نکلی، اُمید ہے کہ آئندہ مہینے تک نکل آئے گی، میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آیا میں کسی سے رقم لے کر عمرہ کرسکتا ہوں؟ واپسی پر ادا کردوں گا، تو آپ یہ بتائیے کہ قرضِ حسنہ سے عمرہ ادا ہوسکتا ہے؟

ج..... اگر قرض بہ سہولت ادا ہوجانے کی توقع ہو تو قرض لے کر حج وعمرہ پر جانا صحیح ہے۔

مقروض آدمی کا حج کرنا جائز ہے لیکن قرضہ ادا کرنے کی بھی فکر کرے

س…… ایک صاحب مقروض ہیں، لیکن پیسہ آتے ہی بجائے قرضہ واپس کرنے کے وہ پاکستان سے اپنے والدین کو بلاکر ساتھ ہی خود بھی حج کرتے ہیں، ایسے حج کرنے کے بارے میں شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج…… حج تو ہوگیا، مگر کسی کا قرضہ ادا نہ کرنا بڑی بُری بات ہے، کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی مقروض ہوکر دُنیا سے جائے اور اتنا مال چھوڑ کر نہ جائے جس سے اس کا قرضہ ادا ہوسکے۔ میّت کا قرض جب تک ادا نہ کردیا جائے وہ محبوس رہتا ہے، اس لئے ادائے قرض کا اہتمام سب سے اہم ہے۔

ناجائز ذرائع سے حج کرنا

غصب شدہ رقم سے حج کرنا

س…… کسی کی ذاتی چیز پر دُوسرا آدمی قبضہ کرلے، جس کی قیمت پچاس ہزار روپے ہو اور وہ اس کا مالک بن بیٹھے تو کیا وہ حج کرسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے بارے میں کیا فرمان ہے؟

ج…… دُوسرے کی چیز پر ناجائز قبضہ کرکے اس کا مالک بن بیٹھنا گناہِ کبیرہ اور سنگین جرم ہے۔ ایسا شخص اگر حج پر جائے گا تو حج سے جو فوائد مطلوب ہیں وہ اس کو حاصل نہیں ہوں گے۔ حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اس کے ذمہ جو کسی کا حق واجب ہو اس سے سبکدوش ہوجائے، کسی کی امانت اس کے پاس ہو تو اس کو ادا کردے، اس کے بغیر اگر حج پر جائے گا تو محض نام کا حج ہوگا۔ حدیث میں ہے کہ: ''ایک شخص دُور سے (بیت اللہ کے) سفر پر جاتا ہے، اس کے سر کے بال

بکھرے ہوئے ہیں، بدن میل کچیل سے اَٹا ہوا ہے، وہ رو رو کر اللہ تعالیٰ کو ''یا رَبّ! یا رَبّ!'' کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، لباس حرام کا، اس کی غذا حرام کی، اس کی دُعا کیسے قبول ہو...!''

رشوت لینے والے کا حلال کمائی سے حج

س...... میں جس جگہ کام کرتا ہوں اس جگہ اُوپر کی آمدنی بہت ہے، لیکن میں اپنی تنخواہ جو کہ حلال ہے علیحدہ رکھتا ہوں۔ کیا میں اپنی اس آمدنی سے خود اور اپنی بیوی کو حج کرواسکتا ہوں جبکہ میری تنخواہ کے اندر ایک پیسہ بھی حرام نہیں؟

ج...... جب آپ کی تنخواہ حلال ہے تو اس سے حج کرنے میں کیا اِشکال ہے؟ ''اُوپر کی آمدنی'' سے مراد اگر حرام کا روپیہ ہے تو اس کے بارے میں آپ کو پوچھنا چاہئے تھا کہ: ''حلال کی کمائی تو میں جمع کرتا ہوں اور حرام کی کمائی کھاتا ہوں، میرا یہ طرزِ عمل کیسا ہے؟''

حدیث شریف میں ہے کہ: ''جس جسم کی غذا حرام کی ہو، دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔''

ایک اور حدیث ہے کہ: ''ایک آدمی دُور دراز سے سفر کرکے (حج پر) آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے ''یا ربّ! یا ربّ!'' کہہ کر گڑگڑا کر دُعا کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، لباس حرام کا، غذا حرام کی، اس کی دُعا کیسے قبول ہو؟'' الغرض حج پر جانا چاہتے ہیں تو حرام کمائی سے توبہ کریں۔

حرام کمائی سے حج

س…… یہ تو متفقہ مسئلہ ہے کہ حج حرام کی کمائی کا قبول نہیں ہوتا، لیکن میں نے ایک مولوی صاحب سے سنا ہے کہ اگر یہ شخص کسی غیرمسلم سے قرض لے کر حج کے واجبات ادا کرے تو اُمید کی جاتی ہے اللہ سے کہ اس کا حج قبول ہوجائے گا۔ پوچھنا یہ ہے کہ غیرمسلم کا مال تو ویسے بھی حرام ہے، یہ کیسے حج ادا ہوگا؟ براہِ مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں۔

ج…… غیرمسلم تو حلال و حرام کا قائل ہی نہیں، اس لئے حلال و حرام اس کے حق میں یکساں ہے۔ اور مسلمان جب اس سے قرض لے گا تو وہ رقم مسلمان کے لئے حلال ہوگی، اس سے صدقہ کرسکتا ہے، حج کرسکتا ہے، بعد میں جب اس کا قرض حرام

پیسے سے ادا کرے گا تو یہ گناہ ہوگا، لیکن حج میں حرام پیسے استعمال نہ ہوں گے۔

تحفہ یا رشوت کی رقم سے حج کرنا

س...... مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک مقامی دفتر میں ملازم ہوں، میری آمدنی اتنی نہیں ہے کہ میں اور میری اہلیہ پس انداز کر کے رقم جمع کریں اور حج پر جاسکیں، ہر مسلمان کی خواہش ہوتی ہے، بلکہ فرض ہے، ہم حج فریضہ جلد از جلد ادا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر میرے پاس کچھ رقم جمع ہوجائے جو مجھے دفتر میں تھوڑی تھوڑی کر کے بطور تحفہ ملی ہو تو کیا ہم اس میں سے حج پر وہ رقم خرچ کر کے اس فرض کو ادا کر سکتے ہیں؟ یقین جانئے کہ میں نے کبھی حکومت سے کوئی بے ایمانی یا دھوکا دے کر رقم نہیں لی بلکہ زبردستی رقم دی گئی ہے بطور تحفہ۔ کیا ایسی رقم سے حج ادا کرنا جائز ہے؟ برائے مہربانی مجھے اس مسئلے سے آگاہ کریں۔

ج...... حج ایک مقدس فریضہ ہے، مگر یہ اسی پر فرض ہے جو اس کی استطاعت رکھتا ہو۔ آپ کو جو رقم تحفے میں ملی ہے اگر آپ ملازم نہ ہوتے، کیا تب بھی یہ رقم آپ کو ملتی؟ اگر جواب نفی میں ہے تو

یہ تحفہ نہیں رشوت ہے اور اس سے حج کرنا جائز نہیں بلکہ جن لوگوں سے لی گئی ان کو لوٹانا ضروری ہے۔

سود کی رقم دُوسری رقم سے ملی ہوئی ہو تو اس سے حج کرنا کیسا ہے؟

س…… اَز راہِ کرم شرعی اُصول کے مطابق آپ یہ بتائیں کہ ایک حلال اور جائز رقم کو سود کی رقم کے ساتھ (قصداً) ملادیا جائے تو کیا اس پوری رقم سے حج کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

ج…… حج صرف حلال کی رقم سے ہوسکتا ہے۔

بونڈ کی اِنعام کی رقم سے حج کرنا

س…… ٹی وی کے ایک پروگرام میں پروفیسر حسنین کاظمی صاحب میزبان کی حیثیت سے، پروفیسر علی رضا شاہ نقوی صاحب اور مولانا صلاح الدین صاحب جرنلسٹ سے چند مسائل پر گفتگو کر رہے تھے۔ من جملہ چند سوالوں کے ایک سوال یہ تھا کہ آیا پرائز بونڈ پر اِنعام حاصل کردہ رقم سے ''عمرہ یا حج'' کرنا جائز ہے کہ نہیں؟ اس کا جواب پروفیسر علی رضا شاہ نقوی صاحب نے یہ دیا کہ پرائز بونڈ کی اِنعام حاصل کردہ رقم سے عمرہ اور حج جائز ہے۔

اس کی تشریح انہوں نے اس طرح فرمائی:

''اگر دس روپے کا ایک پرائز بونڈ کوئی خریدتا ہے تو گویا اس کے پاس دس روپے کی ایک رقم ہے جس کو جب اور جس وقت وہ چاہے کسی بینک میں جاکر اس پرائز بونڈ کو دے کر مبلغ دس روپے حاصل کرسکتا ہے۔'' مزید یہ تشریح فرمائی کہ: ''مثلاً ایک ہزار اَشخاص دس روپے کا ایک ایک پرائز بونڈ خریدتے ہیں، قرعہ اندازی کے بعد کسی ایک شخص کو مقرّر کردہ انعام ملتا ہے، مگر بقیہ ۹۹۹ اَشخاص اپنی اپنی رقم سے محروم نہیں ہوتے بلکہ ان کے پاس یہ رقم محفوظ رہتی ہے، اور انعام وہ ادارہ دیتا ہے جس کی سرپرستی میں پرائز بونڈ اسکیم رائج ہے، لہٰذا اس انعامی رقم سے عمرہ یا حج کرنا جائز ہے۔'' اس پروگرام کو کافی لوگوں نے ٹی وی پر دیکھا اور سنا ہوگا، مولانا صاحب! آپ سے گزارش ہے کہ آپ قرآن و حدیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس مسئلے پر روشنی ڈالیں کہ آیا پرائز بونڈ کی حاصل کردہ انعامی رقم سے ''عمرہ یا حج'' کرنا جائز ہے کہ نہیں؟

ج...... پرائز بونڈ پر جو رقم ملتی ہے وہ جوا ہے اور سود بھی، جوا اس طرح ہے کہ بونڈ خریدنے والوں میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا

کہ اس کو اس بونڈ کے بدلے میں دس روپے ہی ملیں گے یا مثلاً پچاس ہزار۔ اور سود اس طرح ہے کہ پرائز بونڈ خرید کر اس شخص نے متعلقہ ادارے کو دس روپے قرض دیئے اور ادارے نے اس روپے کے بدلے اس کو پچاس ہزار دس روپے واپس کئے، اب یہ زائد رقم جو اِنعام کے نام پر اس کو ملی ہے، خالص ''سود'' ہے، اور خالص سود کی رقم سے عمرہ اور حج کرنا جائز نہیں۔

حج کے لئے چھٹی کا حصول

س...... میں حکومتِ قطر میں ملازمت کر رہا ہوں، حج سے متعلق مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں۔ قطر حکومت دورانِ ملازمت ہر ملازم کو حج کے لئے ایک ماہ کی چھٹی مع تنخواہ دیتی ہے، اور پہلا ہی حج فرض ہوتا ہے۔ میں صاحبِ حیثیت ہوں اور حج پر جانا چاہتا ہوں۔ کیا میں حکومتِ قطر کی حج چھٹیوں میں یا اپنی سالانہ چھٹیاں لے کر حج پر جاؤں؟ کیا ان دونوں چھٹیوں میں فرق سے ثواب میں فرق پڑے گا؟ میرے دوست نے حکومتِ قطر کی چھٹیوں پر حج کیا ہے، اگر ثواب میں فرق ہو تو دوبارہ حج کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ج…… اگر قانون کی رُو سے چھٹی مل سکتی ہے اور اس کے لئے کسی غلط بیانی سے کام نہیں لینا پڑتا ہے تو حج کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کو جانا

س…… حکومت کی پابندی کے باوجود جو لوگ چوری یعنی غلط راستوں سے حج کرنے جاتے ہیں اور حج بھی نفلی کرتے ہیں، ان کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ج…… حکومت کے قانون کی خلاف ورزی میں ایک تو عزّت کا خطرہ ہے کہ اگر پکڑے گئے تو بے عزّتی ہوگی۔ دُوسرے بعض اوقات اَحکامِ شرعیہ کی خلاف ورزی بھی لازم آتی ہے، مثلاً بعض اوقات میقات سے بغیر اِحرام کے جانا پڑتا ہے، جس سے دَم لازم آتا ہے۔ اگر قانونی گرفت اور اَحکامِ شرعیہ کی مخالفت کا خطرہ نہ ہو تب تو مضائقہ نہیں ورنہ نفلی حج کے لئے وبال سر لینا ٹھیک نہیں۔

رشوت کے ذریعہ سعودی عرب میں ملازم کا والدین کو حج کرانا

س…… ایک شخص ملک سے باہر کمانے کے لئے کوشش کرتا ہے

اور کسی (ریکروٹنگ ایجنسی) یا ادارے کو بطور رشوت دس یا بارہ ہزار روپے دے کر سعودی ریال کمانے جاتا ہے، وہ ایک سال یا دو سال کے بعد اسپانسر شپ اسکیم کے تحت اپنے والد یا والدہ کو حج کراتا ہے، اس سلسلے میں یہ بتائیں کہ کیا اس طرح کا حج اسلام کے عین مطابق ہے؟ کیونکہ وہ شخص محنت کر کے تو کماتا ہے مگر جس طریقے سے وہ باہر گیا ہے یعنی رشوت دے کر تو اس کے والدین کا حج قبول ہوگا یا نہیں؟

ج...... رشوت دے کر ملازمت حاصل کرنا ناجائز ہے، مگر ملازمت ہو جانے کے بعد اپنی محنت سے اس نے جو روپیہ کمایا وہ حلال ہے، اور اس سے حج کرنا یا اپنے والدین اور دیگر اعزّہ کو حج کرانا جائز ہے۔

خود کو کسی دُوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا

س...... میرا مسئلہ دراصل کچھ یوں ہے کہ میرا نام محمد اکرم ہے، میرا ایک دوست جس کا نام محمد اشرف ہے۔ اب میرے دوست یعنی محمد اشرف کا کچھ تھوڑا سا جھگڑا اپنے کفیل کے ساتھ تھا، لہٰذا اس نے اپنی بیوی کو یہاں حج پر بلانا تھا، سو اس نے میرے نام

پر اپنی بیوی کو حج پر بلایا، یعنی اس نے نکاح نامے پر بھی میرا نام لکھوایا اور کاغذی کاروائی میں وہ میری ہی بیوی بن کر یہاں آئی، اب میں ہی اسے لینے ایئرپورٹ پر گیا، ایئرپورٹ سیکورٹی والوں نے میرا اِقامہ دیکھ کر میری بیوی جان کو اس کو باہر آنے دیا (ایئرپورٹ سے)، اب عورت اپنے اصل خاوند کے پاس ہی ہے اور اس نے حج بھی کیا ہے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ یہ حج صحیح ہے یا نہیں؟ اور کیا اگر یہ غلط ہے اور گناہ ہے تو میں کس حد تک مجرم ہوں؟

ج...... فریضۂ حج تو اس محترمہ کا ادا ہوگیا، مگر جعل سازی کے گناہ میں تینوں شریک ہیں، وہ دونوں میاں بیوی بھی اور آپ بھی۔

عمرہ

عمرہ، حج کا بدل نہیں ہے

س...... اسلام کا پانچواں رُکن (صاحبِ استطاعت کے لئے) فریضۂ حج کی ادائیگی کرنا فرض ہے۔ مگر اکثر بزنس پیشہ حضرات جب وہ اپنا بزنس ٹرپ یورپ یا امریکہ وغیرہ کا کرتے ہیں تو وہ لوگ واپسی میں یا جاتے ہوئے مکۃ المکرّمہ جاکر عمرہ ادا کرتے ہیں، اور یہی حال پاکستان کے اعلیٰ افسران کا ہے جو حکومت کے خرچ پر یورپ وغیرہ برائے ٹریننگ یا حکومت کے کسی کام سے جاتے ہیں تو وہ حضرات بھی واپسی میں عمرہ ادا کرکے آتے ہیں، مگر فریضۂ حج ادا کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ غالباً ان کا خیال ہے کہ عمرہ ادا کرنا حج کا نعم البدل ہے۔ عرض کرنے کا مقصد ہے کہ عمرہ ادا کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا عمرہ ادا کرنا حج کا نعم البدل ہے؟

ج…… یورپ و امریکہ جاتے آتے ہوئے اگر عمرہ کی سعادت نصیب ہوجائے تو عمرہ تو کرلینا چاہئے، لیکن عمرہ، حج کا بدل نہیں ہے۔ جس شخص پر حج فرض ہو، اس کا حج کرنا ضروری ہے، محض عمرہ کرنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔

اِحرام باندھنے کے بعد اگر بیماری کی وجہ سے عمرہ نہ کرسکے تو اس کے ذمہ عمرہ کی قضا اور دَم واجب ہے

س…… عمرہ کے لئے میں نے ۲۷رمضان المبارک کو جدہ سے اِحرام باندھا، لیکن میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی، میں بالکل چل نہیں سکتا تھا، اور مجھے زندگی بھر افسوس رہے گا کہ میں ۲۷رمضان المبارک کو عمرہ ادا نہ کرسکا اور میں نے وہ اِحرام عمرہ ادا کرنے کے بغیر کھول دیا۔ میں نے مجبوری سے عمرہ ادا نہیں کیا، اس گناہ کی بخشش کس طرح ہوسکتی ہے؟

ج…… آپ کے ذمہ اِحرام توڑ دینے کی وجہ سے دَم بھی واجب ہے اور عمرہ کی قضا بھی لازم ہے۔

ذی الحجہ میں حج سے قبل کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں؟

س…… ایامِ حج سے قبل (مراد یکم تا ۸رذی الحجہ ہے) لوگ جب

وطن سے اِحرام باندھ کر جاتے ہیں تو ایک عمرہ کرنے کے بعد فارغ ہوجاتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ وہ اس دوران مزید عمرے کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… حج تک مزید عمرے نہیں کرنے چاہئیں، حج سے فارغ ہوکر کرے، حج سے پہلے طواف جتنے چاہے کرتا رہے۔

یومِ عرفہ سے لے کر ۱۳؍ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہِ تحریمی ہے

س…… میرے دوستوں کا کہنا ہے کہ حج کے اہم رُکن یومِ عرفہ سے لے کر ۱۳؍ذی الحجہ تک عمرہ کرنا ممنوع ہے، اگر ممنوع ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں۔

ج…… یومِ عرفہ سے ۱۳؍ذوالحجہ تک پانچ دن حج کے دن ہیں، ان دنوں میں عمرہ کی اجازت نہیں، اس لئے عمرہ ان دنوں میں مکروہِ تحریمی ہے۔

عمرہ کا ایصالِ ثواب

س…… اگر کوئی شخص عمرہ کرتے وقت دِل میں یہ نیت کرے کہ اس عمرہ کا ثواب میرے فلاں دوست یا رشتہ دار کو مل جائے، یعنی

میرا یہ عمرہ میرے فلاں رشتہ دار کے نام لکھ دیا جائے تو کیا ایسا ہوسکتا ہے؟

ج…… جس طرح دُوسرے نیک کاموں کا ایصالِ ثواب ہوسکتا ہے، عمرہ کا بھی ہوسکتا ہے۔

والدہ مرحومہ کو عمرہ کا ثواب کس طرح پہنچایا جائے؟

س…… شوال کے مہینے میں ایک عمرہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے کرنے کا ارادہ ہے، میں عمرہ اپنی طرف سے کرکے ثواب ان کو بخش دُوں، یا عمرہ ان کی طرف سے کروں؟ اس کا کیا طریقۂ کار ہوگا اور نیت کس طرح کی جائے گی؟

ج…… دونوں صورتیں صحیح ہیں، آپ کے لئے آسان یہ ہے کہ عمرہ اپنی طرف سے کرکے ثواب ان کو بخش دیں، اور اگر ان کی طرف سے عمرہ کرنا ہو تو اِحرام باندھتے وقت یہ نیت کریں کہ "اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے عمرہ کا اِحرام باندھتا ہوں، یا اللہ! یہ عمرہ میرے لئے آسان فرما اور میری والدہ کی طرف سے اس کو قبول فرما۔"

حجِ بدل

حجِ بدل کی شرائط

س…… حجِ بدل کی کیا شرائط ہیں؟ کیا سعودی عرب میں ملازم شخص، کسی پاکستانی کی طرف سے حج کرسکتا ہے یا کہ نہیں؟

ج…… جس شخص پر حج فرض ہو اور اس نے ادائیگیٔ حج کے لئے وصیت بھی کی تھی تو اس کا حجِ بدل اس کے وطن سے ہوسکتا ہے، سعودی عرب سے جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر بغیر وصیت کے یا بغیر فرضیت کے کوئی شخص اپنے عزیز کی جانب سے حجِ بدل کرتا ہے تو وہ حج نفل برائے ایصالِ ثواب ہے، وہ ہر جگہ سے صحیح ہے۔

حجِ بدل کا جواز

س…… میں ایک بہت ضروری بات کے لئے ایک مسئلہ پوچھ رہی ہوں، میں نے اپنے والد صاحب کا حجِ بدل کیا تھا، ایک صاحب نے فرمایا کہ حجِ بدل تو کوئی چیز نہیں ہے، اور یہ ناجائز

ہے کیونکہ قرآن شریف میں حجِ بدل کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ جب سے ان صاحب سے یہ بات سنی ہے میرا دِل بہت پریشان ہے کہ میرا روپیہ ضائع ہوا اور میں بہت بے چین ہوں۔ آپ کے جواب کی بے چینی سے منتظر ہوں تاکہ میری فکر دُور ہو۔

ج..... حجِ بدل صحیح ہے، آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اور جو صاحب یہ کہتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں چونکہ حجِ بدل نہیں، اس لئے حجِ بدل ہی کوئی چیز نہیں ہے، ان کی بات لغو اور بے کار ہے۔ حجِ بدل پر صحیح احادیث موجود ہیں اور اُمت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔

حجِ بدل کون کرسکتا ہے؟

س..... حجِ بدل کون شخص ادا کرسکتا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حجِ بدل صرف وہ آدمی کرسکتا ہے جس نے اپنا حج ادا کرلیا ہو، اگر کسی کے ذمہ حج فرض نہیں تو کیا وہ شخص حجِ بدل ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟

ج..... حنفی مسلک کے مطابق جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کا کسی کی طرف سے حجِ بدل کرنا جائز ہے، مگر مکروہ ہے۔

حجِ بدل کس کی طرف سے کرانا ضروری ہے؟

س…… حجِ بدل جس کے لئے کرنا ہے آیا اس پر یعنی مرحوم پر حج فرض ہو، تب حجِ بدل کیا جائے یا جس مرحوم پر حج فرض نہ ہو اس کی طرف سے بھی کرنا ہوتا ہے؟

ج…… جس شخص پر حج فرض ہو اور اس نے اتنا مال چھوڑا ہو کہ اس کے تہائی حصے سے حج کرایا جاسکتا ہو، اور اس نے حجِ بدل کرانے کی وصیت بھی کی ہو تو اس کی طرف سے حجِ بدل کرانا اس کے وارثوں پر فرض ہے۔

جس شخص کے ذمہ حج فرض تھا، مگر اس نے اتنا مال نہیں چھوڑا یا اس نے حجِ بدل کرانے کی وصیت نہیں کی، اس کی طرف سے حجِ بدل کرانا وارثوں پر لازم نہیں۔ لیکن اگر وارث اس کی طرف سے خود حجِ بدل کرے یا کسی دُوسرے کو حجِ بدل کے لئے بھیج دے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے کہ مرحوم کا حجِ فرض ادا ہوجائے گا۔

اور جس شخص کے ذمہ حج فرض نہیں، اگر وارث اس کی

طرف سے حجِ بدل کریں یا کرائیں تو یہ نفلی حج ہوگا اور مرحوم کو اس کا ثواب ان شاء اللہ ضرور پہنچے گا۔

بغیر وصیت کے حجِ بدل کرنا

س…… حجِ بدل میں کسی کی وصیت نہیں ہے، کوئی آدمی اپنی مرضی سے مرحوم ماں، باپ، پیر، اُستاد یعنی کسی کی طرف سے حجِ بدل کرتا ہے، استطاعت بھی ہے، آیا وہ صرف حج ادا کرسکتا ہے؟ اور وہ قربانی بھی کرنا چاہے تو کرسکتا ہے؟ وضاحت فرما کر مشکور فرمائیں۔

ج…… اگر وصیت نہ ہو تو جیسا حج چاہے کرسکتا ہے، وہ حجِ بدل نہیں ہوگا، بلکہ برائے ایصالِ ثواب ہوگا، جس کا ثواب اللہ تعالیٰ اس کو پہنچادے گا جس کی طرف سے وہ کیا گیا ہے۔ قربانی بھی اسی طرح برائے ایصالِ ثواب کی جاسکتی ہے۔

میّت کی طرف سے حجِ بدل کرسکتے ہیں

س…… ایک متوفی پر حج فرض تھا، مگر وہ حج ادا نہ کرسکا، اب اس کی طرف سے کوئی دُوسرا شخص حج ادا کرسکتا ہے؟

ج…… میّت کی طرف سے حجِ بدل کرسکتے ہیں، اگر اس نے

وصیت کی تھی تو اس کے تہائی ترکہ سے اس کا حجِ بدل ادا کیا جائے گا، اور اگر تہائی سے ممکن نہ ہو تو پھر اگر سب ورثاء بالغ اور حاضر ہوں اور کل مال سے حجِ بدل کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی اس صورت میں ادا کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر اس نے وصیت نہیں کی تھی تو پھر ورثاء کی صوابدید اور رضا پر ہے، بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صورت میں بھی اس کا حج قبول فرماکر اس کے گناہوں کو معاف فرمائے۔

حجِ بدل کے سلسلے میں اِشکالات کے جوابات

س…… ہمارے ہاں عام طور پر حجِ بدل سے جو مفہوم لیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ حجِ بدل اس میّت کی طرف سے ہوتا ہے جس پر اس کی زندگی میں حج فرض ہوچکا تھا، اس کے پاس اتنا مال جمع تھا کہ جس کی بنا پر وہ بآسانی حج کرسکتا ہو، اس نے حج کا ارادہ بھی کرلیا لیکن حج سے پہلے ہی اسے موت نے آن گھیرا، اب اس کے چھوڑے ہوئے مال میں سے اس کا کوئی عزیز یا بیٹا اس کی طرف سے حجِ بدل کرسکتا ہے۔ اسی طرح زندوں کی طرف سے حجِ بدل کا یہ مفہوم پیش کیا جاتا ہے کہ اگر اس پر حج فرض ہوچکا ہے لیکن

وہ بیماری یا بڑھاپے کی اس حالت میں پہنچ چکا ہو جس کی بنا پر چلنے پھرنے یا سواری کرنے سے معذور ہے، تو وہ اپنی اولاد میں سے کسی کو یا کسی قریبی عزیز کو پورا خرچہ دے کر حج کے لئے روانہ کرے۔ اس کے لئے بھی یہ شرط ہے کہ حجِ بدل کرنے والا شخص وہاں سے ہی آئے جہاں پر حجِ بدل کروانے والا شخص رہ رہا ہے۔

اس تمام صراحت کے باوجود کچھ سوال ذہن میں ایسے ہیں جو تصفیہ طلب ہیں۔ سوال یہ ہے کہ مرنے والا ایک شخص موت کے وقت اس قابل نہیں تھا کہ وہ حج کر سکے یا یوں کہہ لیجئے کہ اس کے اُوپر کچھ ذمہ داریاں ایسی تھیں جن سے وہ اپنی موت تک عہدہ برآ نہیں ہوسکا تھا، اور سرمایہ بھی نہیں تھا، جس کی وجہ سے اس پر حج فرض نہیں ہوسکتا تھا، اب اس کی موت سے عرصہ ۲۰ سال کے بعد اس کی اولاد اس قابل ہوجاتی ہے اور اس میں اتنی استطاعت بھی ہے کہ ہر فرض سے سبکدوش ہونے کے بعد اپنا حج بھی کر سکے اور اپنے باپ کا بھی، تو اَب ہمیں یہ بتایا جائے کہ اولاد کی طرف سے اپنے باپ کے لئے کیا جانے والا یہ حج، حجِ بدل ہوسکتا ہے؟ (واضح رہے کہ باپ اپنی موت کے وقت اس قابل نہیں تھا کہ حج کر سکے)، اور کیونکہ حجِ بدل کے لئے یہ دلیل

مستحکم سمجھتی جاتی ہے کہ جس کی طرف سے حجِ بدل کیا جائے موت سے پہلے اس پر حج فرض ہو چکا ہو، تو کیا مذکورہ بالا شخص اپنے باپ کی طرف سے حج نہیں کرسکتا؟ کیونکہ موت سے پہلے اس کے باپ پر حج فرض نہیں تھا۔

اب زندوں کی طرف آیئے، زندوں کی طرف سے بھی حجِ بدل اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب وہ خود اس قابل نہ ہو کہ حج کر سکے، یعنی سرمایہ ہونے کے باوجود جسمانی معذوری یا بڑھاپے کی وجہ سے چل نہیں سکتا تو وہ حج کا خرچہ دے کر اپنی کسی اولاد یا اپنے کسی عزیز کو حجِ بدل کروانے بھیج سکتا ہے۔ اب اگر باپ کے پاس سرمایہ نہ ہو، جسمانی طور پر معذور بھی ہو، یعنی اس پر حج کی فرضیت لازم نہیں آتی تو اس کا بیٹا جو اس سے الگ رہتا ہو (یہ ذہن میں رہے کہ ناچاقی کی بنا پر الگ نہیں رہتا بلکہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے الگ رہنے پر مجبور ہے)، صاحبِ استطاعت ہے، خود حج کر چکا ہے، تو کیا وہ اپنے باپ کی طرف سے حج کرسکتا ہے؟ جناب اب دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے پاس پیسہ نہیں ہے یا باپ کام کاج نہیں کرتا (جیسا کہ عموماً آج کل ہوتا ہے کہ بیٹا کسی قابل ہوجائے تو احترام کے پیشِ نظر وہ

باپ کو کام کرنے نہیں دیتا)، جسمانی طور پر بھی ٹھیک ہیں، تو کیا وہ اپنے بیٹے کے خرچ سے حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ حج میں ان کا سرمایہ بالکل نہیں لگے گا۔

اب آپ ہمیں یہ بتائیں کہ کیا بیٹے کے خرچے سے ماں باپ کا حج ہوگا کہ نہیں؟ برائے مہربانی ان سوالوں کا تسلی بخش جواب دے کر مجھے ذہنی پریشانی سے نجات دِلائیں۔ نیز یہ کہ اولاد صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود زندہ یا مردہ ماں باپ کی طرف سے حجِ بدل نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ گار ہوگا کہ نہیں؟ یہ بھی کہ "عمرہ بدل" کی بھی کیا وہی شرائط ہیں جو حجِ بدل کی ہیں؟

ج...... جس زندہ یا مردہ پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے حجِ بدل ہوسکتا ہے، مگر یہ نفلی حج ہوگا۔

۲:...... اگر باپ کے پاس رقم نہ ہو اور بیٹا اس کو حج کی رقم دے دے تو اس رقم کا مالک بنتے ہی بشرطیکہ اس پر کوئی قرض نہ ہو، اس پر حج فرض ہوجائے گا۔

۳:...... اولاد کے ذمہ ماں باپ کو حج کرانا ضروری نہیں، لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہو تو ماں باپ کو حج کرانا بڑی سعادت ہے۔

۴:...... اگر ماں باپ نادار ہیں اور ان پر حج فرض نہ ہو تو اولاد کا ان کی طرف سے حجِ بدل کرنا ضروری نہیں۔

۵:...... عمرہ بدل نہیں ہوتا، البتہ کسی کی طرف سے عمرہ کرنا صحیح ہے، زندہ کی طرف سے بھی اور مرحوم کی طرف سے بھی، اس کا ثواب ان کو ملے گا جن کی طرف سے ادا کیا جائے۔

مجبوری کی وجہ سے حجِ بدل

س...... میں دِل کا مریض ہوں، عرصے سے بیت اللہ کی زیارت کی خواہش ہے، تکلیف ناقابلِ برداشت ہوگئی ہے، کمزوری بے حد ہے اور میری عمر ۶۵ سال ہے، خونی بواسیر بھی ہے، چند وجوہات سے تکلیف میں اضافہ ہوجاتا ہے، میں اپنی حالت کی مجبوری کے باعث اپنے عزیز کو حجِ بدل کے لئے بھیج رہا ہوں، کیا میرے ثواب میں کمی بیشی تو نہیں ہوگی؟ کیا میری آرزو کے مطابق مجھے ثواب حاصل ہوگا؟ اور یہ بھی بتائیں کہ حج پر جانے سے پیشتر جو فرض واجب ہوتے ہیں ان فرائض کی ادائیگی میرے ذمہ بھی فرض ہے یا نہیں؟ مثلاً رشتہ داروں سے ملنا، کہا سنا معاف کرانا وغیرہ، اور دیگر شرعی کیا فرائض میرے اُوپر واجب ہوتے ہیں؟

ج…… اگر آپ خود جانے سے معذور ہیں تو کسی کو حجِ بدل پر بھیج سکتے ہیں، آپ کا حج ہو جائے گا۔ کہا سنا معاف کرانا ہی چاہئے۔

بغیر وصیت کے مرحوم والدین کی طرف سے حج

س…… اگر زید کے والدین اس دُنیا سے رحلت فرما گئے ہوں تو زید بغیر اپنے والدین کی وصیت کے ان کے لئے حج و عمرہ ادا کرسکتا ہے یا نہیں؟ اگر کرسکتا ہے تو وہ حج کے تینوں اقسام میں سے کون سا حج ادا کرے گا؟

ج…… اگر والدین کے ذمہ حج فرض تھا اور انہوں نے حجِ بدل کرانے کی وصیت نہیں کی تو اگر زید ان کی طرف سے حج کرادے یا خود کرے تو اُمید ہے کہ ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔ تینوں اقسام میں سے جونسا حج بھی کرلے صحیح ہے۔

س…… مذکورہ ''عازم'' حج سے پہلے عمرہ بھی ادا کرسکتا ہے یا صرف حج ہی ادا کرے گا؟

ج…… بغیر وصیت کے جو حج کیا جارہا ہے اس سے پہلے عمرہ بھی کرسکتا ہے۔

والدہ کا حجِ بدل

س…… میری والدہ محترمہ کا انتقال گزشتہ سال ہوگیا، کیا میں ان

کی طرف سے حجِ بدل کرسکتا ہوں؟ جبکہ میں نے اس سے قبل حج نہیں کیا ہے۔ کیا مجھے پہلے اپنا حج اور پھر والدہ کی طرف سے حج کرنا پڑے گا یا پہلے صرف والدہ کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟

ج…… بہتر یہ ہے کہ حجِ بدل ایسا شخص کرے جس نے اپنا حج کیا ہو، جس نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کا حجِ بدل پر جانا مکروہ ہے۔

اپنا حج نہ کرنے والے کا حجِ بدل پر جانا

س…… میرے والد صاحب کا انتقال ہوچکا ہے، اور ہم اپنے والد کا حجِ بدل کرانا چاہتے ہیں، ہم جس آدمی کو حجِ بدل کرانا چاہ رہے ہیں اس کی مالی حیثیت اتنی نہیں کہ وہ اپنا حج ادا کرسکے، کیا ہم اس شخص سے حجِ بدل کراسکتے ہیں جس نے اپنا حج نہیں کیا؟ یا حجِ بدل کے لئے پہلے اپنا حج کرنا لازم ہے؟ یا کوئی اور صورت ہو حجِ بدل کرانے کی؟ اس کا تفصیلی جواب دیں۔

ج…… جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو اس کا حجِ بدل پر جانا مکروہِ تنزیہی یعنی خلافِ اَوْلیٰ ہے، تاہم اگر چلا جائے تو حجِ بدل ادا ہوجائے گا۔

س…… دُوسروں کے پیسے (رقم) سے حجِ بدل کیا جاسکتا ہے؟

ج…… وہ حجِ بدل جو بغیر وصیتِ میّت کے ہو جس کو عوام ''حجِ بدل'' کہتے ہیں جیسے کہ سوال میں مذکور ہے، دُوسروں کے پیسے سے بھی کیا جاسکتا ہے۔

س…… جو حجِ بدل کرکے واپس آئے، وہ ''حاجی'' کہلائے گا؟

ج…… جی ہاں! اپنے حج کے بغیر ''حاجی'' کہلائے گا۔

نابالغ حجِ بدل نہیں کرسکتا

س…… میرے لڑکے کی عمر ۱۳ سال ہے، کیا یہ اپنے باپ کا حجِ بدل کرسکتا ہے؟

ج…… نابالغ حجِ بدل نہیں کرسکتا۔

بغیر محرَم کے حج

محرَم کسے کہتے ہیں؟

س…… ایک میاں بیوی اکٹھے حج کے لئے جارہے ہیں، میاں مردِ صالح و پرہیزگار ہے، بیوی کی ایک رشتہ دار عورت ان میاں بیوی کے ہمراہ حج کے لئے جانا چاہتی ہے اور وہ رشتہ دار عورت ایسی ہے جس کا نکاح بیوی کی زندگی میں یا دورانِ نکاح اس کے میاں سے نہیں ہوسکتا، مثلاً: بیوی کی بھتیجی، بیوی کی بھانجی، بیوی کی سگی بہن۔

ج…… محرَم وہ ہوتا ہے جس سے کبھی بھی نکاح نہ ہوسکے۔ بیوی کی بہن، بھانجی اور بھتیجی شوہر کے لئے نامحرَم ہیں، ان کے ساتھ جانا جائز نہیں۔

عورتوں کے لئے حج میں محرَم کی شرط کیوں ہے؟ نیز منہ بولے بھائی کے ساتھ سفرِ حج

س…… ایک لڑکی نے منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کیا، کیا یہ

اس کا محرَم ہے؟ اس کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور پھر عورتوں کے لئے حج میں محرَم کی شرط کیوں ہے؟

ج…… کسی اجنبی آدمی کو بھائی بنانے سے وہ محرَم نہیں بن جاتا، اس لئے نکاح جائز ہے۔ میں شرعی مسئلہ بتاتا ہوں، ''کیوں'' کا جواب نہیں دیا کرتا۔ مگر آپ کے اطمینان کے لئے لکھتا ہوں کہ بغیر محرَم کے عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ کے سفر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے، کیونکہ ایسے طویل سفر میں اس کا اپنی عزّت و عصمت کو بچانا ایک مستقل مسئلہ ہے، اور اس ناکارہ کے علم میں ہے کہ بعض عورتیں محرَم کے بغیر حج پر گئیں اور گندگی میں مبتلا ہوکر واپس آئیں۔ علاوہ ازیں ایسے طویل سفر میں حوادث پیش آسکتے ہیں اور عورت کو اُٹھانے، بٹھانے کی ضرورت پیش آسکتی ہے، اگر کوئی محرَم ساتھ نہیں ہوگا تو عورت کے لئے یہ دُشواریاں پیش آئیں گی۔

عورت کو عمرہ کے لئے تنہا سفر جائز نہیں لیکن عمرہ ادا ہوجائے گا

س…… میں عمرہ کے ارادے سے نکلنا چاہتی ہوں، ایئرپورٹ تک میرے شوہر ساتھ ہیں، جدہ میں ایئرپورٹ پر میرے بھائی

موجود ہیں، پھر ان کے ساتھ عمرہ ادا کرتی ہوں، پھر جدہ سے بھائی جہاز میں سوار کرادیتے ہیں، یہاں پر شوہر اُتار لیتے ہیں، ایسی صورت میں عمرہ ادا ہوجائے گا؟

ج…… عمرہ ادا ہوجاتا ہے، مگر آپ کا ہوائی جہاز کا تنہا سفر کرنا جائز نہیں۔

بغیر محرَم کے حج کا سفر

س…… بغیر محرَم کے حج کے لئے جانے کے بارے میں مشروع حکم کیا ہے؟ محرَم کے بغیر عورت کا حج کرنا جائز ہے یا نہیں؟ حکومتِ وقت نے حج کی درخواستیں قبول کرنے کے لئے عورت کے لئے محرَم کا نام و پتہ وغیرہ لکھنے کی ضروری شرط عائد کر رکھی ہے، جو عورتیں غیرمحرَم کو محرَم دِکھاکر حج کرنے چلی جائیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج…… محرَم کے بغیر حج کا سفر جائز نہیں، اور نامحرَم کو محرَم دِکھاکر حج کا سفر کرنا دُہرا گناہ ہے۔

حج کے لئے غیرمحرَم کو محرَم بنانا گناہ ہے

س…… ایک خاتون جو دو مرتبہ حج کرچکی ہیں اور جن کی عمر بھی

ساٹھ سال سے تجاوز کرچکی ہے، تیسری مرتبہ حجِ بدل کی نیت سے جانا چاہتی ہیں، اس صورت میں گروپ لیڈر کو جو شرعی محرَم نہیں ہے، اس کو اپنا محرَم قرار دے کر جبکہ اسی گروپ میں پندرہ بیس دیگر خواتین بھی گروپ لیڈر ہی کو محرَم بناکر (جوان کا شرعی محرَم نہیں ہے) حج پر جارہی ہیں، ایسی خواتین کا حج دُرست ہوگا یا نہیں؟

ج…… محرَم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں، گو حج ادا ہوجائے گا، لیکن جھوٹ اور بغیر محرَم کے سفر کا گناہ سر پر رہے گا۔

عورت کو محرَم کے بغیر حج پر جانا جائز نہیں

س…… میں حج کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہوں اور اللہ پاک کا شکر ہے کہ اتنی حیثیت ہے کہ میں اپنا حج کا خرچہ اُٹھاسکوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میرے ساتھ جانے والا کوئی نہیں ہے، ماشاء اللہ میرے چار بیٹے ہیں، جن میں دو شادی شدہ ہیں اور اپنی کاروباری اور گھریلو زندگی میں مصروف ہیں، اور ایک گورنمنٹ سروس میں ہے، جنھیں چھٹی ملنا مشکل ہے، بلکہ ناممکن ہے، اور چوتھا بیٹا ابھی تیرہ سال کا ہے اور قرآن پاک حفظ کر رہا ہے۔ کیا میں گروپ کے ساتھ حج کرنے جاسکتی ہوں یا اور کوئی طریقہ

ہے؟ برائے مہربانی جواب دے کر مشکور و ممنون فرمائیں۔

ج...... عورت کا بغیر محرَم کے سفرِ حج پر جانا جائز نہیں، آپ کے صاحب زادوں کو چاہئے کہ ان میں سے کوئی اپنی مصروفیتوں کو آگے پیچھے کرکے آپ کے ساتھ حج پر جائے، کل تیس پینتیس دن تو خرچ ہوتے ہیں، آپ کے صاحب زادوں کے لئے آپ کے حج کی خاطر اتنی قربانی دینا کیا مشکل ہے؟

محرَم کے بغیر بوڑھی عورت کا حج تو ہوگیا لیکن گناہگار ہوگی

س...... ہمارے ایک دوست کی بوڑھی، عبادت گزار نانی بغیر محرَم کے بغرض ادائے فریضۂ حج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے جدہ روانہ ہوئی ہیں۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کراچی سے جدہ تک کا سفر بغیر محرَم کے قابلِ قبول ہے یا اس طرح حج نہیں ہوگا یا اس میں کوئی رعایت ہے؟ کیونکہ محترمہ کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ ہی ان کا شوہر حیات ہے، اور ان کو حج کی تمنا ہے۔ تو کیا اسلام میں اس کے لئے کوئی رعایت ہے؟ نیز ہزاروں عورتیں جن کا کوئی محرَم نہیں ہوتا کیا وہ حج نہ کریں؟

ج...... بغیر محرَم کے عورت اگر جائے تو حج تو اس کا ہوجائے گا،

مگر سفر کرنا بغیر محرَم کے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز نہیں، تو اس ناجائز سفر کا گناہ الگ ہوگا۔ مگر چونکہ بوڑھی اماں کا سفر زیادہ فتنے کا موجب نہیں، اس لئے ممکن ہے اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کو رعایت مل جائے، تاہم انہیں اس ناجائز سفر کرنے پر خدا تعالیٰ سے اِستغفار کرنا چاہئے۔ رہا آپ کا یہ کہنا کہ: ''ہزاروں عورتیں جن کا کوئی نہیں ہوتا، کیا وہ حج نہ کریں؟'' اس کا جواب یہ ہے کہ جب تک محرَم میسر نہ ہو، عورت پر حج فرض ہی نہیں ہوتا، اس لئے نہ کریں، اور اگر بہت ہی شوق ہے تو نکاح کرلیا کریں۔ میرے علم میں ایسے کیس موجود ہیں کہ عورت محرَم کے بغیر حج پر گئی اور وہاں منہ کالا کرکے آئی۔ دیکھنے میں ماشاء اللہ ''حجَن'' ہے، لیکن اندر کی حقیقت یہ ہے۔ اس لئے خدا کے قانون کو محض اپنی رائے اور خواہش سے ٹھکرادینا اور ایک پہلو پر نظر کرکے دُوسرے سارے پہلوؤں سے آنکھیں بند کرلینا دانش مندی نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ آج یہ مذاق عام ہوگیا ہے۔

ضعیف عورت کا ضعیف نامحرَم مرد کے ساتھ حج

س…… کیا ۵۰ سال، ۶۰ سال یا ۷۰ سال کی نامحرم عورت ۷۰

سال کے نامحرَم مرد کے ساتھ حج، عمرہ کرسکتی ہے؟ اگر عمرہ عورت نے کرلیا تو اس کا کفارہ کیا ہوگا؟

ج…… نامحرَم کے ساتھ حج وعمرہ کا سفر بوڑھی عورت کے لئے بھی جائز نہیں، اگر کرلیا تو حج کی فرضیت تو ادا ہوگئی، لیکن گناہ ہوا، توبہ و اِستغفار کے سوا اس کا کوئی کفارہ نہیں۔

ممانی کا بھانجے کے ساتھ حج کرنا

س…… مسئلہ یہ ہے کہ میری والدہ اس سال حج پر جانا چاہتی ہیں اور میرے والد صاحب کا انتقال ہوچکا ہے۔ میرے پھوپھی زاد بھائی اپنی والدہ، خالہ اور پھوپھی کے ساتھ جارہے ہیں اور میری والدہ ان کے ساتھ جانا چاہ رہی ہیں، میری والدہ رشتے میں میرے پھوپھی زاد بھائی کی سگی ممانی ہوتی ہیں، شرعی لحاظ سے قرآن وسنت کی روشنی میں یہ بتائیں کہ ممانی بھی بھانجے کے ساتھ حج کرنے جاسکتی ہیں یا کوئی اور صورت اس کی ہوسکتی ہے؟

ج…… ممانی شرعاً محرَم نہیں، اس لئے وہ شوہر کے حقیقی بھانجے کے ساتھ حج پر نہیں جاسکتی۔

بہنوئی کے ساتھ حج یا سفر کرنا

س…… اگر بہنوئی کے ساتھ حج یا کسی اور ایسے سفر پر جہاں محرَم

کے ساتھ جانا ہوتا ہے، جاسکتے ہیں یا نہیں؟ جبکہ بہن بھی ساتھ جارہی ہو۔

ج…… بہنوئی کے ساتھ سفر کرنا شرعاً دُرست نہیں۔

س…… مسئلہ یہ ہے کہ اگر میاں اور بیوی حج کو جانا چاہتے ہوں تو کیا ان کے ہمراہ بیوی کی بہن بھی بطور محرَم جاسکتی ہے؟ شرعی طور پر ایک بیوی کی موجودگی میں اس کی ہمشیرہ سے نکاح جائز نہیں، اس لحاظ سے تو سالی محرَم ہی ہوئی۔ بہرحال اگر حکومتِ پاکستان اس مسئلے کی وضاحت اخباروں میں شائع کرادے تو بہت سے لوگ ذہنی پریشانی سے بچ جائیں گے۔

ج…… محرَم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو۔ سالی محرَم نہیں، چنانچہ اگر شوہر بیوی کو طلاق دیدے یا بیوی کا انتقال ہوجائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے۔ اور نامحرَم کو ساتھ لے جانے سے حاجی مجرِم بن جاتا ہے۔

جیٹھ یا دُوسرے نامحرَم کے ساتھ سفرِ حج

س…… الف و ب دو بھائی ہیں، چھوٹے بھائی الف کی اہلیہ ب (شوہر کے بڑے بھائی) کے ساتھ حج پر جانا چاہتی ہے، شرعاً کیا حکم ہے؟

ج……عورت کا جیٹھ نامحرَم ہے، اور نامحرَم کے ساتھ سفرِ حج پر جانا جائز نہیں۔

شوہر کے سگے چچا کے ساتھ سفرِ حج کرنا

س……میری بیوی، میرے حقیقی چچا کے ساتھ میری رضامندی سے حج پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے، کاغذات وغیرہ داخل کردیئے ہیں، کیا میرے چچا کی حیثیت غیرمحرَم کی تو نہ ہوجائے گی؟ شرعاً ان کے ساتھ میری بیوی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج……اگر آپ کی بیوی کی آپ کے چچا سے اور کوئی قرابت نہیں، تو یہ دونوں ایک دُوسرے کے لئے نامحرَم ہیں اور آپ کی بیوی کا اس کے ساتھ حج پر جانا جائز نہیں۔

عورت کا بیٹی کے سسر وساس کے ساتھ سفرِ حج

س……میں اور میری بیوی کا اس سال حج پر جانے کا مصمم ارادہ ہے، میرے ہمراہ میرے سالے کی بیوی جو کہ میرے لڑکے کی ساس بھی ہے، وہ بھی حج پر جانا چاہتی ہے اور اس کی عمر ۶۰ سال ہے، جبکہ میرے سالے کے انتقال کو دو سال گزر چکے ہیں، وہ بضد ہے کہ آپ لوگوں سے اچھا میرا ساتھ جانے والا کوئی نہ ہوگا۔ بے حد خواہش ہے کہ دیارِ حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

زیارت کرسکوں، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، میرا فارم بھی ساتھ ہی بھرنا، میں آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گی۔ لہٰذا مسئلہ یہ ہے کہ وہ میرے ساتھ کس صورت سے حج پر جاسکتی ہیں؟

ج…… آپ اس کے محرَم نہیں اور محرَم کے بغیر سفرِ حج جائز نہیں، اگر چلی جائے گی تو حج ادا ہو جائے گا، مگر گناہ گار ہوگی۔

بہن کے دیور کے ساتھ سفرِ حج وعمرہ

س…… میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے حج نہیں کیا، کیا میں عمرہ کرسکتی ہوں؟ میری بہن کا دیور اس مرتبہ حج پر جارہا ہے، وہ ہمارا رشتہ دار بھی ہے اور شادی شدہ بھی ہے، کیونکہ مجھے یہاں پر بہت سے لوگوں نے کہا کہ جوان لڑکی دُوسرے آدمی کے ساتھ نہیں جاسکتی، کیا میں اس کے ساتھ حج پر جاسکتی ہوں؟

ج…… بہن کا دیور محرَم نہیں ہوتا، اور محرَم کے بغیر حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں۔

عورت کا منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا

س…… نامحرَم کے ساتھ حج پر جانا کیسا ہے؟ اگر عورت بغیر محرَم کے حج پر جائے یا کسی نامحرَم کو محرَم بنا کر اس کے ہمراہ جائے تو

اس کا یہ عمل کیسا ہوگا؟ ہماری پھوپھی امسال حج پر گئی ہیں، انہوں نے حج کا سفر اپنے ایک منہ بولے بھائی کے ہمراہ کیا اور انہیں محرَم ظاہر کیا، حالانکہ ان کے بیٹے بیٹیاں بھی ہیں، مگر وہ اکیلی منہ بولے بھائی کے ہمراہ گئیں۔ کیا منہ بولے بھائی کو محرَم بنایا جاسکتا ہے؟ کیا اس کے ہمراہ ارکانِ حج ادا کر سکتے ہیں؟ کیا ان کا حج ہوگیا؟

ج...... عورت کا بغیر محرَم کے سفر پر جانا گناہ ہے، حج تو ہوجائے گا، لیکن عورت گناہ گار ہوگی۔ منہ بولا بھائی محرَم نہیں ہوتا، اس کو محرَم ظاہر کرنا غلط بیانی ہے۔

عورت کا ایسی عورت کے ساتھ سفرِ حج کرنا جس کا شوہر ساتھ ہو

س...... ایک خاتون بغرض حج جانا چاہتی ہیں، شوہر کا انتقال ہوگیا، کسی اور محرَم کا انتظام نہیں ہو پاتا۔ کیا یہ خاتون کسی ایسے مرد کے ساتھ جاسکتی ہے جس کے ساتھ اس کی بیوی ہو یا کسی ایسی خاتون کے ساتھ جاسکتی ہیں جن کے ساتھ ان کا محرَم ہو؟

ج...... عورت کے لئے محرَم کے بغیر حج پر جانا جائز نہیں ہے، اور

نہ مذکورہ صورت کے تحت جانا جائز ہے۔

ملازم کو محرَم بنا کر حج کرنا

س...... میں ایک سرکاری ملازم ہوں اور میری بیوی حج کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہے، میں اپنی مصروفیات کی بنا پر بطور محرَم اس کے ساتھ جانے سے قاصر ہوں، کیا میں اپنے ملازم کو (جو کہ مجھے سرکاری طور پر ملا ہوا ہے) محرَم کی حیثیت سے اپنی بیوی کے ساتھ بھیج سکتا ہوں؟

ج...... محرَم ایسے رشتہ دار کو کہتے ہیں جس سے اس کے رشتے کی وجہ سے نکاح جائز نہیں ہوتا، جیسے: عورت کا باپ، بھائی، بھتیجا، بھانجا۔ گھر کا ملازم محرَم نہیں، اور بغیر محرَم کے حج پر جانا حرام ہے۔ آپ خود بھی گناہ گار ہوں گے اور آپ کی بیگم اور وہ ملازم بھی۔

اگر عورت کو مرنے تک محرَم حج کے لئے نہ ملے تو حج کی وصیت کرے

س...... ہماری والدہ صاحبہ پر حج فرض ہو چکا ہے، جبکہ ان کے ساتھ حج پر جانے کے لئے کوئی محرَم نہیں ملتا، تو کیا اس صورت

میں وہ کسی غیر محرَم کے ساتھ حج کے لئے جاسکتی ہیں؟ نیز ان کی عمر تقریباً ۶۳ سال ہے۔

ج...... عورت بغیر محرَم کے حج کے لئے نہیں جاسکتی، اس میں عمر کی کوئی قید نہیں ہے، اگر محرَم میسر نہ ہو تو اس پر حج کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہٰذا اس صورت میں نامحرَم کے ساتھ جانا جائز نہیں ہے، اگر چلی گئی تو حج تو ادا ہو جائے گا البتہ گناہ گار ہوگی۔ اگر آخر حیات تک اسے جانے کے لئے محرَم میسر نہ ہوا، تو اسے چاہئے کہ وصیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے حجِ بدل کرایا جائے۔

اِحرام باندھنے کے مسائل

غسل کے بعد اِحرام باندھنے سے پہلے خوشبو اور سرمہ استعمال کرنا

س...... کیا غسل کے بعد اِحرام باندھنے سے پہلے بدن پر اور اِحرام کے کپڑوں پر خوشبو لگاسکتے ہیں؟ اور تیل اور سرمہ استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج...... اِحرام باندھنے سے پہلے تیل اور سرمہ لگانا جائز ہے، اور خوشبو لگانے میں یہ تفصیل ہے کہ بدن کو خوشبو لگانا تو مطلقاً جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم باقی نہ رہے، اور جس خوشبو کا جسم باقی رہے وہ کپڑوں کو لگانا ممنوع ہے۔

میقات کے بورڈ اور تنعیم میں فرق

س...... مکہ کے حدود سے پہلے جہاں میقات کا بورڈ لگا ہوتا ہے اور لکھا ہوتا ہے کہ غیر مسلم آگے داخل نہیں ہوسکتے، وہاں سے

اِحرام باندھے یا تنعیم جا کر مسجدِ عائشہ سے اِحرام باندھے؟ میقات کے بورڈ اور تنعیم میں کیا فرق ہے؟

ج…… یہ میقات کا بورڈ نہیں، بلکہ حدودِ حرم کا بورڈ ہے۔

تنعیم بھی حدودِ حرم سے باہر ہے، اس لئے ان دونوں کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ اہلِ مکہ مسجدِ تنعیم سے جو اِحرام باندھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ قریب ترین جگہ ہے جو حدِ حرم سے باہر ہے۔ نیز اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھ کر آئی تھیں۔ اور بعض حضرات عمرہ کا اِحرام باندھنے کے لئے مکہ مکرّمہ سے جعرانہ جاتے ہیں، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ حنین کے بعد وہاں سے اِحرام باندھ کر عمرہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ اہلِ مکہ کے اِحرامِ عمرہ کے لئے ان دو جگہوں کی کوئی تخصیص نہیں، وہ حدودِ حرم سے باہر کہیں سے بھی اِحرام باندھ کر آجائیں، صحیح ہے۔

اِحرام کی حالت میں چہرے یا سر کا پسینہ صاف کرنا

س…… آیا اِحرام کی حالت میں چہرے یا سر کا پسینہ پونچھ سکتے ہیں، کپڑے سے ہاتھ سے؟

ج…… مکروہ ہے۔

س...... کیا اِحرام کی حالت میں حجرِ اَسود کا بوسہ لے سکتے ہیں؟ یا ملتزم پر کھڑے ہو سکتے ہیں، کیونکہ ہمارے مولانا صاحب کا کہنا ہے کہ جس جگہ عطر لگا ہوا ہو اس کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔

ج...... حجرِ اَسود یا ملتزم پر اگر خوشبو لگی ہو تو محرِم کو اس کا چھونا جائز نہیں۔

سردی کی وجہ سے اِحرام کی حالت میں سوئٹر یا گرم چادر استعمال کرنا

س...... اگر مکہ مکرّمہ میں سردی ہو اور کوئی آدمی عمرہ کے لئے جائے تو وہ اِحرام کی دو چادروں کے علاوہ گرم کپڑا مثلاً: سوئٹر وغیرہ یا گرم چادر استعمال کرسکتا ہے؟ تفصیل سے جواب عنایت فرمائیں۔

ج...... گرم چادریں استعمال کرسکتا ہے، مگر سر نہیں ڈھک سکتا، اور جو کپڑے بدن کی وضع پر سلے ہوئے بنائے جاتے ہیں جیسے جرابیں، ان کا استعمال جائز نہیں۔

عورتوں کا اِحرام میں چہرے کو کھلا رکھنا

س...... میں نے سنا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت کا اِحرام

چہرے میں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا رکھنا چاہئے، حالانکہ قرآن و حدیث میں عورت کو چہرہ کھولنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، لہٰذا ایسی کیا صورت ہوگی جس سے اس حدیث پر بھی عمل ہوجائے اور چہرہ بھی ڈھکا رہے؟ کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ اس کی کوئی صورت شریعتِ مطہرہ میں ضرور بتائی گئی ہوگی۔

ج…… یہ صحیح ہے کہ اِحرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ اِحرام کی حالت میں عورت کو پردے کی چھوٹ ہوگئی، بلکہ جہاں تک ممکن ہو پردہ ضروری ہے، یا تو سر پر کوئی چھجا سا لگایا جائے اور اس کے اُوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہوجائے، مگر کپڑا چہرے کو نہ لگے، یا عورت ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے اور اسے چہرے کے آگے کرلیا کرے۔ اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پُرہجوم سفر میں عورت کے لئے پردے کی پابندی بڑی مشکل ہے، لیکن جہاں تک ہوسکے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔

عورت کے اِحرام کی کیا نوعیت ہے؟ اور وہ اِحرام کہاں سے باندھے؟

س...... مردوں کے لئے اِحرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، عورتوں کے لئے اِحرام کی کیا شکل ہوگی؟ اور کیا اِحرام مجھے اور میرے بچوں کو گھر سے باندھنا ہوگا؟ جبکہ میں برقعے کی حالت میں ہوں؟

ج...... مردوں کو اِحرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے ممنوع ہیں، اس لئے وہ اِحرام باندھنے سے پہلے دو چادریں پہن لیتے ہیں، عورتوں کو اِحرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں، اس لئے وہ معمول کے کپڑوں میں اِحرام باندھ لیتی ہیں، البتہ عورت کا اِحرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے، اس لئے اِحرام کی حالت میں وہ چہرے کو اس طرح نہ ڈھکیں کہ کپڑا ان کے چہرے کو لگے، مگر نامحرَموں سے چہرے کو چھپانا بھی لازم ہے، اس لئے ان کو چاہئے کہ سر پر کوئی چیز ایسی باندھ لیں جو چھجے کی طرح آگے کو بڑھی ہوئی ہو، اس پر نقاب ڈال لیں تاکہ نقاب کا کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہوجائے۔ حج کا

احرام میقات سے پہلے باندھنا ضروری ہے، گھر سے باندھنا ضروری نہیں۔

عورت کا اِحرام کے اُوپر سے سر کا مسح کرنا غلط ہے

س… آج کل دیکھا ہے کہ عورتیں جو اِحرام باندھتی ہیں تو بال بالکل ڈھک جاتے ہیں اور اس کا سر سے بار بار اُتارنا عورتوں کے لئے مشکل ہوتا ہے، تو آیا سر کا مسح اسی کپڑے کے اُوپر ٹھیک ہے یا نہیں؟

ج… عورتیں جو سر پر رُومال باندھتی ہیں، شرعاً اس کا اِحرام سے کوئی تعلق نہیں، یہ رُومالی صرف اس لئے باندھی جاتی ہے کہ بال بکھریں اور ٹوٹیں نہیں۔ عورتوں کو اس رُومال پر مسح کرنا صحیح نہیں، بلکہ رُومالی اُتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے، اگر رُومالی پر مسح کیا اور سر پر مسح نہیں کیا تو نہ وضو ہوگا، نہ نماز ہوگی، نہ طواف ہوگا، نہ حج ہوگا، نہ عمرہ۔ کیونکہ یہ افعال بغیر وضو جائز نہیں، اور سر پر مسح کرنا فرض ہے، بغیر مسح کے وضو نہیں ہوتا۔

عورت کا ماہواری کی حالت میں اِحرام باندھنا

س… جدہ روانگی سے قبل ماہواری کی حالت میں اِحرام

باندھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… حیض کی حالت میں عورت اِحرام باندھ سکتی ہے، بغیر دوگانہ پڑھے حج یا عمرہ کی نیت کرلے اور تلبیہ پڑھ کر اِحرام باندھ لے۔

حج میں پردہ

س…… آج کل لوگ حج پر جاتے ہیں، عورتوں کے ساتھ کوئی پردہ نہیں کرتا ہے، حالتِ اِحرام میں یہ جواب دیا جاتا ہے کہ اگر پردہ کرایا جائے تو منہ کے اُوپر کپڑا لگے گا، تو اس کے لئے کیا کیا جائے؟

ج…… پردے کا اہتمام تو حج کے موقع پر بھی ہونا چاہئے، اِحرام کی حالت میں عورت پیشانی سے اُوپر کوئی چھجا سا لگائے تاکہ پردہ بھی ہوجائے اور کپڑا چہرے کو لگے بھی نہیں۔

طواف کے علاوہ کندھے ننگے رکھنا مکروہ ہے

س…… حج یا عمرہ میں اِحرام باندھتے ہیں، اکثر لوگ کندھا کھلا رکھتے ہیں، اس کے لئے شرعی مسئلہ کیا ہے؟

ج……شرعی مسئلہ یہ ہے کہ حج و عمرہ کے جس طواف کے بعد صفا

مروہ کی سعی ہو اس طواف میں رَمل اور اِضطباع کیا جائے۔ رَمل سے مراد ہے پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاکر تیز تیز چلنا، اور اِضطباع سے مراد کندھا کھولنا ہے۔ ایسے طواف کے علاوہ خصوصاً نماز میں کندھے ننگے رکھنا مکروہ ہے۔

ایک اِحرام کے ساتھ کتنے عمرے کئے جاسکتے ہیں؟

س...... خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم سے میں امسال حج و زیارت کے لئے جاؤں گا۔ قیامِ مکہ معظّمہ کے دوران میں اپنے والدین کی جانب سے پانچ عمرے ادا کرنا چاہتا ہوں، ان عمروں کے لئے حدودِ حرم کے باہر تنعیم یا جعرانہ جاکر نفلی عمرہ کا اِحرام باندھا جائے گا، کیا پانچ مرتبہ یعنی ہر عمرہ کے لئے علیحدہ علیحدہ یا ایک مرتبہ اِحرام باندھ کر ایک دن میں ایک مرتبہ عمرہ کیا جائے؟ یا اسی اِحرام میں ایک دن میں دو یا تین مرتبہ عمرہ کیا جاسکتا ہے؟

ج...... ہر عمرے کا الگ اِحرام باندھا جاتا ہے، اِحرام باندھ کر طواف وسعی کرکے اِحرام کھول دیتے ہیں، اور پھر تنعیم یا جعرانہ جاکر دوبارہ اِحرام باندھتے ہیں۔ ایک اِحرام کے ساتھ ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہوسکتے اور عمرہ (یعنی طواف اور سعی) کرنے کے بعد جب تک بال اُتار کر اِحرام نہ کھولا جائے،

دُوسرے عمرے کا اِحرام باندھنا بھی جائز نہیں۔

عمرہ کا اِحرام کہاں سے باندھا جائے؟

س…… عمرہ کے لئے اِحرام باندھنے کا مسئلہ دریافت طلب ہے۔ ایک معتبر کتاب میں ''حج اور عمرہ کا فرق'' کے عنوان سے تحریر ہے کہ عمرہ کا اِحرام سب کے لئے ''حِــــلّ'' (حدودِ حرم سے باہر کی جگہ) سے ہے، البتہ اگر آفاقی باہر سے بہ ارادہ حج آئے تو اپنے میقات سے اِحرام باندھنا ہوگا۔

الف:…… اگر کوئی شخص بہ ارادہ حج نہیں بلکہ صرف عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے اور باوجود آفاقی ہونے کے حدودِ حرم سے باہر مثلاً جدہ میں اِحرام باندھ سکتا ہے یا نہیں؟

ب:…… جدہ میں ایک دو یوم قیام کرنے کے بعد عازمِ عمرہ ہو تو اس پر ''اہلِ حِلّ'' کا اطلاق ہوگا یا نہیں؟

ج…… جو شخص بیرونِ ''حِــــلّ'' سے مکہ مکرّمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو میقات سے بغیر اِحرام کے گزرنا جائز نہیں، بلکہ حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا اس پر لازم ہے۔ اگر بغیر اِحرام کے گزر گیا تو میقات کی طرف واپس لوٹ کر میقات سے اِحرام باندھنا ضروری ہے، اگر واپس نہ لوٹا تو دَم لازم ہوگا۔ جو شخص مکہ مکرّمہ

کے قصد سے گھر سے چلا ہے اس کا جدہ میں ایک دو روز ٹھہرنا لائقِ اعتبار نہیں، اور وہ اس کی وجہ سے ''اہلِ حِلّ'' میں شمار نہیں ہوگا۔ ہاں! اگر کسی کا ارادہ جدہ جانے کا ہی تھا، وہاں پہنچ کر مکہ مکرّمہ جانے کا قصد ہوا تو اس پر ''اہلِ حِلّ'' کا اطلاق ہوگا، واللہ اعلم بالصواب!

اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے چند اصطلاحات ذہن میں رکھئے:

میقات:...... مکہ مکرّمہ کے اطراف میں چند جگہیں مقرّر ہیں، باہر سے مکہ مکرّمہ جانے والے شخص کو ان جگہوں سے اِحرام باندھنا لازم ہے، اور بغیر اِحرام کے ان سے آگے بڑھنا ممنوع ہے۔

آفاقی...... جو شخص میقات سے باہر رہتا ہو۔

حرم...... مکہ مکرّمہ کی حدود، جہاں شکار کرنا، درخت کاٹنا وغیرہ ممنوع ہے۔

حِلّ:...... حرم سے باہر اور میقات کے اندر کا حصہ ''حِلّ'' کہلاتا ہے۔

عمرہ کرنے والا شخص اِحرام کہاں سے باندھے؟

س...... عمرہ کے لئے گھر سے اِحرام باندھنا فرض ہے یا جدہ جا کر؟

ج...... میقات سے پہلے فرض ہے۔ سفر ہوائی جہاز سے ہو تو ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے اِحرام باندھ لیا جائے، جدہ تک اِحرام کے مؤخر کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے، احتیاط کی بات یہی ہے کہ اِحرام کو جدہ تک مؤخر نہ کیا جائے۔

ہوائی جہاز پر سفر کرنے والا اِحرام کہاں سے باندھے؟

س...... ریاض سے جب عمرہ یا حج ادا کرنے کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز جدہ جاتے ہیں تو دورانِ سفر ہوائی جہاز کا عملہ اعلان کرتا ہے کہ میقات آگئی ہے، اِحرام باندھ لیں۔ بعض لوگ جہاز میں ہی وضو کرکے اِحرام باندھ لیتے ہیں، جبکہ بعض لوگ جدہ میں اُتر کر ایئرپورٹ پر غسل یا وضو کرکے اِحرام باندھتے ہیں اور اِحرام کے نفل پڑھ کر پھر مکہ مکرّمہ جاتے ہیں۔ جدہ سے مکہ مکرّمہ جائیں تو راستے میں بھی میقات آتی ہے، جن لوگوں نے ایئرپورٹ سے اِحرام باندھا تھا وہ جدہ والی میقات پر اِحرام کی نیت کرلیتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جہاز میں جو میقات آنے کا اعلان ہوتا ہے وہاں اگر اِحرام نہ باندھا جائے تو کیا حرج ہوگا؟ کیونکہ جہاز تو مکہ مکرّمہ کے بجائے جدہ جائے گا، بہت سے لوگ اس شبہ میں رہتے ہیں کہ اِحرام ضروری جہاز میں

ہی باندھنا چاہئے، میقات سے بغیر اِحرام کے نہیں گزرنا چاہئے، جبکہ جہاز میں اِحرام کے نفل بھی نہیں پڑھے جاسکتے، براہِ کرم وضاحت فرمائیں۔

ج…… ایسے لوگ جو میقات سے گزر کر جدہ آتے ہیں، ان کو میقات سے پہلے اِحرام باندھنا چاہئے۔ اِحرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنا سنت ہے، اگر موقع نہ ہو تو نفلوں کے بغیر بھی اِحرام باندھنا صحیح ہے۔ جدہ سے مکہ جاتے ہوئے راستے میں کوئی میقات نہیں آتی، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ جدہ میقات کے اندر ہے یا خود میقات ہے، جو لوگ ہوائی جہاز سے سفر کر رہے ہوں ان کو چاہئے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے اِحرام باندھ لیں، یا کم از کم چادر ہی پہن لیں اور جب میقات کا اعلان ہو تو جہاز میں اِحرام باندھ لیں، جدہ پہنچنے کا انتظار نہ کریں۔

بحری جہاز کے ملازمین اگر حج کرنا چاہیں تو کہاں سے اِحرام باندھیں گے؟

س…… بحری جہاز کے ملازمین جن کو حج کے لئے اجازت ملتی ہے، یلملم کی پہاڑی (میقات) کو عبور کرتے وقت اپنے فرائض

کی ادائیگی کی وجہ سے اِحرام باندھنے سے معذور ہوتے ہیں۔

۱:...... اگر عازمینِ حج (جہاز کے ملازمین) کی نیت پہلے سے مکہ مکرّمہ جانے کی ہوتا کہ وہ عمرہ و حج ادا کرسکیں۔

۲:...... وقت کی کمی کے باعث پہلے مدینہ منوّرہ جانے کی نیت ہو۔

مندرجہ بالا اُمور میں غلطی سرزد ہونے کی صورت میں کفارہ کی ادائیگی کی صورت کیا ہوگی؟

ج...... یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ اِحرام، فرائضِ منصبی سے کیسے مانع ہے؟ بہرحال مسئلہ یہ ہے.

۱:...... اگر یہ ملازمین صرف جدہ تک جائیں گے اور پھر واپس آجائیں گے، ان کو مکہ مکرّمہ نہیں جانا تو وہ اِحرام نہیں باندھیں گے۔

۲:...... اگر ان کا ارادہ مکہ مکرّمہ جانے سے پہلے مدینہ منوّرہ جانے کا ہے تب بھی ان کو اِحرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔

۳:...... اور اگر وہ حج کا قصد رکھتے ہیں اور جدہ پہنچتے ہی ان کو مکہ مکرّمہ جانا ہے تو ان کو یلملم سے اِحرام باندھنا لازم ہے۔

اس لئے جو ملازمین ڈیوٹی پر ہوں وہ سفر کے دوران صرف جدہ

جانے کا ارادہ کریں، وہاں پہنچ کر جب ان کو مکہ مکرّمہ جانے کی اجازت مل جائے تب وہ جدہ سے اِحرام باندھ لیں۔

جس کی فلائٹ یقینی نہ ہو وہ اِحرام کہاں سے باندھے؟

س...... میں پی آئی اے کا ملازم ہوں اور عمرہ کرنے کا قصد ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایئرلائن کے ملازمین کو فری ٹکٹ ملتا ہے مگر ان کی سیٹ کا تعین نہیں ہوتا۔ جس دن اور جس طیارے میں خالی سیٹ ہوتی ہے اس وقت ملازم جاسکتا ہے، لہٰذا اکثر دو تین دن تک ایئرپورٹ جانا آنا پڑتا ہے، اس وجہ سے کراچی سے اِحرام باندھ کر چلنا محال ہے، ایسی مجبوری کی حالت میں کیا یہ دُرست ہے کہ جدہ پہنچ کر وہاں ایک دن قیام کرنے کے بعد اِحرام باندھ لیا جائے؟

ج...... جب منزلِ مقصود جدہ نہیں، بلکہ مکہ مکرّمہ ہے، تو اِحرام میقات سے پہلے باندھنا ضروری ہے۔ ایئرلائن کے ملازمین کو چاہئے کہ جب ان کی نشست کا تعین ہوجائے اور ان کو بورڈنگ کارڈ مل جائے تب اِحرام باندھیں، اگر انتظارگاہ میں اِحرام باندھنے کا وقت ہو تو وہاں باندھ لیں، ورنہ جہاز پر سوار ہوکر باندھ لیں۔

میقات سے بغیر اِحرام کے گزرنا

س…… عمرہ ادا کرنے کے بعد ہم مدینہ روانہ ہوئے اور مغرب اور عصر کی نمازیں وہاں ادا کیں اور واپس جدہ آگئے، میقات سے گزر کر آئے اور رات جدہ میں گزری، اور صبح پھر مکہ مکرّمہ عمرہ کے لئے روانہ ہوئے اور مکہ مکرّمہ کے قریب میقات سے اِحرام باندھا اور عمرہ کیا، کیا میقات سے گزر کر جو ہم نے عمرہ کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

ج…… اگر میقات سے گزرتے وقت آپ کا قصد مکہ مکرّمہ جانے کا تھا تو میقات پر آپ کے ذمہ اِحرام باندھنا لازم تھا، اور اس کے کفارہ کے طور پر دَم واجب ہے، اور اگر اس وقت جدہ آنے ہی کا ارادہ تھا، یہاں آکر عمرہ کا ارادہ ہوا تو آپ کے ذمہ کچھ لازم نہیں۔

س…… یہ بتائیں کہ جو پاکستانی حضرات سعودی عرب میں جدہ اور طائف میں ملازم ہیں، اگر وہ عمرہ کی نیت سے مکہ (خانۂ کعبہ) جاتے ہیں تو میقات سے اِحرام باندھنا پڑتا ہے، اگر کوئی شخص خالی طواف کی غرض سے مکہ جائے تو کیا اِحرام باندھنا

لازمی ہے؟ کیونکہ یہاں مقیم اکثر لوگ بغیر اِحرام کے طواف کرنے مکہ چلے جاتے ہیں، کیا یہ طریقہ ٹھیک ہے؟ اگر نہیں تو آپ ہمیں اس کا صحیح مسئلہ بتائیں۔

ج...... آپ کا سوال بہت اہم ہے، اس سلسلے میں چند مسئلے اچھی طرح ذہن نشین کرلیجئے!

۱:...... مکہ شریف کے چاروں طرف کا کچھ علاقہ ''حرم'' کہلاتا ہے، جہاں شکار کرنا اور درخت کاٹنا ممنوع ہے۔ ''حرم'' سے آگے کم و بیش فاصلے پر کچھ جگہیں مقرّر ہیں جن کو ''میقات'' کہا جاتا ہے، اور جہاں سے حاجی لوگ اِحرام باندھا کرتے ہیں۔

۲:...... جو لوگ ''حرم'' کے علاقے میں رہتے ہوں یا میقات کے اندر رہتے ہوں، وہ تو جب چاہیں مکہ مکرّمہ میں اِحرام کے بغیر جاسکتے ہیں۔ لیکن جو شخص میقات کے باہر سے آئے، اس کے لئے میقات پر حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا لازم ہے، گویا ایسے شخص پر حج یا عمرہ لازم ہوجاتا ہے، خواہ اس شخص کا مکہ مکرّمہ جانا حج و عمرہ کی نیت سے نہ ہو، بلکہ محض کسی ضروری کام سے مکہ مکرّمہ جانا چاہتا ہو یا صرف حرم شریف میں جمعہ پڑھنے یا صرف طواف کرنے کے لئے جانا چاہتا ہو۔ الغرض خواہ کسی

مقصد کے لئے بھی مکہ مکرّمہ جائے وہ میقات سے اِحرام کے بغیر نہیں جاسکتا۔

۳:...... اگر کوئی شخص میقات سے اِحرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے اِحرام باندھ کر جائے۔

۴:...... اگر وہ واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ "دَم" واجب ہوگا۔

۵:...... جو شخص میقات سے بغیر اِحرام مکہ مکرّمہ چلا جائے، اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر کئی بار بغیر اِحرام کے میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا۔ ان مسائل سے معلوم ہوا کہ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں وہ صرف طواف کرنے کے لئے مکہ مکرّمہ نہیں جاسکتے بلکہ ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ میقات سے عمرہ کا اِحرام باندھ کر جایا کریں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جتنی بار بغیر اِحرام کے جاچکے ہیں ان پر اتنے دَم اور اتنے ہی عمرے واجب ہوگئے۔

۶:...... جدہ میقات سے باہر نہیں، لہٰذا جدہ سے بغیر اِحرام کے مکہ مکرّمہ آنا صحیح ہے، جبکہ طائف میقات سے باہر ہے، لہٰذا وہاں سے بغیر اِحرام کے آنا صحیح نہیں۔

بغیر اِحرام کے میقات سے گزرنا جائز نہیں

س...... بعض لوگ جھوٹ بول کر بغیر اِحرام کے حدودِ حرم میں چلے جاتے ہیں اور پھر مسجدِ عائشہ سے اِحرام باندھتے ہیں، کیا اس صورت میں دَم لازم آتا ہے؟

ج...... بغیر اِحرام کے حدودِ حرم میں داخل ہونا گناہ ہے، اور ایسے شخص کے ذمہ لازم ہے کہ واپس میقات پر جاکر اِحرام باندھ کر آئے، اگر یہ شخص دوبارہ میقات پر گیا اور وہاں سے اِحرام باندھ کر آیا تو اس کے ذمہ سے دَم ساقط ہوگیا، اگر واپس نہ گیا تو اس پر دَم واجب ہے اور یہ دَم اس کے ذمہ ہمیشہ واجب رہے گا جب تک اسے ادا نہ کرے، اور اس ترکِ واجب کا گناہ بھی اس کے ذمہ واجب رہے گا۔ نفلی حج کے لئے گناہِ کبیرہ کا ارتکاب کرنا عبادت نہیں بلکہ خواہشِ نفس کی پیروی ہے۔

نوٹ:...... جو لوگ میقات کے باہر سے آئے ہوں، ان کے لئے مسجدِ عائشہ سے اِحرام باندھ لینا کافی نہیں، بلکہ ان کو دوبارہ بیرونی میقات پر واپس جانا ضروری ہے، اگر بیرونی میقات پر دوبارہ واپس نہیں گئے اور مسجدِ عائشہ سے اِحرام باندھ

لیا تو دَم لازم آئے گا۔

بغیر اِحرام کے میقات سے گزرنے والے پر دَم

س...... ایک واقعہ یوں پیش آیا کہ ایک شخص حج کی نیت سے سعودی عرب گیا، لیکن پہلے اس نے ریاض میں قیام کیا، پھر مدینہ منوّرہ آ گیا، اس کے بعد اِحرام باندھ کر مکہ مکرّمہ جا کر عمرہ ادا کیا اور پھر ریاض واپس چلا گیا۔ اس کے بعد حج سے ایک ہفتہ پہلے بغیر اِحرام کے پھر مکہ مکرّمہ آیا، کسی نے اسے بتلایا کہ تم نے غلطی کی ہے، تمہیں یہاں بغیر اِحرام کے نہیں آنا چاہئے تھا، لہٰذا اس نے تنعیم جا کر اِحرام باندھا اور عمرہ کیا۔ کیا یہ صحیح ہوا اور غلطی کا ازالہ ہوگیا یا اس پر دَم واجب ہوگا؟

ج......صورتِ مسئولہ میں چونکہ اس شخص نے اپنے میقات سے گزرنے کے وقت فی الحال مکہ مکرّمہ جانے کی نیت نہیں کی تھی بلکہ ریاض اور پھر مدینہ منوّرہ جا کر وہاں سے اِحرام باندھنے کا ارادہ تھا، اس لئے اس پر بغیر اِحرام کے میقات سے گزرنے کا دَم واجب نہیں۔ دُوسری دفعہ جو یہ شخص ریاض سے مکہ مکرّمہ بغیر اِحرام کے آیا، اس کی وجہ سے اس پر دَم واجب ہو چکا ہے، تنعیم

پر آ کر عمرہ کا اِحرام باندھنے سے اس غلطی کا ازالہ نہیں ہوا، اور دَم ساقط نہیں ہوا۔ ہاں! اگر یہ شخص میقات پر واپس لوٹ جاتا اور وہاں سے حج کا یا عمرہ کا اِحرام باندھ کر آتا تو دَم ساقط ہوجاتا۔

میقات سے اگر بغیر اِحرام کے گزر گیا تو دَم واجب ہوگیا، لیکن اگر واپس آ کر میقات سے اِحرام باندھ لیا تو دَم ساقط ہوگیا

س…… میں ۱۷؍رمضان المبارک کو ریاض سے مکۃ المکرّمہ کو روانہ ہوا تھا، میری وہاں پر چند دن ڈیوٹی تھی، لیکن سفر کی وجہ سے میری طبیعت خراب ہوگئی، اس لئے میں میقات پر اِحرام نہ باندھ سکا۔ دو دن مکہ میں قیام کرنے کے بعد دوبارہ مدینہ روڈ پر میقات سے آگے جا کر میں نے عمرہ کے لئے اِحرام باندھا اور عمرہ ادا کیا۔ میرے کچھ دوستوں نے کہا کہ اِحرام لازمی پہلے دن باندھنا چاہئے تھا، اس کے متعلق آپ صحیح جواب دیں، میرے سے جو غلطی ہوئی ہو اس کا کیا کفارہ ہے؟

ج……آپ پر میقات سے بغیر اِحرام کے گزرنے کی وجہ سے دَم لازم ہوگیا تھا، اگر آپ دوبارہ میقات سے باہر جا کر اِحرام

باندھ کر آئے تو آپ سے دَم ساقط ہوگیا۔ لیکن آپ کے سوال سے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ عمرہ کا اِحرام باندھنے کے لئے آفاقیوں کی میقات پر نہیں گئے بلکہ صرف حدودِ حرم سے باہر جاکر اِحرام باندھ آئے، اور اسی کو آپ نے میقات سمجھ لیا، کیونکہ مدینہ روڈ پر میقات یا تو رابغ ہے یا ذوالحلیفہ، غالباً آپ دونوں میں سے کسی ایک جگہ بھی نہیں پہنچے ہوں گے۔ بہرحال آپ کے سوال سے میں نے جو کچھ سمجھا ہے اگر یہ صحیح ہے تو آپ کے ذمہ سے دَم ساقط نہیں ہوا، اور اگر واقعی آپ آفاقیوں کی کسی میقات سے باہر جاکر اِحرام باندھ کر آئے تھے تو دَم آپ سے ساقط ہوگیا۔

بغیر اِحرام کے مکہ میں داخل ہونا

س…… میں یہاں طائف میں سروس کرتا ہوں، میں نے ایک حج کیا ہے اور عمرے بہت کئے ہیں، ابھی آٹھ مہینے ہوئے میں ہر جمعہ کو مکہ مکرّمہ جاتا ہوں، وہاں جمعہ کی نماز بیت اللہ شریف میں پڑھتا ہوں، میرا بڑا بھائی مکہ مکرّمہ میں کام کرتا ہے، اس سے ملاقات بھی کرتا ہوں۔ میرا ایک ساتھی ہے، اس کا کہنا ہے کہ بغیر اِحرام کے مکہ مکرّمہ میں داخل ہونے سے دَم دینا پڑتا ہے۔ یعنی

آپ جتنی مرتبہ گئے ہیں اتنی بار دَم دینا پڑے گا۔ اب آپ مجھے یہ بتائیے کہ دَم دینا پڑے گا؟ کیونکہ میں یہی ارادہ کرکے جاتا ہوں کہ مکہ مکرّمہ جاؤں گا، طواف کروں گا، جمعہ کی نماز پڑھوں گا، پھر بھائی سے ملاقات کروں گا۔

ج...... جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں، اگر وہ مکہ مکرّمہ آئیں خواہ ان کا آنا کسی ذاتی کام ہی کے لئے ہو، ان کے ذمہ میقات سے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا لازم ہے، اگر وہ اِحرام کے بغیر مکہ مکرّمہ چلے گئے اور واپس آکر میقات پر اِحرام نہیں باندھا تو وہ گناہ گار ہوں گے اور ان کے ذمہ حج یا عمرہ بھی واجب ہوگا۔ دُوسرے ائمہ کے نزدیک یہ پابندی صرف ان لوگوں پر ہے جو حج وعمرہ کی نیت سے میقات سے گزریں، دُوسرے لوگوں پر اِحرام باندھنا لازم نہیں۔ حنفی مذہب کے مطابق آپ جتنی مرتبہ بغیر اِحرام کے مکہ مکرّمہ گئے، آپ کے ذمہ اتنے عمرے لازم ہیں اور جو کوتاہی ہوچکی ہے اس پر اِستغفار بھی کیا جائے۔

جدہ جاکر اِحرام باندھنا صحیح نہیں

س...... کئی مرتبہ عمرہ پر دیکھا گیا کہ پاکستان سے جانے والے

احباب جدہ ایئرپورٹ پر اِحرام باندھتے ہیں، آیا جدہ پر احرام باندھنے سے عمرہ ہوجاتا ہے یانہیں؟ اگرنہیں ہوتا تو اس کا بدل کیا ہے؟ آیا دَم یا صدقہ جس سے ناقص عمرہ صحیح ہوجائے۔

ج...... اگر پاکستان سے عمرہ کرنے کے ارادے سے گئے ہیں تو پھر جدہ میں اِحرام نہیں باندھنا چاہئے، بلکہ کراچی سے اِحرام باندھ کر جانا چاہئے یا جہاز میں اِحرام باندھ لیا جائے، اگر کسی نے جدہ سے اِحرام باندھا تو اس کے ذمہ دَم لازم ہے یانہیں؟ اس میں اکابر کا اختلاف رہا ہے۔ احتیاط کی بات یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کرچکا ہوتو دَم دے دیا جائے اور آئندہ کے لئے اس سے پرہیز کیا جائے۔

اِحرام کھولنے کا کیا طریقہ ہے؟

س...... حج یا عمرہ کا جب اِحرام باندھتے ہیں جس طرح اِحرام باندھنے کی شرائط ہیں اسی طرح اِحرام کھولنے کی بھی شرائط ہیں۔ بال کٹوانا ہے تو بال کٹوانے کا طریقہ اور اصل مسئلے کی وضاحت فرمائیں۔

ج...... اِحرام کھولنے کے لئے حلق (یعنی اُسترے سے سر کے بال

صاف کردینا) افضل ہے، اور قصر جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اِحرام کھولنے کے لئے یہ شرط ہے کہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کے برابر کاٹ دیئے جائیں، اگر سر کے بال چھوٹے ہوں اور ایک پورے سے کم ہوں تو اُسترے سے صاف کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر اِحرام نہیں کھلتا۔

عمرہ سے فارغ ہوکر حلق سے پہلے کپڑے پہننا

س…… دو سال قبل عمرہ کے لئے گیا تھا، تقریباً دس دن مکہ مکرّمہ میں گزارے، آخری دن جب عمرہ کیا تو بہت جلدی میں تھا، کیونکہ میری فلائٹ میں صرف چار گھنٹے رہ گئے تھے، ڈَر تھا کہ کہیں فلائٹ نکل نہ جائے، اسی جلدی میں عمرہ سے فارغ ہوکر پہلے حلق کرانے کے بجائے پہلے اِحرام کھول کے کپڑے پہن کے حلق (بال کٹوائے) کرایا۔ اس وقت جلدی میں تھا تو یاد نہیں رہا کہ میں نے غلط کیا ہے، جب یہاں پہنچا تو ایک دوست سے باتوں باتوں میں مجھے یاد آیا کہ میں نے اِحرام کھول کر حلق کرایا تھا۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ کیا مجھ پر جزا (دَم) واجب ہے یا نہیں؟ اگر جزا واجب ہے تو کیا میں مکہ مکرّمہ سے باہر دَم دے سکتا ہوں یا

اس کے لئے مکہ مکرّمہ میں حاضر ہونا ضروری ہے؟ ان شاء اللہ اس سال حج کا ارادہ ہے، کیا حج سے پہلے دَم دینا ہوگا یا کہ حج کی قربانی کے ساتھ یہ جزا (دَم) کے طور پر ایک بکرا ذبح کردُوں۔ اُمید ہے کہ آپ جلدی جواب دیں گے۔

ج…… اس غلطی کی وجہ سے آپ کے ذمہ دَم لازم نہیں آیا، بلکہ صدقۂ فطر کی مقدار صدقہ آپ پر لازم ہے، اور یہ صدقہ آپ کسی بھی جگہ دے سکتے ہیں۔

اِحرام کھولنے کے لئے کتنے بال کاٹنے ضروری ہیں؟

س…… حج یا عمرہ کے موقع پر سر کے بال کٹوائے جاتے ہیں، کچھ لوگ چند بال کٹواتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں، کیا اس طرح بال کٹوانے سے ان کا اِحرام کھل جاتا ہے؟ اِحرام کے ممنوعات حلال ہوجاتے ہیں؟

ج…… حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک احرام کھولنے کے لئے کم سے کم چوتھائی سر کے بالوں کا ایک پورے کی مقدار کاٹنا شرط ہے۔ اس لئے جو لوگ چند بال کاٹ لیتے ہیں ان کا احرام نہیں کھلتا اور اسی حالت میں ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے

ان پر دَم لازم آتا ہے، (یہاں واضح رہے کہ سر کے چوتھائی حصے کے بال کاٹنا اِحرام کھولنے کی شرط ہے، لیکن سر کے کچھ بال کاٹ لینا اور کچھ چھوڑ دینا جائز نہیں، حدیث میں اس عمل کی ممانعت آئی ہے، اس لئے اگر کسی نے چوتھائی سر کے بال کاٹ لئے تو اِحرام تو کھل جائے گا، مگر باقی بال نہ کاٹنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا)۔

س...... اس مرتبہ عمرہ پر اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ عمرہ کے بعد بال کاٹے بغیر اِحرام کھول لیتے ہیں یا بعض لوگ چاروں طرف سے معمولی معمولی بال کاٹ لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ چوتھائی کاٹنے کا حکم ہے جو کہ اس طرح پورا ہوجاتا ہے، اور بعض لوگ مشین سے کاٹتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ان کا اِحرام کا اُتارنا آیا دَم وغیرہ کو واجب کرتا ہے یا نہیں؟ اور مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج...... حج وعمرہ کا اِحرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، ہر ایک کا حکم الگ الگ لکھتا ہوں۔

اوّل یہ کہ حلق کرایا جائے، یعنی اُسترے سے سر کے بال اُتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ رحمت

کی دُعا فرمائی ہے، جو شخص حج وغیرہ پر جا کر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے رحمت سے محروم رہے، اس کی محرومی کا کیا ٹھکانا...؟ اس لئے حج وعمرہ پر جانے والے تمام حضرات کو مشورہ دُوں گا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے محروم نہ رہیں، بلکہ حلق کرا کر اِحرام کھولیں۔

دُوسری صورت یہ ہے کہ قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال اُتار دیئے جائیں، یہ صورت بغیر کراہت کے جائز ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت مکروہِ تحریمی اور ناجائز ہے، کیونکہ ایک حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے، مگر اس سے اِحرام کھل جائے گا۔ اب یہ خود سوچئے کہ جو حج وعمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتے ہیں ان کا حج وعمرہ کیا قبول ہوگا...؟

چوتھی صورت میں جبکہ اِدھر اُدھر سے چند بال کاٹ دیئے جائیں جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں اِحرام نہیں کھلے گا، بلکہ آدمی بدستور اِحرام میں رہے گا، اور اس کو ممنوعاتِ اِحرام کی پابندی لازم ہوگی، اور سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعاتِ

اِحرام کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دَم لازم ہوگا۔ آج کل بہت سے ناواقف لوگ دُوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں، یہ لوگ ہمیشہ اِحرام میں رہتے ہیں، اسی اِحرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر اِحرام کھول دیا، حالانکہ ان کا اِحرام نہیں کھلا اور اِحرام کی حالت میں خلافِ اِحرام چیزوں کا ارتکاب کرکے اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کو مول لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں لوگوں میں کوئی ایک آدھ ہوگا جس کا حج وعمرہ شریعت کے مطابق ہوتا ہو، باقی لوگ سیر سپاٹا کرکے آجاتے ہیں اور ''حاجی'' کہلاتے ہیں، عوام کو چاہئے کہ حج وعمرہ کے مسائل اہلِ علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں، محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

حج کا اِحرام طواف کے بعد کھول دیا تو کیا کیا جائے؟

س…… میں نے کراچی سے ہی سب کے ساتھ حج کا اِحرام باندھ لیا تھا، مکہ شریف میں طواف کرنے کے بعد کھول دیا، تو اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟

ج……آپ پر حج کا اِحرام توڑنے کی وجہ سے دَم لازم ہوا، اور

حج کی قضا لازم ہوئی، حج تو آپ نے کرلیا ہوگا، دَم آپ کے ذمہ رہا، اور اس فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ اِستغفار بھی کیجئے، اللہ تعالیٰ سے معافی بھی مانگئے۔

عمرہ کے اِحرام سے فراغت کے بعد حج کا اِحرام باندھنے تک پابندیاں نہیں ہیں

س…… پاکستان سے حجِ تمتع کے لئے اِحرام باندھ کر چلے، مگر مکہ پہنچ کر پہلے عمرہ ادا کیا اور اِحرام کھول دیئے۔ اب سوال یہ ہے کہ اِحرام کھولنے کے بعد جہاں وہ پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں جو اِحرام کی حالت میں تھیں، وہاں کیا یہ پابندی بھی ختم ہوجاتی ہے کہ بیوی شوہر پر حلال ہوجاتی ہے؟ کیونکہ اِحرام کی حالت میں حرام تھی۔ ابھی حج کے لئے عمرہ کے بعد دس دن باقی ہیں اور اگر ایسا کسی نے کیا تو کیا اس کا حج قبول ہوگا کہ نہیں؟ اور اگر خدانخواستہ نہیں ہوتا تو وہ کیا کرے؟ اگر دوبارہ آئندہ سال حج کرنے کا حکم ہے اور وہ آئندہ سال حج نہ کرسکے، وجہ مجبوری ہے، پیسہ نہ ہونے کی۔

ج…… عمرہ کے اِحرام سے فارغ ہونے کے بعد سے حج کا اِحرام باندھنے تک جو وقفہ ہے، اس میں جس طرح کسی اور چیز

کی پابندی نہیں، اسی طرح میاں بیوی کے تعلق کی بھی پابندی نہیں۔ اس لئے عمرہ سے فارغ ہوکر حج کا اِحرام باندھنے سے پہلے بیوی سے ملنا جائز ہے، اس سے حج کا ثواب ضائع نہیں ہوتا، نہ آئندہ سال حج کرنا لازم آتا ہے۔

اِحرام والے کے لئے بیوی کب حلال ہوتی ہے؟

س…… کیا یہ صحیح ہے کہ طوافِ زیارت نہ کرنے والے پر اس کی بیوی حرام ہوجاتی ہے؟ بحوالہ تحریر فرمائیں۔ اور کیا قربانی سے پہلے طوافِ زیارت کیا جاسکتا ہے؟

ج…… جب تک طوافِ زیارت نہ کرے بیوی حلال نہیں ہوتی، گویا بیوی کے حق میں اِحرام باقی رہتا ہے۔ قربانی سے پہلے طوافِ زیارت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ بعد میں کرے۔

اِحرام باندھنے کے بعد بغیر حج کے واپسی کے مسائل

س…… ہوائی جہاز سے جانے والے حنفی عازمینِ حج گھر سے اِحرام باندھ کر نکلتے ہیں، اگر اتفاق سے کوئی حاجی (جو اِحرام باندھے گھر سے چلا ہو) کسی مجبوری کے سبب ایئرپورٹ سے واپس ہوجائے اور حج پر نہ جائے تو کیا وہ اِحرام نہیں اُتار سکتا

تاوقتیکہ قربانی کے جانور کی رقم حدودِ حرم میں نہ بھیج دے اور وہاں سے قربانی ہوجانے کی اطلاع نہ مل جائے، خواہ اس میں دس پندرہ دن لگ جائیں؟

ج...... گھر سے اِحرام کی چادریں پہن لینی چاہئیں، مگر احرام نہ باندھا جائے، اِحرام اس وقت باندھا جائے جب سیٹ پکی ہوجائے۔ اِحرام باندھنے کا مطلب ہے حج یا عمرہ کی نیت سے تلبیہ پڑھ لینا۔ اور اگر اِحرام باندھ چکا تھا اس کے بعد نہیں جاسکا، تو جیسا کہ آپ نے لکھا وہ قربانی کی رقم کسی کے ہاتھ مکہ مکرّمہ بھیج دے اور آپس میں یہ طے ہوجائے کہ فلاں دن قربانی کا جانور ذبح ہوگا، جب قربانی کا جانور ذبح ہوجائے تب یہ اِحرام کھولے اور آئندہ اس حج کی قضا کرے۔

کیا حالتِ اِحرام میں ناپاک ہونے پر دَم واجب ہے؟

س...... حالتِ اِحرام میں عورت یا مرد کسی عذر کی بنا پر ناپاک ہوگئے تو ان کی پاکی کا کیا طریقہ ہوگا؟ آیا ان پر دَم وغیرہ ہوگا یا کچھ بھی نہیں؟

ج...... کوئی دَم وغیرہ نہیں۔

ناپاکی کی وجہ سے اِحرام کی نچلی چادر کا بدلنا

س…… مجھ کو اکثر عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے، اور میں کراچی سے اِحرام باندھ کر جاتا ہوں، مگر ضعیفی کی وجہ سے مجھے پیشاب جلدی جلدی آتا ہے اور ہوائی جہاز کے چار گھنٹے کے سفر میں تین مرتبہ غسل خانہ جانا پڑتا ہے۔ غسل خانہ اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ اِحرام کا پاک رہنا قطعی ناممکن ہے، کیا اسی حالت میں عمرہ کرلوں یا نیچے کا اِحرام بدل سکتا ہوں؟ دُوسری صورت کیا یہ بھی ہوسکتی ہے کہ جدہ میں میری ایک بیٹی رہتی ہے، اس کے ہاں ایک شب قیام کروں اور وہاں سے اِحرام باندھوں؟

ج…… اِحرام تو سوار ہونے سے پہلے یا بعد میں باندھ لینا چاہئے، اِحرام کی نیچے والی چادر بدل لیا کریں۔

طواف

حرم شریف کی تحیۃ المسجد طواف ہے

س...... کیا عمرہ ادا کرنے کے بعد مکہ مکرّمہ سے رُخصتی کے وقت طواف الوداع ضروری ہے؟ اور کیا عمرہ کے لئے جانے والے شخص کو حرم شریف میں تحیۃ المسجد کے نفل پڑھنا ضروری ہیں؟

ج...... طوافِ وداع صرف حج میں واجب ہے، عمرہ میں نہیں، حرم شریف کی تحیۃ المسجد طواف ہے۔

طواف سے پہلے سعی کرنا

س...... حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کا دوائی وغیرہ کا استعمال کرنا ماہواری کو روکنے کے لئے، آیا یہ عمل بغیر کراہت کے دُرست ہے یا نہیں؟

ج...... کوئی حرج نہیں۔

س...... دُوسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت اپنے ایامِ خاص میں سعی کو مقدم (طواف پر) کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں کرسکتی تو کس طرح

عمرے کو ادا کرے گی؟ آیا وہ تأخیر کرے گی حالتِ طہارت تک یا اِحرام کو اُتار دے گی؟

ج...... اس صورت میں سعی طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں، پاک ہونے کے بعد طواف و سعی کر کے اِحرام کھولے، اس وقت تک اِحرام میں رہے۔

اَذان شروع ہونے کے بعد طواف شروع کردیا

س...... کیا اذان شروع ہونے کے بعد طواف شروع کرنا جائز ہے؟

ج...... اگر اذان اور نماز کے درمیان اتنا وقفہ ہو کہ طواف کرسکتا ہے تو اذان کے وقت طواف شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

طواف کے دوران ایذا رسانی

س...... دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ طواف کے دوران تیز دوڑتے ہیں اور سامنے آنے والوں کو دھکا دے کر آگے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، کیا یہ دُرست ہے؟

ج...... طواف کے دوران لوگوں کو دھکے دینا بہت بُرا ہے۔

حجرِ اَسود کے اِستلام کا طریقہ

س...... کچھ حاجی صاحبان طواف کا ایک چکر پورا ہونے پر حجرِ

اَسود کا اِستلام کرتے ہوئے سات مرتبہ ہاتھ اُٹھا کر اگلا چکر شروع کرتے ہیں، جس سے طواف میں رُکاوٹ ہوتی ہے، کیا ان کا یہ عمل دُرست ہے؟

ج……سات مرتبہ ہاتھ اُٹھانا غلط ہے، ایک مرتبہ اِستلام کافی ہے۔

اِستلام:……طواف شروع کرنے سے پہلے اور طواف کے ہر چکر کے بعد حجرِ اَسود کو چومنا اور اگر حجرِ اَسود کا چومنا دُشوار ہو تو اس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرکے اس کو چوم لینا۔

حجرِ اَسود اور رُکنِ یمانی کا بوسہ لینا

س……مسئلہ یہ ہے کہ اکثر طواف کے دوران دیکھا گیا ہے کہ مرد اور عورتیں رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کا بوسہ بہت اہتمام سے ادا کرتے ہیں، اور بعض مرتبہ اس عمل کو ادا کرتے وقت کثرتِ ہجوم اور رش کی بنا پر وہ حالت ہوتی ہے جس کو بیان نہیں کیا جاسکتا، یعنی کھلم کھلا مرد اور عورتوں کا اختلاط پایا جاتا ہے، اس کے باوجود اس عمل کو ترک نہیں کیا جاتا، پوچھنا یہ ہے کہ یہ عمل سنت ہے یا واجب؟ جس پر اتنا اہتمام ہوتا ہے، اگر ادا کرنا مشکل ہو (یعنی حجرِ اَسود وغیرہ کا بوسہ) تو اس کا بدل کیا ہے؟ براہِ مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

ج...... حجرِ اَسود کا اِستلام سنت ہے، بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یا کسی اور کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے اور طواف میں فعلِ حرام کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دُوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے۔ اگر آدمی آسانی سے حجرِ اَسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دُور سے اپنے ہاتھوں کو حجرِ اَسود کی طرف بڑھا کر یہ تصوّر کرے کہ گویا میں نے ہاتھ حجرِ اَسود پر رکھ دیئے ہیں اور پھر ہاتھوں کو چوم لے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی، ان شاء اللہ۔

اور رُکنِ یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاتا، نہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، بلکہ اگر چلتے چلتے اس کو داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگادے (ہاتھ کو بھی نہ چومے)، ورنہ بغیر اشارہ کئے گزر جائے۔

طواف کے ہر چکر میں نئی دُعا پڑھنا ضروری نہیں

س...... طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، ہر چکر میں نئی دُعا پڑھنی ضروری ہے یا کوئی سی دُعا پڑھی جاسکتی ہے؟

ج...... ہر چکر میں نئی دُعا پڑھنا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جس دُعا

یا ذکر میں خشوع زیادہ ہو اس کو پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کے درمیان "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً" والی دُعا منقول ہے۔ طواف کے سات چکروں کی جو دُعائیں کتابوں میں لکھی ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، بعض بزرگوں سے منقول ہیں۔ عام لوگ نہ تو ان کا صحیح تلفظ کر سکتے ہیں، نہ ان کے معنی و مفہوم سے واقف ہیں، اور پھر طواف کے دوران چِلّا چِلّا کر پڑھتے ہیں جس سے دُوسروں کو بھی تشویش ہوتی ہے، اور بعض قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرتے ہیں، ایسا کرنا نامناسب ہے۔ تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، دُرود شریف یا کوئی دُعا جس میں دِل لگے، زیرِ لب پڑھتے رہنا چاہئے۔

طواف کے چودہ چکر لگانا

س...... ہم عمرہ کے لئے گئے اور طواف کے سات شوط یعنی سات چکر کی جگہ چودہ چکر لگادیئے، اس کے بعد سعی وغیرہ کی، کیا یہ عمل دُرست ہوا؟

ج...... طواف تو سات ہی شوط کا ہوتا ہے، گویا آپ نے مسلسل دو طواف کرلئے، ایسا کرنا نامناسب تھا، مگر اس پر کوئی کفارہ یا

جرمانہ نہیں، البتہ آپ کے ذمہ دو طوافوں کے دو دوگانے لازم ہوگئے تھے، یعنی چار رکعتیں، اگر آپ نے نہ پڑھی ہوں تو اَب پڑھ لیں۔

بیت اللہ کی دیوار کو چومنا مکروہ اور خلافِ ادب ہے

س…… بیت اللہ کی دیوار کو بوسہ دے سکتا ہے؟ اگر بوسہ لیا ہے تو گناہ گار ہوا یا نہیں؟

ج……صرف حجرِ اَسود کا بوسہ لیا جاتا ہے، کسی اور جگہ کا چومنا مکروہ ہے، اور ادب کے خلاف ہے۔

طوافِ عمرہ کا ایک چکر حطیم کے اندر سے کیا تو دَم واجب ہے

س…… میں اور میرا دوست اس مرتبہ حج کے لئے گئے تھے، ہم نے حجِ قران کا اِحرام باندھا تھا، جب ہم عمرے کا طواف کر رہے تھے تو چونکہ جم غفیر تھا اس لئے ہم تیسرے یا چوتھے شوط میں حطیم کے اندر سے گزر گئے، پہلے ہمیں علم نہیں ہوسکا، جب حطیم کی دُوسری طرف سے نکلے تو معلوم ہوا کہ یہ حطیم تھا۔ اس طرح ہمارا یہ شوط نامکمل ہوا، لیکن ہم نے اس کا اعادہ نہیں کیا۔ بس اس

وقت ذہن سے بات نکل گئی۔ اب اس بارے میں مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہیں مل رہا، چونکہ ہم نے اکثر اَشواط ادا کئے لہٰذا فرض ادا ہوگیا، اب اگر عمرے کا ہر شوط واجب ہے تو پھر ترکِ واجب ہوا، لہٰذا دَم آئے گا اور قران والے کے لئے دو دَم ہوں گے، بہرحال یہ تحقیق آپ کی ہے۔ الغرض مجھ پر دَم ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو اس کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟ اُمید ہے اوّلین فرصت میں جواب دے کر تشفی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو تاحیات جاری وساری رکھے، آمین!

ج…… آپ پر اور آپ کے رفیق پر عمرہ کے طواف کا ایک چکر ادھورا چھوڑنے کی وجہ سے ایک ایک دَم واجب ہے، یہ جو قاعدہ ہے کہ قران والے کے ذمہ دو دَم ہوتے ہیں، وہ یہاں جاری نہیں ہوتا۔ دَم ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ آپ کسی مکہ مکرّمہ جانے والے کے ہاتھ اتنی رقم بھیج دیں جس سے بکرا خریدا جاسکے، وہ صاحب بکرا خرید کر حدودِ حرم میں ذبح کرادیں اور گوشت فقراء اور مساکین میں تقسیم کردیں، غنی اور مال دار لوگ اس گوشت کو نہ کھائیں۔

مقامِ ابراہیم پر نماز واجب الطّواف ادا کرنا

س......بعض حضرات یہ جانتے ہوئے کہ مجمع زیادہ ہے مگر مقامِ ابراہیم پر نماز واجب الطّواف پڑھنے لگتے ہیں، جس سے ان کو بھی چوٹ لگنے کا اندیشہ رہتا ہے، نیز ضعیف و مستورات کے زخمی ہوجانے کا احتمال ہے، کیا یہ نماز ہجوم سے ہٹ کر نہیں پڑھی جاسکتی؟

ج......ضرور پڑھی جاسکتی ہے، اور اگر مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھنے سے اپنے آپ کو یا کسی دُوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقامِ ابراہیم پر نماز نہ پڑھی جائے کہ کسی کو اِیذا پہنچانا حرام ہے۔

ج۲:......اگر جگہ ہو تو مقامِ ابراہیم پر پڑھنا افضل ہے، یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے، ورنہ کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے، بلکہ مسجدِ حرام سے باہر اپنے مکان پر پڑھے تب بھی جائز ہے، کوئی کراہت نہیں۔

ہر طواف کی دو نفل غیرممنوع اوقات میں ادا کرنا

س...... بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد دو رکعت نفل (واجب الطّواف) ممنوع وقت (صبح فجر سے طلوعِ آفتاب تک

اور شام عصر سے مغرب تک) پڑھنے چاہئیں یا نہیں؟ کئی علماء کہتے ہیں کہ ان نفلوں کا ممنوع وقت نہیں ہے، ہر وقت پڑھے جاسکتے ہیں، اور کئی علماء کہتے ہیں کہ ممنوع وقت گزرنے کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اگر ممنوع وقت کے بعد پڑھے جائیں تو اس وقت جتنے بھی طواف کئے جائیں، ان سب کے ایک دفعہ دو نفل پڑھے جائیں یا دو دو نفل ہر طواف کے الگ الگ پڑھے جائیں؟

ج...... امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک ممنوع اوقات (یعنی عصر کے بعد سے مغرب تک، فجر کے بعد سے اِشراق تک اور زوال کے وقت) دوگانۂ طواف ادا کرنا جائز نہیں، اس دوران جتنے طواف کئے ہوں، مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ان کے دوگانے الگ الگ ادا کرلے۔

دورانِ طواف وضو ٹوٹ جائے تو کیا کرے؟

س...... طوافِ کعبہ کے دوران یا حج کے ارکان ادا کرتے وقت اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا دوبارہ وضو کرکے ارکان ادا کرنے ہوں گے؟ عرفات میں قیام کے دوران یا سعی کرتے وقت؟ براہ کرم تفصیل سے جواب دیں۔

ج...... طواف کے لئے وضو شرط ہے، اگر طواف کے دوران وضو

ٹوٹ جائے تو وضو کر کے دوبارہ طواف کیا جائے، اور اگر چار یا پانچ پھیرے پورے کر چکا ہو تو وضو کر کے باقی پھیرے پورے کرلے، ورنہ نئے سرے سے طواف شروع کرے، البتہ سعی کے دوران وضو شرط نہیں، اگر بغیر وضو کے سعی کرلی تو ادا ہو جائے گی، یہی حکم وقوفِ عرفات کا ہے۔

معذور شخص طواف اور دوگانہ نفل کا کیا کرے؟

س...... معذور شخص کو طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا کیسا ہے؟

ج...... جیسے فرض نماز پڑھتا ہے ویسے ہی دوگانہ طواف پڑھے، یعنی کھڑے ہوکر، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر پڑھے، اور طواف خود یا کسی کے سہارے سے کرے یا پھر ڈولی میں جیسے کہ عام معذور لوگ وہاں کرتے ہیں۔

آبِ زم زم پینے کا طریقہ

س...... آبِ زم زم کے متعلق حدیث شریف میں حکم ہے کہ کھڑے ہوکر پیا جائے۔ عرض ہے کہ یہ حکم صرف حج و عمرہ ادا کرتے وقت ہے یا کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ پیا جائے تو کھڑے ہوکر اور قبلہ رُخ ہوکر پینا چاہئے؟ یا قبلہ رُخ ہونے کی

پابندی نہیں ہے؟ کیونکہ حاجی صاحبان جب اپنے ساتھ آبِ زم زم لے جاتے ہیں تو وہاں بعض لوگ کھڑے ہوکر پیتے ہیں اور بعض لوگ بیٹھ کر پیتے ہیں۔

ج…… آبِ زم زم کھڑے ہوکر قبلہ رُخ ہوکر پینا مستحب ہے، حج و عمرہ کی تخصیص نہیں۔

اَن پڑھ والدین کو حج کس طرح کرائیں؟

س…… زید حج کرنا چاہتا ہے، ساتھ ہی اپنے والد اور والدہ کو بھی حج کروانا چاہتا ہے، لیکن دونوں ماں باپ بالکل اَن پڑھ ہیں۔ سورۂ فاتحہ تک صحیح نہیں آتی، کوشش کے باوجود سکھانا ناممکن ہے، آیا اس صورت میں حج کے لئے زید اپنے والدین کو ساتھ لے جائے؟ حج صرف نام کے لئے تو نہیں ہوتا، اَز راہِ کرم تفصیل سے سمجھایئے۔

ج…… حج میں تلبیہ پڑھنا فرض ہے، اس کے بغیر احرام نہیں بندھے گا، ان کو تلبیہ سکھادیا جائے، حج ان کا ہوجائے گا، اور اگر ان کو تلبیہ کے الفاظ یاد نہیں ہوتے تو کم سے کم اتنا تو ہوسکتا ہے کہ اِحرام باندھتے وقت ان کو تلبیہ کے الفاظ کہلادیئے جائیں،

اور وہ آپ کے ساتھ ساتھ کہتے جائیں، اس سے تلبیہ کا فرض ادا ہوجائے گا۔

حرم اور حرم سے باہر صفوں کا شرعی حکم

س…… حرم میں اور حرم کے باہر نماز کی صفوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ حرم میں بھی صفوں کے درمیان خاصا فاصلہ ہوتا ہے، اور حرم میں جگہ ہونے کے باوجود حرم کے باہر بھی نماز ہوتی ہے۔ حرم کے باہر ۳، ۴ سو گز بلکہ زیادہ فاصلے تک کوئی صف نہیں ہوتی، سرنگ مِسفلہ میں صفیں قائم کرلی جاتی ہیں، کیا ان صفوں میں شامل ہونے سے نماز ہوجاتی ہے؟

ج…… حرم شریف میں تو اگر صفوں کے درمیان فاصلہ ہو تب بھی نماز ہوجائے گی، اور حرم شریف سے باہر اگر صفیں متصل ہوں درمیان میں فاصلہ نہ ہو تو نماز صحیح ہے، اور اگر درمیان میں سڑک ہو یا زیادہ فاصلہ ہو تو نماز صحیح نہیں۔

حج کے دوران عورتوں کے لئے اَحکام

س…… میرا اسی سال حج کا ارادہ ہے، مگر میں اس بات سے بہت پریشان ہوں کہ اگر حج کے دوران عورتوں کے خاص ایام

شروع ہوجائیں تو کیا کرنا چاہئے اور مسجدِ نبویؐ میں چالیس نمازوں کا حکم ہے، اس دوران اگر ایام شروع ہوجائیں تو کیا کیا جائے؟

ج...... آپ کی پریشانی مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ہے، حج کے افعال میں سوائے بیت اللہ شریف کے طواف کے کوئی چیز ایسی نہیں جس میں عورتوں کے خاص ایام رُکاوٹ ہوں۔

اگر حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہوجائیں تو عورت غسل یا وضو کرکے حج کا اِحرام باندھ لے، اِحرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں، وہ نہ پڑھے۔ حاجی کے لئے مکہ مکرّمہ پہنچ کر پہلا طواف (جسے طوافِ قدوم کہا جاتا ہے) سنت ہے، اگر عورت خاص ایام میں ہوتو یہ طواف چھوڑ دے، منیٰ جانے سے پہلے اگر پاک ہوگئی تو طواف کرلے ورنہ ضرورت نہیں، اور نہ اس پر اس کا کفارہ ہی لازم ہے۔

دُوسرا طواف دس تاریخ کو کیا جاتا ہے، جسے "طوافِ زیارت" کہتے ہیں، یہ حج کا فرض ہے، اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہوتو طواف میں تأخیر کرے، پاک ہونے کے بعد

طواف کرے۔

تیسرا طواف مکہ مکرّمہ سے رُخصت ہونے کے وقت کیا جاتا ہے، یہ واجب ہے، لیکن اگر اس دوران عورت خاص ایام میں ہو تو اس طواف کو بھی چھوڑ دے، اس سے یہ واجب ساقط ہوجاتا ہے، باقی منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں جو مناسک ادا کئے جاتے ہیں ان کے لئے عورت کا پاک ہونا کوئی شرط نہیں۔

اور اگر عورت نے عمرہ کا اِحرام باندھا تھا تو پاک ہونے تک عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے، اور اگر اس صورت میں اس کو عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا کہ منیٰ روانگی کا وقت آگیا تو عمرہ کا اِحرام کھول کر حج کا اِحرام باندھ لے اور یہ عمرہ جو توڑ دیا تھا اس کی جگہ بعد میں عمرہ کرلے۔

مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مردوں کے لئے مستحب ہے، عورتوں کے لئے نہیں، عورتوں کے لئے مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے، اور ان کو مردوں کے برابر ثواب ملے گا۔

عورت کا باریک دوپٹہ پہن کر حرمین شریفین آنا

س…… بعض ہماری بہنوں کو حرمین شریفین میں دیکھا گیا ہے کہ

حرم میں نماز کے لئے اس حالت میں آتی ہیں کہ باریک دوپٹہ پہن کر اور بغیر پردے کے آتی ہیں، اسی حالت میں نماز وطواف وغیرہ کرتی ہیں، جب ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ منع ہے تو وہ کہتی ہیں کہ یہاں کوئی منع نہیں، اللہ تعالیٰ دِلوں کو دیکھتا ہے۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ وہاں کیا پردہ نہیں ہوتا؟ کیا وہاں اس طرح نماز وطواف ادا ہوجاتا ہے جس میں بال تک نظر آتے ہیں؟

ج...... آپ کے سوال کے جواب میں چند مسائل کا معلوم ہونا ضروری ہے۔

اوّل:...... عورت کا ایسا کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔

دوم:...... ایسے باریک دوپٹے میں نماز بھی نہیں ہوتی جس سے بال نظر آتے ہوں۔

سوم:...... مکہ و مدینہ جاکر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں، اور مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔ یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حرمین شریفین میں نماز باجماعت کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو وہاں جاکر بھی اپنے گھر میں نماز پڑھنے کا حکم

ہے، اور گھر میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ ذرا غور فرمایئے! کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خود بنفسِ نفیس نماز پڑھا رہے تھے اس وقت یہ فرما رہے تھے کہ: ''عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے'' جس نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام، اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مقتدی ہوں، جب اس جماعت کے بجائے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہو تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہوسکتی ہے؟ حاصل یہ کہ مکہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ جاکر عورتوں کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنی چاہئے اور یہ گھر کی نماز ان کے لئے حرم کی نماز سے افضل ہے، حرم شریف میں ان کو طواف کے لئے آنا چاہئے۔

ج۲:...... اِحرام کی حالت میں عورت کو حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرے کو نہ لگے، لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہو، نامحرَموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب اِحرام نہ ہو تو چہرے کا ڈھکنا لازم ہے۔ یہ غلط ہے کہ مکہ مکرّمہ میں یا سفرِ حج میں پردہ ضروری نہیں۔ عورت کا باریک کپڑا پہن کر (جس میں سے سر کے بال جھلکتے ہوں) نماز اور طواف کے لئے آنا حرام

ہے اور ایسے کپڑے میں ان کی نماز بھی نہیں ہوتی۔ طواف میں عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کے ہجوم میں نہ گھسیں اور حجرِ اَسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں، ورنہ گناہ گار ہوں گی اور ''نیکی برباد، گناہ لازم'' کا مضمون صادق آئے گا۔ عورتوں کو چاہئے کہ حج کے دوران بھی نمازیں اپنے گھر پر پڑھیں، گھر پر نماز پڑھنے سے پورا ثواب ملے گا، ان کا گھر پر نماز پڑھنا حرم شریف میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور طواف کے لئے رات کو جائیں اس وقت رش نسبتاً کم ہوتا ہے۔

حاجی، مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں مقیم ہوگا یا مسافر؟

س…… حاجی، مکہ میں مسافر ہوگا یا مقیم؟ جبکہ وہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، مگر اس قیام کے دوران وہ منیٰ اور عرفات میں بھی پانچ دن کے لئے جائے اور آئے، ایسی صورت میں وہ مقیم ہوگا یا مسافر؟ اور منیٰ اور مکہ شہرِ واحد کے حکم میں ہیں یا دو الگ الگ شہر؟

ج…… مکہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ الگ الگ مقامات ہیں۔ ان میں مجموعی طور پر پندرہ دن رہنے کی نیت سے آدمی مقیم نہیں ہوتا۔

پس جو شخص ۸/ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پندرہ دن پہلے مکہ مکرّمہ آگیا ہو تو وہ مکہ مکرّمہ میں مقیم ہوگیا۔ اب وہ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا۔ لیکن اگر مکہ مکرّمہ آئے ہوئے ابھی پندرہ دن پورے نہیں ہوئے تھے کہ منیٰ کو روانگی ہوگئی تو یہ شخص مکہ مکرّمہ میں بھی مسافر ہوگا اور منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی قصر نماز پڑھے گا۔ تیرہویں تاریخ کو منیٰ سے واپسی کے بعد اگر اس کا ارادہ پندرہ دن مکہ مکرّمہ میں رہنے کا ہے تو اب یہ شخص مکہ مکرّمہ میں مقیم بن جائے گا، لیکن اگر منیٰ سے واپسی کے بعد بھی مکہ مکرّمہ میں پندرہ دن رہنے کا موقع نہیں تو یہ شخص بدستور مسافر ہی رہے گا۔

آٹھویں ذوالحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے؟

س…… آٹھویں ذوالحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے؟ کیا سورج نکلنے سے قبل منیٰ جانا جائز ہے؟

ج…… آٹھویں ذوالحجہ کو کسی وقت بھی منیٰ جانا مسنون ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پر پڑھے۔ سورج نکلنے سے قبل جانا خلافِ اَولیٰ ہے، مگر جائز ہے۔

دس اور گیارہ ذوالحجہ کی درمیانی رات منیٰ کے باہر گزارنا خلافِ سنت ہے

س…… ایک شخص نے منیٰ میں قربانی کرنے اور اِحرام کھولنے کے بعد ۱۰/ اور ۱۱/ ذوالحجہ کی درمیانی شب مکمل اور ۱۱/ ذوالحجہ کا آدھا دن مکہ مکرّمہ میں گزارا اور باقی دن منیٰ میں، اور وہاں ۱۲/ ذوالحجہ کی رمی تک رہا، اس شخص کا کیا حکم ہے؟

ج…… منیٰ میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے اس نے خلافِ سنت کیا، مگر اس کے ذمہ دَم وغیرہ واجب نہیں۔

ج۲:…… منیٰ کی حدود سے باہر رہنے کی صورت میں منیٰ میں رات گزارنے کی سنت ادا نہیں ہوگی، حج ادا ہوگیا۔

حج اور عمرہ میں قصر نماز

س……کوئی مسلمان جب عمرہ اور حج مبارک کی نیت سے سعودی عرب کا سفر کرتا ہے تو کیا اس سفر کے دوران اس کو (الف) فرائض کی رکعتیں پوری پڑھنی ہوں گی؟ (ب) قصر کرنا ضرور ہوگا؟ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اس سفر کا مقصد صرف عمرہ کرنا، حج کرنا ہے، (د) کعبۃ اللہ اور مسجدِ نبوی میں بھی قصر نماز پڑھنی

ضروری ہوگی؟

ج...... کراچی سے مکہ مکرّمہ تک تو سفر ہے، اس لئے قصر کرے گا، اگر مکہ مکرّمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع ہو تو مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا، اور اگر مکہ مکرّمہ میں پندرہ دن ٹھہرنے کا موقع نہیں، مثلاً چودھویں دن اس کو منیٰ جانا ہے (یا اس سے پہلے مدینہ منوّرہ جانا ہے) تو مکہ مکرّمہ میں بھی مسافر ہی رہے گا اور قصر کرے گا۔

وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرنی چاہئے؟

س...... یومِ عرفہ کو وقوف کی نیت کس وقت کرنی چاہئے؟

ج...... وقوفِ عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، یومِ عرفہ کو زوال کے بعد جس وقت بھی میدانِ عرفات میں داخل ہوجائے وقوفِ عرفہ کی نیت کرنی چاہئے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف ہوجائے تو فرض ادا ہوجائے گا۔

عرفات کے میدان میں ظہر وعصر کی نماز قصر کیوں کی جاتی ہے؟

س...... یوم الحج یعنی ۹ ذوالحجہ کو مقامِ عرفات میں مسجدِ نمرہ میں جو

ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ ہمیشہ قصر کیوں پڑھی جاتی ہیں؟ جبکہ مکہ معظّمہ سے عرفات کے میدان کا فاصلہ تین چار میل ہے، اور قصر کے لئے مقامِ قیام سے ۴۸ میل یا ایسے ہی کچھ فاصلے کا ہونا ضروری ہے۔

ج...... ہمارے نزدیک عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے، مقیم پوری نماز پڑھے گا۔ سعودی حضرات کے نزدیک قصر مناسک کی وجہ سے ہے، اس لئے امام خواہ مقیم ہو، قصر ہی کرے گا۔

عرفات میں نمازِ ظہر و عصر جمع کرنے کی شرط

س...... عرفات کے میدان میں ظہر اور عصر کی نمازیں قصر ملاکر جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، لیکن اگر کوئی شخص امام کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہوسکا اور اب اکیلے نماز پڑھتا ہے تو اسے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر پڑھنی ہوں گی یا دونوں نمازیں اکیلے ہونے کی صورت میں بھی اکٹھی پڑھے گا؟ نیز اگر اپنے خیمے میں دُوسری جماعت کے ساتھ شریک ہو تو امام کو صرف ظہر پڑھانی چاہئے یا ظہر اور عصر اکٹھی؟

ج......عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کے لئے امامِ اکبر کے

ساتھ جو مسجدِ نمرہ میں ظہر و عصر پڑھاتا ہے، اس جماعت میں شرکت شرط ہے، پس جو لوگ مسجدِ نمرہ کی دونوں نمازوں (ظہر و عصر) یا کسی ایک کی جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے لئے ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے، خواہ وہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں، ان کے لئے ظہر و عصر کو جمع کرنا جائز نہیں۔

عرفات میں ظہر و عصر اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء یکجا پڑھنا

س...... حج کے موقع پر حجاجِ کرام کو ایک مقام پر دو نمازوں کو یکجا پڑھنے کا حکم ہے، لہٰذا مطلع کریں وہ دو وقت کی نمازیں کون سی ہیں؟ اور اگر کوئی شخص ان دو نمازوں کو یکجا نہ پڑھے (جان بوجھ کر) بلکہ اپنے اوقات میں پڑھے تو کیا اس شخص کی نمازیں قبول ہوں گی؟

ج...... عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن ظہر اور عصر کی نماز، ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے بشرطیکہ مسجدِ نمرہ کے امام کے ساتھ نماز پڑھی جائے۔ اگر اس کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں ادا کی

جائیں، اور ہر نماز کی جماعت اس کے وقت میں کرالی جائے۔

اور یومِ عرفہ کی شام کو غروبِ آفتاب کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں اور نمازِ مغرب اور عشاء دونوں مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستے میں پڑھ لی تو جائز نہیں، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے، اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

س...... کیا مزدلفہ میں نمازیں جماعت سے نہیں پڑھتے ہیں، فرداً فرداً پڑھتے ہیں؟

ج...... نہیں! بلکہ جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔

مزدلفہ اور عرفات میں نمازیں جمع کرنا اور ادا کرنے کا طریقہ

س...... عرفات میں ظہر و عصر کو جو اکٹھے یعنی جمع کر کے ایک وقت میں نماز پڑھتے ہیں، اس کے لئے کیا کیا شرائط ہیں؟ کیونکہ میں نے اس مرتبہ عرفہ کی مسجد میں نماز پڑھی تو ہماری مسجد کے مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھنا ہماری شرائط کے مطابق نہیں ہے۔ آپ سے پوچھنا ہے کہ اگر کوئی شخص ان شرائط کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے نماز پڑھ لے تو اس

کے لئے کیا تاوان ہے اور کیا حکم ہے؟

ج...... مسجدِ نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرنا جائز ہے، مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قصر صرف امامِ مسافر کرسکتا ہے، اگر امام مقیم ہو تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی۔ سنا یہ تھا کہ مسجدِ نمرہ کا امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتا ہے، اس لئے حنفی ان کے ساتھ جمع نہیں کرتے تھے، لیکن اگر یہ تحقیق ہوجائے کہ امام مسافر ہوتا ہے تو حنفیہ کے لئے امام کی ان نمازوں میں شریک ہونا صحیح ہے، ورنہ دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر اپنے خیموں میں ادا کریں۔

س...... اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جو جمع کرکے ایک وقت میں پڑھتے ہیں اس کے لئے بھی کیا شرائط ہیں؟ اور ان دونوں کو جمع کرنے کے لئے کن چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟ اور کیا مرد اور عورتوں تمام پر ضروری ہے، کوئی مستثنیٰ بھی ہیں؟ اور جو اس کو قصداً ترک کرے یا سہواً تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج...... مزدلفہ میں مغرب و عشاء کا جمع کرنا حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کو مغرب کے وقت میں پڑھنا ان کے لئے

جائز نہیں، اس میں مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔

س...... مزدلفہ میں جو مغرب و عشاء کو جمع کریں گے آیا ان کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے یا الگ الگ بھی پڑھ سکتے ہیں؟ آیا ان دونوں نمازوں کو دو اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں گے یا ایک اذان و اقامت کے ساتھ پڑھیں گے؟ ساتھ یہ بھی بتلائیں کہ مغرب و عشاء کے درمیان مغرب کی سنتیں یا نوافل بھی پڑھیں گے یا فقط فرض نماز پڑھ کر فوراً عشاء کی نماز پڑھیں گے؟

ج...... مغرب و عشاء جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں، اگر جماعت نہ ملے تو اکیلا پڑھ لے۔ دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سنتیں بعد میں پڑھیں، اور اگر مغرب پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھیں تو عشاء کے لئے دوبارہ اقامت کی جائے۔

مزدلفہ میں وتر اور سنتیں پڑھنے کا حکم

س......مزدلفہ پہنچ کر عشاء اور مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد سنت اور وتر واجب پڑھنے ضروری ہیں یا کہ نہیں؟

ج...... وتر کی نماز تو واجب ہے، اور اس کا ادا کرنا مقیم اور مسافر ہر ایک کے ذمہ لازم ہے۔ باقی رہیں سنتیں! تو سننِ مؤکدہ کا ادا کرنا مقیم کے لئے تو ضروری ہے، مسافر کو اختیار ہے کہ پڑھے یا نہ پڑھے۔

مزدلفہ کا وقوف کب ہوتا ہے؟ اور وادیٔ محسّر میں وقوف کرنا اور نماز ادا کرنا

س...... مسئلہ یہ ہے کہ مزدلفہ میں تو رات کو عرفہ سے پہنچیں گے، اس کے بعد اس کا وقوف کب سے شروع ہوتا ہے جو کہ واجب ہے اور کب تک ہوتا ہے؟ اور اس میں (مزدلفہ میں) فجر کی نماز کس وقت پڑھیں گے، آیا اوّل وقت میں یا آخر وقت میں؟ ساتھ یہ بتلائیں کہ اگر کوئی شخص اس وادی میں جو کہ مزدلفہ کے ساتھ ہے جس میں اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا تھا، نماز ادا کرلے، پھر معلوم ہو کہ یہ وہ جگہ ہے جس میں جلدی سے گزرنے کا حکم ہے تو کیا نماز کو لوٹائے گا یا ادا ہو جائے گی؟

ج...... وقوفِ مزدلفہ کا وقت ۱۰رذوالحجہ کو صبحِ صادق سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے تک ہے۔ سنت یہ ہے کہ صبحِ صادق ہوتے ہی اوّل وقت نمازِ فجر ادا کی جائے، نماز سے فارغ ہوکر وقوف

کیا جائے اور سورج نکلنے سے پہلے تک دُعا و اِستغفار اور تضرّع و اِبتہال میں مشغول ہوں۔ جب سورج نکلنے کے قریب ہو تو منیٰ کی طرف چل پڑیں اور وادیٔ محسَّر میں وقوف جائز نہیں۔

یوم النحر کے کن افعال میں ترتیب واجب ہے؟

س...... ''فضائلِ حج'' صفحہ:۲۱۴، ۲۱۵ پر دسویں تاریخ کا ذکر ہے، اور حضرتِ شیخ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''اس دن میں چار کام کرنے ہیں: رَمی، ذبح، سر منڈانا اور طوافِ زیارت کرنا'' یہی ترتیب ان کی ہے۔ اس میں بہت سے حضرات سے بھول وغیرہ کی وجہ سے ترتیب میں تقدّم و تأخر ہوا، ہر شخص آکر عرض کرتا کہ مجھ سے بجائے اس کے ایسا ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''اس میں کوئی گناہ نہیں۔'' اب اس ترتیب میں تقدیم و تأخیر ہو تو دَم واجب بتایا جاتا ہے (معلّم الحجاج ص:۲۵۳)۔ اگر مفرِد یا قارِن نے یا متمتع نے رَمی سے پہلے سر منڈایا، یا قارن اور متمتع نے ذبح سے پہلے سر منڈایا، قارِن اور متمتع نے رَمی سے پہلے ذبح کیا تو دَم واجب ہوگا، کیونکہ ان چیزوں میں ترتیب واجب ہے۔ یہ فرق سمجھ میں نہیں آیا، برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمادیں۔

ج…… یوم النحر کے چار افعال ہیں، یعنی رَمی، ذبح، حلق اور طوافِ زیارت۔ اوّل الذکر تین چیزوں میں ترتیب واجب ہے، تقدیم و تأخیر کی صورت میں دَم واجب ہوگا۔ مگر طوافِ زیارت اور تین افعالِ مذکورہ کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ پس اگر طوافِ زیارت ان تین سے پہلے کرلیا جائے تو کوئی دَم لازم نہیں۔ حدیث میں ان تین افعال کے آگے پیچھے کرنے والوں کو جو فرمایا گیا ہے کہ: ''کوئی حرج نہیں!'' حنفیہ اس میں یہ تأویل کرتے ہیں کہ اس وقت افعالِ حج کی تشریع ہو رہی تھی، اس لئے خاص اس موقع پر بھول چوک کر تقدیم و تأخیر کرنے والوں کو گناہ سے بَری قرار دیا، مگر چونکہ دُوسرے دلائل سے ان افعال میں ترتیب کا وجوب ثابت ہوتا ہے اس لئے دَم واجب ہوگا، واللہ اعلم!

دَم کہاں ادا کیا جائے؟

س…… عرض یہ ہے کہ ہم سب سے دورانِ حج اِحرام باندھنے کے سلسلے میں غلطی ہوگئی تھی جس کا ہم کو دَم ادا کرنا ہے، لیکن ہم یہ ادا نہیں کرسکے۔ اس کے علاوہ مکہ و مدینہ دوبارہ جانے کی سعادت ابھی تک نصیب نہیں ہوئی، کچھ عرصہ بعد ہم چھٹی پر

کراچی جارہے ہیں، پس عرض یہ ہے کہ یہ دَم جو ہم کو ادا کرنا ہے، کیا کراچی میں کرسکتے ہیں یا نہیں؟

ج…… حج وعمرہ کے سلسلے میں جو دَم واجب ہوتا ہے اس کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے، دُوسری جگہ ذبح کرنا دُرست نہیں۔ آپ کسی حاجی کے ہاتھ اتنی رقم بھیج دیں اور اس کو تاکید کردیں کہ وہ وہاں بکرا خرید کر حدودِ حرم میں ذبح کرادے، اس کا گوشت صرف فقراء و مساکین کھاسکتے ہیں، مال دار لوگ نہیں کھاسکتے۔

رَمی
(شیطان کو کنکریاں مارنا)

شیطان کو کنکریاں مارنے کی کیا علت ہے؟

س ...... حج مبارک کے موقع پر شیطان کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں، کیا اس کی علت وہ ہاتھیوں کا لشکر ہے جس پر اللہ جل شانہ نے کنکریاں برسوا کر پامال کیا تھا یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ واقعہ ہے جس میں شیطان نے متعدّد دفعہ بہکایا تھا؟ ممکن ہے اس موقع کی علّتیں بہت سی ہوں، اُمید ہے رائج علت تحریر فرماکر ہمارے مسئلے کا حل فرمادیں گے۔

ج...... غالباً حضرت ابراہیم علیہ السلام والا واقعہ ہی اس کا سبب ہے، مگر یہ علت نہیں۔ ایسے اُمور کی علت تلاش نہیں کی جاتی، بس جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جاتی ہے، اور حج کے اکثر افعال و ارکان عاشقانہ انداز کے ہیں، کہ عقلاء ان کی علّتیں تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔

شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت

س..... شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت کس وقت سے شروع ہوتا ہے اور کب تک کنکریاں مارنا جائز ہے؟ برائے مہربانی اس کو بھی تفصیل سے تحریر فرمائیں۔

ج..... پہلے دن دسویں ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ (بڑا شیطان) کی رَمی کی جاتی ہے، اس کا وقت صبحِ صادق سے شروع ہوجاتا ہے مگر طلوعِ آفتاب سے پہلے رَمی کرنا خلافِ سنت ہے، اس کا وقتِ مسنون طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک بلاکراہت جواز کا وقت ہے، اور غروب سے اگلے دن کی صبحِ صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلاکراہت جائز ہے۔ گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، غروبِ آفتاب تک بلاکراہت، اور غروب سے صبحِ صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ مگر آج کل ہجوم کی وجہ سے غروب سے پہلے رَمی نہ کرسکے تو غروب کے بعد بلاکراہت جائز ہے۔ تیرہویں تاریخ کی رَمی کا مسنون وقت تو زوال کے بعد ہے،

لیکن صبحِ صادق کے بعد زوال سے پہلے اس دن کی رَمی کرنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

رات کے وقت رَمی کرنا

س…… رَمیٔ جمرات کے وقت کافی رش ہوتا ہے اور حجاج پاؤں تلے دَب کر مرجاتے ہیں، تو کیا کمزور مرد و عورت بجائے دن کے رات کے کسی حصے میں رَمی کرسکتے ہیں؟ جبکہ وہاں کے علماء کا کہنا ہے کہ چوبیس گھنٹے رَمیٔ جمار کرسکتے ہیں۔

ج…… طاقت ور مردوں کو رات کے وقت رَمی کرنا مکروہ ہے، البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رَمی کریں تو ان کے لئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔

رَمیٔ جمار میں ترتیب بدل دینے سے دَم واجب نہیں ہوتا

س…… ایک صاحب نے اس سال حجِ بیت اللہ ادا فرمایا، اور شیطانوں پر کنکریاں مارنے کے سلسلے میں تاریخ دس، گیارہ، بارہ یعنی تین یوم میں بھول یا غلطی سے جمرۂ عقبہ سے شروع ہوکر جمرۂ اوّل پر ختم کیں، تو اس غلطی و بھول کی کیا سزا و جزا ہے؟ اس سے حج میں فرق آیا یا نہیں؟

ج…… چونکہ جمرات میں ترتیب سنت ہے، واجب نہیں، اور ترکِ سنت پر دَم نہیں آتا، اس لئے نہ حج میں کوئی خرابی آئے گی اور نہ دَم واجب ہوگا۔ البتہ ترکِ سنت سے کچھ اساءت آتی ہے، یعنی خلافِ سنت کام کیا۔ صورتِ مسئولہ میں اگر یہ شخص جمرۂ اُولیٰ کی رَمی کے بعد علی الترتیب جمرۂ وسطیٰ اور جمرۂ عقبہ کی رَمی دوبارہ کرلیتا تو اس کا فعل سنت کے مطابق ہوجاتا اور اساءت ختم ہوجاتی۔

دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رَمی کرنا

س…… لوگوں کے کہنے کے مطابق کہ دسویں ذی الحجہ کو رَمی کرنے میں کافی دُشواری ہوتی ہے، خواتین ہمارے ساتھ تھیں، ہم نے صبح کے بجائے مغرب کے وقت رَمی کی، کیا یہ عمل صحیح ہوا؟

ج…… مغرب تک رَمی کی تأخیر میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ جب تک رَمی نہ کرلیں تب تک تمتع اور قران کی قربانی نہیں کرسکتے، اور جب تک قربانی نہ کرلیں، بال نہیں کٹا سکتے، اگر آپ نے اس شرط کو ملحوظ رکھا تو ٹھیک کیا۔

کسی سے کنکریاں مروانا

س…… میں نے اپنے شوہر کے ساتھ حج کیا ہے، چونکہ میرے

شوہر بہت بیمار ہوگئے تھے اور میرے ساتھ اپنا کوئی خاص نہیں تھا، جس کی وجہ سے میں کنکریاں خود نہیں مار سکی، نہ میرے شوہر۔ ہمارے ساتھ جو اور لوگ تھے ان کی بھی کوئی عورت نہیں گئی کنکریاں مارنے، ان کی طرف سے اور میری اور میرے شوہر کی طرف سے ہمارے ساتھ والے مردوں نے ہی کنکریاں مار دیں۔ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جو آدمی نماز کھڑے ہوکر پڑھ سکتا ہے وہ کنکریاں خود مارے، اور اگر ایسا نہ کرے تو اس کا فدیہ دے۔ اب مجھے بہت فکر ہوگئی ہے، آپ مجھے بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ ہم نے اپنی قربانی بھی انہیں لوگوں کی معرفت کرائی تھی۔

ج...... آپ کے ذمہ قربانی لازم ہوگئی، مکہ جانے والے کسی آدمی کے ہاتھ رقم بھیج دیجئے اور اس کو تاکید کردیجئے کہ وہ بکری ذبح کرادے۔

کیا ہجوم کے وقت خواتین کی کنکریاں دُوسرا مار سکتا ہے؟

س...... خواتین کو کنکریاں خود مارنی چاہئیں، دن کو رَش ہو تو رات کو مارنی چاہئیں، کیا خواتین خود مارنے کے بجائے دُوسروں سے کنکریاں مرواسکتی ہیں؟

ج...... رات کے وقت رَش نہیں ہوتا، عورتوں کو اس وقت رَمی کرنی چاہئے۔ خواتین کی جگہ کسی دُوسرے کا رَمی کرنا صحیح نہیں، البتہ اگر کوئی ایسا مریض ہو کہ رَمی کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کی جگہ رَمی کرنا جائز ہے۔

جمرات کی رَمی کرنا

س...... دُوسرے کی طرف سے منیٰ میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج...... حالتِ عذر میں دُوسرے کی طرف سے رَمی کرنے کا طریقہ فقہاء نے یوں لکھا ہے کہ پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارے اور پھر دُوسرے کی طرف سے نیابت کے طور پر سات کنکریاں مارے۔ ایک کنکری اپنی طرف سے مارنا اور دُوسری دُوسرے شخص کی طرف سے مارنے کو مکروہ لکھا ہے۔

بیمار یا کمزور آدمی کا دُوسرے سے رَمی کروانا

س...... ایک شخص بیماری یا کمزوری کی حالت میں حج کرتا ہے، اب وہ جمرات کی رَمی کس طرح کرے؟ کیا وہ کسی دُوسرے سے رَمی کرواسکتا ہے؟

ج…… جو شخص بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو، اور جمرات تک پیدل یا سوار ہوکر آنے میں سخت تکلیف ہوتی ہو تو وہ معذور ہے، اور اگر اس کو آنے میں مرض بڑھنے یا تکلیف ہونے کا اندیشہ نہیں ہے، تو اَب اس کو خود رَمی کرنا ضروری ہے، اور دُوسرے سے رَمی کرانا جائز نہیں۔ ہاں! اگر سواری یا اُٹھانے والا نہ ہوتو وہ معذور ہے اور معذور دُوسرے سے رَمی کراسکتا ہے، جس کو معذوری نہ ہو اس کا دُوسرے کے ذریعہ رَمی کرانا جائز نہیں۔ بہت سے لوگ محض ہجوم کی وجہ سے دُوسرے کو کنکریاں دے دیتے ہیں، ان کی رَمی نہیں ہوتی۔ البتہ سخت ہجوم میں ضعیف و ناتواں لوگ پس جاتے ہیں، گو وہ چلنے سے معذور نہیں، لہٰذا ان کے لئے رات کو رَمی کرنا افضل ہے۔

دس ذوالحجہ کو رَمیٔ جمار کے لئے کنکریاں دُوسرے کو دے کر چلے آنا جائز نہیں

س…… میرے ایک دوست جن کا تعلق انڈیا سے ہے، اس مرتبہ ان کا ارادہ حج کرنے کا بھی ہے اور اپنے وطن جاکر گھر والوں کے ساتھ عید کرنے کا بھی۔ جبکہ عربی کیلنڈر کے مطابق عربی کی دس

بروز جمعرات ہے اور اس طرح سے حج جمعرات کو ہوجاتا ہے، لیکن شیطان کو کنکریاں مارنے کے لئے تین دن تک منیٰ میں رُکنا پڑتا ہے، میرے دوست چاہتے ہیں کہ جمعہ کی صبح والی فلائٹ سے انڈیا روانہ ہوجائیں اور اپنی کنکریاں مارنے کے لئے کسی دُوسرے شخص کو دے دیں، تو کیا اس صورت میں اس کے حج کے تمام فرائض ادا ہوجاتے ہیں اور حج مکمل ہوجاتا ہے یا کہ نہیں؟

ج…… جمرات کی رَمی واجب ہے اور اس کے ترک پر دَم لازم آتا ہے، آپ کے دوست بارہویں تاریخ کو زوال کے بعد رَمی کرکے جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں۔ اپنی کنکریاں کسی دُوسرے کے حوالے کرکے خود چلے آنا جائز نہیں، ان کا حج ناقص رہے گا، ان کا دَم لازم آئے گا، اور وہ قصداً حج کا واجب چھوڑنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے۔ تعجب ہے! کہ ایک شخص اتنا خرچ کرکے آئے اور پھر حج کو اَدھورا اور ناقص چھوڑ کر بھاگ جائے۔ اگر ایک سال عید گھر والوں کے ساتھ نہ کی جائے تو کیا حرج ہے؟ واضح رہے کہ جو شخص خود رَمی کرنے پر قادر ہو اس کی طرف سے کسی دُوسرے شخص کا رَمی کردینا کافی نہیں، بلکہ اس کے ذمہ بذاتِ خود رَمی کرنا لازم ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص ایسا بیمار یا معذور ہو کہ خود جمرات تک آنے کی

طاقت نہیں رکھتا اس کی طرف سے نیابت جائز ہے کہ اس کے حکم سے دُوسرا شخص اس کی طرف سے رَمی کردے۔

۱۲ر ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رَمی کرنا دُرست نہیں

س…… ۱۲ر ذوالحجہ کو اکثر دیکھا گیا کہ لوگ زوال سے پہلے رَمی کرنے نکل جاتے ہیں کہ بعد میں رَش ہوجائے گا، اس لئے قبل اَز وقت مار کر نکل جاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا یہ عمل دُرست ہے؟ اور اگر دُرست نہیں تو جس نے کرلیا اس پر کیا تاوان آئے گا؟ اس کا حج دُرست ہوا یا فاسد؟

ج…… صرف دس ذوالحجہ کی رَمی زوال سے پہلے ہے، ۱۱ر، ۱۲ر کی رَمی زوال کے بعد ہی ہوسکتی ہے، اگر زوال سے پہلے کرلی تو وہ رَمی ادا نہیں ہوئی، اس صورت میں دَم واجب ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رَمی زوال سے پہلے کرکے جانا جائز ہے۔

عورتوں اور ضعفاء کا بارہویں اور تیرہویں کی درمیانی شب میں رَمی کرنا

س…… عورتوں اور ضعفاء کے لئے تو رات کو کنکریاں مارنا جائز ہے، لیکن بارہویں ذوالحجہ کو اگر وہ غروبِ آفتاب کے بعد ٹھہریں

اور رات کو رَمی کریں تو کیا ان پر تیرہویں کی رَمی بھی لازم ہوتی ہے؟ صحیح مسئلہ کیا ہے؟

ج...... بارہویں تاریخ کو بھی عورتیں و دیگر ضعفاء و کمزور حضرات رات کو رَمی کر سکتے ہیں، بارہویں تاریخ کو منیٰ سے غروبِ آفتاب کے بعد بھی تیرہویں کی فجر سے پہلے آنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ اس لئے اگر تیرہویں تاریخ کی صبحِ صادق ہونے سے پہلے منیٰ سے نکل جائیں تو تیرہویں تاریخ کی رَمی لازم نہیں ہوگی، اور اس کے چھوڑنے پر دَم لازم نہیں آئے گا۔ ہاں! اگر تیرہویں کی فجر بھی منیٰ میں ہوگئی تو پھر تیرہویں کی رَمی بھی واجب ہوجاتی ہے، اس کے چھوڑنے سے دَم لازم آئے گا۔

تیرہویں کو صبح سے پہلے منیٰ سے نکل جائے تو رَمی لازم نہیں

س...... مسئلہ یہ ہے کہ بارہویں تاریخ کو ہم یعنی عورتوں نے رات کو رَمی کا فعل ادا کیا اور پھر غروب کے بعد وہاں سے نکلے۔ پوچھنا میں یہ چاہتی ہوں کہ غروب کے بعد نکلنے سے تیرہ کا ٹھہرنا ضروری تو نہیں ہوگیا؟ کیونکہ بعض لوگوں نے وہاں

بتلایا کہ بارہ کو منیٰ سے دیر سے نکلنے پر تیرہ کی رَمی کرنا واجب ہوجاتی ہے۔ اور یہ بھی بتلائیں کہ ہمارے ان عملوں سے کوئی حج میں نقص وفساد تو نہیں آیا؟ اگر آیا تو اس کا تاوان کیا ہے؟

ج...... بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے، مگر اس صورت میں تیرہویں تاریخ کی رَمی لازم نہیں ہوتی، بشرطیکہ صبحِ صادق سے پہلے منیٰ سے نکل گیا ہو۔ اور اگر منیٰ میں تیرہویں تاریخ کی صبحِ صادق ہوگئی تو اَب تیرہویں تاریخ کی رَمی بھی واجب ہوگئی، اب اگر رَمی کے بغیر منیٰ سے جائے گا تو دَم لازم ہوگا۔

حج کے دوران قربانی

کیا حاجی پر عید کی قربانی بھی واجب ہے؟

س…… جو حضرات پاکستان سے حج کے لئے جاتے ہیں، ان کے لئے وہاں حج کے دوران ایک قربانی واجب ہے یا دو واجب ہیں؟ اور اگر ایک قربانی کردی ہو تو اَب کیا کیا جائے؟

ج…… جو حاجی صاحبان مسافر ہوں اور انہوں نے حجِ تمتع یا قران کیا ہو ان پر صرف حج کی قربانی واجب ہے، اور اگر انہوں نے حجِ مفرَد کیا ہو تو ان کے ذمہ کوئی قربانی واجب نہیں۔ اور جو حاجی مسافر نہ ہوں بلکہ مقیم ہوں ان پر بشرطِ استطاعت عید کی قربانی بھی واجب ہے۔

کیا دورانِ حج مسافر کو قربانی معاف ہے؟

س…… کیا مسافرت میں قربانی معاف ہے؟ دورانِ حج جبکہ حالتِ سفر ہوتی ہے اس وقت بھی قربانی معاف ہے؟

ج…… دورانِ سفر عام طور پر حاجی سفر میں ہوتا ہے، اس لئے اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر حاجی نے حجِ تمتع یا حجِ قران کا اِحرام باندھا ہے تو اس پر حج کی قربانی واجب ہوگی، عیدالاضحیٰ کی نہیں۔ البتہ اگر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی کرلے تو ثواب ہوگا۔

حجِ اِفراد میں قربانی نہیں، چاہے پہلا ہو یا دُوسرا، تیسرا

س…… ہمارا تیسرا حج ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ قربانی صرف پہلے حج پر لازمی ہے۔

ج…… حجِ اِفراد میں قربانی نہیں ہوتی، خواہ پہلا ہو یا دُوسرا، تیسرا، اور تمتع یا قران ہو تو قربانی لازم ہے، خواہ پہلا ہو یا دُوسرا، تیسرا۔

حج میں قربانی کریں یا دَمِ شکر؟

س…… اب تک تو میں نے سنا تھا کہ قربانی ایک ہوتی ہے جو کہ عرصے سے ہم اِدھر کرتے آئے ہیں، آج ہمارے ایک مولوی صاحب نے بتایا کہ قربانی کے دنوں میں جو قربانی ہوتی ہے وہ دَم ہے حج کا، اور قربانی کرنا حاجی پر ضروری نہیں کیونکہ حاجی مسافر ہوتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ بات کہاں تک دُرست ہے؟

ج...... جس شخص کا حج تمتع یا قران ہو اس پر حج کی وجہ سے قربانی واجب ہے، اس کو دَمِ شکر کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر حج و عمرہ میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو اس کی وجہ سے بھی بعض صورتوں میں قربانی واجب ہو جاتی ہے، اس کو ''دَم'' کہتے ہیں۔

بقر عید کی عام قربانی دو شرطوں کے ساتھ واجب ہے، ایک یہ کہ آدمی مقیم ہو، مسافر نہ ہو۔ دوم یہ کہ حج کے ضروری اخراجات ادا کرنے کے بعد اس کے پاس قربانی کی گنجائش ہو۔ اگر مقیم نہیں تو قربانی واجب نہیں اور اگر حج کے ضروری اخراجات کے بعد قربانی کی گنجائش نہیں تب بھی اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں۔

رَمی مؤخر ہونے پر قربانی بھی بعد میں ہوگی

س...... ہجوم وغیرہ کی وجہ سے اگر عورت رات تک رَمی مؤخر کرے تو کیا اس کے حصے کی قربانی پہلے کی جاسکتی ہے؟

ج...... جس شخص کا تمتع یا قران کا اِحرام ہو اس کے لئے رَمی اور قربانی میں ترتیب واجب ہے کہ پہلے رَمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر اِحرام کھولے۔ پس جس عورت نے تمتع یا قران کیا

ہو اگر وہ ہجوم کی وجہ سے رات تک رَمی کو مؤخر کرے تو قربانی کو بھی رَمی سے فارغ ہونے تک مؤخر کرنا لازم ہوگا۔ جب تک وہ رَمی نہ کرے اس کے حصے کی قربانی نہیں ہوسکتی اور جب تک قربانی نہ ہوجائے، اس کا اِحرام نہیں کھل سکتا۔

کسی ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا

س...... حج کے موقع پر ایک ادارہ رقم لے کر رسید جاری کرتا ہے اور وقت دے دیتا ہے کہ فلاں وقت تمہاری طرف سے قربانی ہوجائے گی، چنانچہ فلاں وقت بال کٹوا کر اِحرام کھول دینا۔ لیکن بغیر تصدیق کئے بال کٹوا کر اِحرام کھولنا چاہئے یا نہیں؟

ج...... اگر قربانی سے پہلے بال کٹادیئے جائیں تو دَم لازم آتا ہے، چونکہ اس صورت میں یہ یقین نہیں کہ اِحرام کھولنے سے پہلے قربانی ہوگئی، اس لئے یہ صورت صحیح نہیں۔

حاجی کا قربانی کے لئے کسی جگہ رقم جمع کروانا

س...... قربانی کے لئے مدرسہ صولتیہ میں رقم جمع کروائی، اپنے ہاتھ سے یہ قربانی نہیں کی، یہ عمل صحیح ہوا؟

ج...... حاجی کو مزدلفہ سے منیٰ آکر چار کام کرنے ہوتے ہیں۔
۱:-رَمی، ۲:-قربانی، ۳:-حلق، ۴:-طوافِ افاضہ، پہلے تین کاموں میں ترتیب واجب ہے، یعنی سب سے پہلے رَمی کرے، پھر قربانی کرے (جبکہ حج تمتع یا قران کیا ہو)، اس کے بعد بال کٹائے، اگر ان تین کاموں میں ترتیب قائم نہ رکھی، مثلاً رَمی سے پہلے قربانی کردی، یا حلق کرالیا، یا قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دَم واجب ہے۔ اب آپ نے جو صولتیہ میں رقم جمع کروائی تو ضروری تھا کہ وہ قربانی آپ کی رَمی کے بعد اور حلق سے پہلے ہو، اگر آپ نے رَمی نہیں کی تھی کہ انہوں نے آپ کی طرف سے قربانی کردی تو دَم لازم آیا، یا انہوں نے قربانی نہیں کی تھی اور آپ نے حلق کرالیا تب بھی دَم لازم آگیا، اس لئے ان سے تحقیق کرلی جائے کہ انہوں نے قربانی کس وقت کی تھی؟

یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جبکہ آپ نے حج قران یا تمتع کیا ہو، لیکن اگر آپ نے صرف حجِ مفرد کیا تھا تو قربانی آپ کے ذمہ واجب نہیں تھی اور آپ رَمی کے بعد حلق کرا سکتے تھے۔

بینک کے ذریعہ قربانی کروانا

س..... میں اور میری بیوی کا حج پر جانا ہوا، حج سے پہلے ہم نے قربانی کے پیسے وہاں کے بینک میں جمع کرادیئے تاکہ اس دن مذبح خانہ جانے کی پریشانی نہ ہو، لیکن یہاں آکر میرے بھائی نے بتلایا کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اس بنا پر میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا یہ عمل ٹھیک ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس کی کیا دلیل ہے؟ اور پھر اس عمل سے حج میں کوئی نقص آیا ہوگا، وہ نقص کیا ہے؟ اور اب اس کا کیا تاوان ہے جس کی وجہ سے وہ غلطی پوری ہوجائے؟

ج..... جس شخص کا حج تمتع یا قران کا ہو اس کے ذمہ قربانی واجب ہے، اور یہ بھی واجب ہے کہ پہلے قربانی کی جائے اس کے بعد حلق کرایا جائے، اگر قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دَم واجب ہوگا۔ آپ نے بینک میں جو رقم جمع کرائی، آپ کو کچھ معلوم نہیں کہ آپ کے نام کی قربانی ہوجانے کے بعد آپ نے حلق کرایا یا پہلے کرالیا؟ اس لئے آپ کے ذمہ احتیاطاً دَم لازم ہے۔

س..... اکثر حج کے دنوں میں دیکھا گیا ہے کہ حاجی حضرات وہاں کے بینک میں قربانی کی رقم جمع کراتے ہیں اور پھر دسویں

ذوالحجہ کو رَمی کے بعد فوراً حلق کرکے اِحرام اُتار لیتے ہیں، حالانکہ بینک والے قربانی بے ترتیب اور بغیر حساب کے مسلسل تین دن تک کرتے ہیں، جس میں کوئی معلوم نہیں کہ پہلے کس کی قربانی ہوگی تاکہ اس اعتبار سے حلال ہو۔ پوچھنا یہ ہے کہ حاجیوں کا یہ عمل کیسا ہے؟ کیا یہ لوگ بغیر قربانی کے اِحرام اُتار سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مسنون اور واجب طریقہ کیا ہے؟

ج...... جس شخص کا حج تمتع یا قران ہو اس پر قربانی واجب ہے، اور اس قربانی کا حلق سے پہلے کرنا واجب ہے، اگر حلق کرالیا اور قربانی نہیں کی تو دَم لازم آئے گا۔ جو لوگ بینک میں قربانی کی رقم جمع کراتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ بینک والوں سے وقت کا تعین کرالیں اور پھر قربانی کے دن قربان گاہ پر اپنا آدمی بھیج کر اپنے نام کی قربانی کو ذبح کرادیں، اس کے بعد حلق کرائیں۔ جب تک کسی حاجی کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی قربانی ہوچکی ہے یا نہیں؟ اس وقت تک اس کا حلق کرانا جائز نہیں، ورنہ دَم لازم آئے گا۔ اس لئے یا تو اس طریقے پر عمل کیا جائے جو میں نے لکھا ہے، یا پھر بینک میں رقم جمع ہی نہ کرائی جائے بلکہ اپنے طور پر قربانی کا انتظام کیا جائے۔

ایک قربانی پر دو دعویٰ کریں تو پہلے خریدنے والے کی شمار ہوگی

س...... پچھلے سال حج کے دوران میرے دوست نے قربانی کے لئے وہاں موجود قصائی کو رقم ادا کی، جب جانور ذبح ہوگیا اور میرے دوست نے اس میں سے کچھ گوشت نکالنا چاہا تو وہاں کچھ لوگ آگئے اور انہوں نے کہا کہ یہ جانور تو ہمارا ہے اور ہم نے قصائی کو اس کی رقم ادا کی ہے۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ قصائی نے دونوں پارٹیوں سے الگ الگ پیسے لئے اور ایک ہی جانور ذبح کردیا، اب مسئلہ یہ ہے کہ آیا میرے دوست کی قربانی کا فرض ادا ہوگیا یا اسے دوبارہ کرنی پڑے گی؟

ج...... چونکہ اس قصائی نے دُوسری پارٹی سے پہلے سودا کیا تھا اس لئے وہ جانور ان کا تھا، پتہ چلنے پر آپ کے دوست کو اپنی رقم واپس لے کر دُوسرا جانور خرید کر ذبح کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال قربانی ان کے ذمہ باقی ہے، اور چونکہ انہوں نے قربانی سے پہلے اِحرام اُتار دیا اس لئے ایک دَم اس کا بھی ان کے ذمہ لازم آیا۔ اب دو قربانیاں کریں۔ یہ مسئلہ اس صورت میں ہے کہ جبکہ ان کا اِحرام تمتع یا قران ہو، اور اگر حجِ مفرَد کا اِحرام تھا تو ان کے

ذمہ کوئی چیز بھی واجب نہیں۔

حاجی کس قربانی کا گوشت کھاسکتا ہے؟

س…… گزارش یہ ہے کہ جو لوگ حج و عمرہ کرتے ہیں، ان کو ایک قربانی کرنی ہوتی ہے جو کہ دَم کہلاتا ہے، اور ۱۰/ذوالحجہ کو جو عام لوگ قربانی کرتے ہیں وہ سنتِ ابراہیمی (علیہ السلام) کہلاتا ہے، اب دریافت کرنا ہے کہ دَم کا گوشت سوائے مساکین کے اہلِ ثروت کو کھانا منع ہے، لیکن مکہ مکرّمہ میں قریب قریب سب حاجی صاحبان یہی گوشت کھاتے ہیں، مجھے اس میں کافی تردّد ہے، اس کا حل کیا ہوگا؟

ج…… حجِ تمتع یا حجِ قران کرنے والا ایک ہی سفر میں حج و عمرہ ادا کرنے کی بنا پر جو قربانی کرتا ہے اسے "دَمِ شکر" کہا جاتا ہے۔ اس کا حکم بھی عام قربانی جیسا ہے، اس سے خود قربانی کرنے والا، امیر و غریب سب کھاسکتے ہیں۔ البتہ جن لوگوں پر حج و عمرہ میں کوئی جنایت (غلطی) کرنے کی وجہ سے دَم واجب ہوتا ہے وہ "دَمِ جبر" کہلاتا ہے، اس کا فقراء و مساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے، مال دار لوگ اور دَم دینے والا خود اس کو نہیں کھاسکتے۔

حلق

(بال منڈوانا)

رَمی جمار کے بعد سر منڈانا

س...... بعض حاجی صاحبان ۱۰رذوالحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنے سے پہلے ہی بال کٹوالیتے یا سر منڈوالیتے ہیں، حالانکہ قربانی کے بعد ہی اِحرام سے فارغ ہوا جاسکتا ہے، اس صورت میں کیا کوئی جزا واجب ہوتی ہے یا نہیں؟

ج...... اگر حجِ مفرَد کا اِحرام ہو تو قربانی اس کے ذمہ واجب نہیں، اس لئے رَمی کے بعد سر منڈاسکتا ہے، اور اگر تمتع یا قران کا اِحرام تھا تو رَمی کے بعد پہلے قربانی کرے پھر اِحرام کھولے، اگر قربانی سے پہلے اِحرام کھول دیا تو اس پر دَم لازم ہوگا۔

بار بار عمرہ کرنے والے کے لئے حلق لازم ہے

س...... حج و عمرہ کی ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حج یا عمرہ کے بعد

اگر سر کے بال اُنگلی کے پورے سے چھوٹے ہیں تو قصر نہیں ہوسکتی، حلق ہی کرنا پڑے گا، اگر بال اُنگلی کے پورے سے بڑے ہیں پھر قصر ہوسکتی ہے۔ عرض ہے کہ جو لوگ طائف، جدہ یا مکہ مکرّمہ کے قریب رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں توفیق دیتا ہے تو وہ ہر مہینے ۲، ۳ عمرے ادا کرنا چاہیں اور ان کے بال چھوٹے ہوں تو کیا وہ ہمیشہ حلق ہی کرتے رہیں گے؟ کیونکہ ایک مرتبہ حلق کروانے سے کم از کم دو ماہ تو بال اتنے نہیں بڑھتے کہ قصر کرائی جاسکے، اگر کوئی خوش نصیب ہر جمعہ کو عمرہ ادا کرنا چاہے اور حلق نہیں کروانا چاہتا تو کیا قصر کراسکتا ہے؟

ج…… قصر اس وقت ہوسکتا ہے جب سر کے بال اُنگلی کے پورے کے برابر ہوں، لیکن اگر بال اس سے چھوٹے ہوں تو حلق متعین ہے، قصر صحیح نہیں۔ اس لئے جو حضرات بار بار عمرے کرنے کا شوق رکھتے ہیں، ان کو لازم ہے کہ ہر عمرہ کے بعد حلق کرایا کریں، قصر سے ان کا اِحرام نہیں کھلے گا۔

حج وعمرہ میں کتنے بال کٹوائیں؟

س…… حج یا عمرہ مسلمان کے لئے ایک بہت بڑی فضیلت ہے،

ان کو ادا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ رکن مقرّر کئے ہیں، اگر ان میں سے کوئی ایک بھی رہ جائے تو حج یا عمرہ نہیں ہوتا۔ ان دونوں فریضوں میں ایک آخری رکن ہے، سر کے بال کٹانا، اُسترے سے یا مشین سے، یعنی سر کے ہر ایک بال کا چوتھا حصہ کٹانا چاہئے۔ آج کل جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے آتے ہیں تو وہ تمام کے تمام بال یا بالوں کا چوتھا حصہ کٹانے کے بجائے قینچی سے ایک دو جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال بالکل کاٹ دیتے ہیں، اور یہ رُکن اس طرح پورا کرتے ہیں۔ کیا اس طرح بال کٹانے سے رکن پورا ہوجاتا ہے؟ جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ بال اُسترے سے مونڈنا زیادہ افضل ہے، نہیں تو چوتھا حصہ بالوں کا۔

ج...... اِحرام کھولنے کے لئے سر کے بال اُتارنا ضروری ہے اور اس کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ حلق کرانا ہے، یعنی اُسترے سے سر کے بال صاف کردینا، یہ سب سے افضل ہے، اور ایسے لوگوں کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار رحمت کی دُعا فرمائی۔ جو لوگ دُور دُور سے سفر کرکے حج و عمرہ کے لئے جاتے ہیں اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بار کی

دُعائے رحمت سے محروم رہتے ہیں، ان کی حالت بہت ہی افسوس کے لائق ہے کہ ان لوگوں نے اپنے بالوں کے عشق میں دُعائے خیر سے محروم ہوجانے کو گوارا کرلیا، گویا ان کی حالت اس شعر کے مصداق ہے:

کعبے بھی گئے، پر نہ چھٹا عشق بتوں کا
اور زمزم بھی پیا، پر نہ بجھی آگ جگر کی

دُوسرا درجہ یہ ہے کہ پورے سر کے بال مشین یا قینچی سے اُتار لئے جائیں، اس کی فضیلت حلق (سر منڈانے) کے برابر نہیں، لیکن تین مرتبہ حلق کرانے والوں کے لئے دُعا کرنے کے بعد چوتھی مرتبہ دُعا میں ان لوگوں کو بھی شامل فرمایا ہے۔

تیسرا درجہ یہ ہے کہ کم سے کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کے برابر کاٹ دیئے جائیں۔ جو شخص چوتھائی سر کے بال نہ کٹوائے اس کا اِحرام ہی نہیں کھلتا، اور اس کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا اور بیوی کے پاس جانا بدستور حرام رہتا ہے، جو لوگ اُوپر اُوپر سے دو چار بال کٹا کر کپڑے پہن لیتے ہیں وہ گویا اِحرام کی حالت میں کپڑے پہنتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے ذمہ جنایت کا دَم لازم آتا رہتا ہے۔

س...... ہم لوگ یہاں سعودی عرب میں بغرض ملازمت مقیم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمیں حج اور عمرہ ادا کرنے کی سعادت اکثر نصیب ہوتی رہتی ہے۔ مگر عمرہ ادا کرنے کے بعد ہم لوگ اکثر یہ غلطی کرتے رہے ہیں کہ مقامی لوگوں، مصری، یمنی اور سوڈانی لوگوں کی دیکھا دیکھی سر کے بال صرف دو تین جگہ سے معمولی کاٹ کر اِحرام کھول دیتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے اِحرام سے خارج نہیں ہوتے، کیونکہ فقہِ حنفیہ میں اس طرح کرنا جائز نہیں، بلکہ کم از کم سر کے چوتھائی بال کاٹنے چاہئیں۔ اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہر بال کا چوتھائی حصہ کاٹنا ضروری ہے، جو کہ بہت مشکل ہے۔ عمرہ کی کتابوں سے بھی یہ بات واضح طور سے نہیں ملتی ہے۔ آپ سے مؤدّبانہ عرض ہے کہ برائے مہربانی بال کٹوانے کا مسئلہ اور اَب تک جو عمرے غلطی کے ساتھ کئے ہیں ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟ تفصیلاً اور واضح طور سے روزنامہ ''جنگ'' جمعہ ایڈیشن کے اسلامی صفحہ میں چھاپ کر ان لاکھوں مسلمانوں کی اصلاح فرمائیں جو یہ غلطی کر رہے ہیں۔ مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ عمرہ ادا کرنے آنے والے پاکستانی اور انڈین حضرات

میں سے نوّے فیصد مقامی لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے اسی غلطی کا اعادہ کرتے رہتے ہیں۔

ج…… اِحرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹنا اِحرام کھولنے کے لئے شرط ہے۔ اگر چوتھائی سر کے بال نہیں کاٹے تو اِحرام نہیں کھلا، اس صورت میں اِحرام کے منافی عمل کرنے سے دَم لازم آئے گا۔

اِحرام کی حالت میں کسی دُوسرے کے بال کاٹنا

س…… گزشتہ سال میں نے اپنے دوست کے ساتھ حج کیا، ۱۰/ذوالحجہ کو قربانی سے فارغ ہوکر بال کٹوانے کے لئے ہم نے حجام کو خاصا تلاش کیا لیکن اتفاق سے کوئی نہ مل سکا۔ اس پر میرے دوست نے خود ہی میرے بال کاٹ دیئے۔ واضح رہے کہ وہ اس وقت اِحرام ہی میں تھے۔ اتنے میں ایک بال کاٹنے والا بھی مل گیا اور میرے دوست نے اپنے بال اس سے کٹوائے۔ اب بعد میں کچھ لوگ بتارہے ہیں کہ میرے دوست کو میرے بال نہیں کاٹنے چاہئے تھے کیونکہ وہ اس وقت احرام کی حالت میں تھے۔ اب براہِ مہربانی آپ اس صورتِ حال میں یہ بتائیں کہ کیا

میرے دوست پر دَم واجب ہوگیا؟ یا اصل مسئلے سے ناواقفیت کی بنا پر یہ کوئی غلطی نہیں تھی۔

ج…… اِحرام کھولنے کی نیت سے محرِم خود بھی اپنے بال اُتار سکتا ہے اور کسی دُوسرے محرِم کے بال بھی اُتار سکتا ہے۔ آپ کے دوست نے آپ کا اِحرام کھولنے کے لئے جو آپ کے بال اُتار دیئے تو ٹھیک کیا، اس کے ذمہ دَم واجب نہیں ہوا۔

شوہر یا باپ کا اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹنا

س…… کیا شوہر یا باپ اپنی بیوی یا بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

ج…… اِحرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے، عورتیں یہ کام خود بھی کرلیا کرتی ہیں۔

طوافِ زیارت وطوافِ وداع

طوافِ زیارت، رَمی، ذبح وغیرہ سے پہلے کرنا مکروہ ہے

س…… حجِ تمتع اور حجِ قران کرنے والوں کے لئے رَمی، قربانی اور بال کٹوانا اسی ترتیب کے ساتھ کرنا ہوتا ہے یا اس کی اجازت ہے کہ رَمی کے بعد اِحرام کی حالت میں مسجدِ حرام جاکر طوافِ زیارت کرلیا جائے اور پھر منیٰ آکر قربانی اور بال کٹوائے جائیں؟

ج……جس شخص نے تمتع یا قران کیا ہو اس کے لئے تین چیزوں میں تو ترتیب واجب ہے، پہلے جمرۂ عقبہ کی رَمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر بال کٹائے۔ اگر اس ترتیب کے خلاف کیا تو دَم لازم ہوگا۔ لیکن ان تین چیزوں کے درمیان اور طوافِ زیارت کے درمیان ترتیب واجب نہیں، بلکہ سنت ہے۔ پس ان تین چیزوں سے علی الترتیب فارغ ہوکر طوافِ زیارت کے لئے جانا سنت ہے، لیکن اگر کسی نے ان تین چیزوں سے پہلے طوافِ

زیارت کرلیا تو خلافِ سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، مگر اس پر دَم لازم نہیں ہوگا۔

کیا ضعیف مرد یا عورت ۷/ یا ۸/ذوالحجہ کو طوافِ زیارت کرسکتے ہیں؟

س...... کوئی مرد یا عورت جو نہایت کمزوری کی حالت میں ہوں اور ۱۰/ذوالحجہ یا ۱۱/ذوالحجہ کو حرم شریف میں بہت رَش ہوتا ہے، تو کیا ایسا شخص سات یا آٹھ ذوالحجہ کو طوافِ زیارت کرسکتا ہے یا نہیں؟ تاکہ آنے جانے کے سفر سے بچ جائے۔ نیز اگر کوئی تیرہ یا چودہ تاریخ کو طوافِ زیارت کرلے تو کیا فرض ادا ہوجائے گا؟

ج...... طوافِ زیارت کا وقت ذوالحجہ کی دسویں تاریخ (یوم النحر) کی صبحِ صادق سے شروع ہوتا ہے، اس سے پہلے طوافِ زیارت جائز نہیں۔ اور اس کو بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرلینا واجب ہے، پس اگر بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوگیا اور اس نے طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس کے ذمہ دَم لازم آئے گا۔

کیا طوافِ زیارت میں رَمل، اِضطباع کیا جائے گا؟

س...... کیا طوافِ زیارت میں رَمل، اِضطباع اور سعی ہوگی؟

ج…… اگر پہلے سعی نہ کی ہو، بلکہ طوافِ زیارت کے بعد کرنی ہو تو اس میں رَمل ہوگا۔ مگر طوافِ زیارت عموماً سادہ کپڑے پہن کر ہوتا ہے، اس لئے اس میں اِضطباع نہیں ہوگا۔ البتہ اگر اِحرام کی چادریں نہ اُتاری ہوں تو اِضطباع بھی کرلیں۔

طوافِ زیارت سے قبل میاں بیوی کا تعلق قائم کرنا

س…… کیا طوافِ زیارت سے پہلے میاں بیوی کا تعلق جائز ہے؟

ج…… حج میں حلق کرانے کے بعد اور طوافِ زیارت سے پہلے تمام ممنوعاتِ اِحرام جائز ہوجاتے ہیں، لیکن میاں بیوی کا تعلق جائز نہیں جب تک کہ طوافِ زیارت نہ کرلے۔

طوافِ زیارت سے پہلے جماع کرنے سے اُونٹ یا گائے کا دَم دے

س…… میرا تعلق مسلکِ حنفیہ سے ہے، گزشتہ سال حج کے اَیام میں ایک غلطی سرزد ہوگئی تھی، وہ یہ کہ ۱۲رذوالحجہ کو کنکریاں مارنے کے بعد رات کو ہم میاں بیوی نے صحبت کرلی، جبکہ بیوی کی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے ہم نے طوافِ زیارت ۱۳رذوالحجہ کو کیا۔ جوں ہی غلطی کا احساس ہوا، ہم نے کتاب ''معین الحجاج'' پڑھی جس

میں ایسی غلطی پر دَم تحریر تھا۔ کیونکہ میں یہاں پر سروس میں ہوں اور ہم دونوں نے اَیام الحج میں عمرہ بھی نہیں کیا تھا، اور ہم حدودِ حرم میں رہتے ہیں۔ ہم نے جن صاحب کو قربانی کے پیسے حج کے ایک ہفتے بعد دیئے تھے انہوں نے قربانی ماہِ محرَّم کے پہلے ہفتے میں کروائی تھی۔ براہِ کرم مجھے حنفی مسلک کے اعتبار سے بتایئے کہ یہ حج ہمارا ٹھیک ہوگیا کہ کمی باقی ہے؟ اس بیان سے دُوسرے لوگوں کو بھی فائدہ پہنچے گا، کیونکہ ایسا ہی مسئلہ ایک اور صاحب کے ساتھ درپیش تھا اور وہ امریکہ سے آئے تھے اور غالباً بغیر کسی دَم دیئے چلے گئے، واللہ اعلم۔

ج..... آپ دونوں کا حج تو بہرحال ہوگیا، لیکن دونوں نے دو جرم کئے، ایک طوافِ زیارت کو بارہویں تاریخ سے مؤخر کرنا، اور دُوسرا طوافِ زیارت سے پہلے صحبت کرلینا۔ پہلے جرم پر دونوں کے ذمہ دَم لازم آیا، یعنی حدودِ حرم میں دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری ذبح کی جائے، اور دُوسرے جرم پر دونوں کے ذمہ ''بڑا دَم'' لازمی آیا، یعنی دونوں کی جانب سے ایک ایک اُونٹ یا گائے حدودِ حرم میں ذبح کی جائے، اس کے علاوہ دونوں کو اِستغفار بھی کرنا چاہئے۔

خواتین کو طوافِ زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے

س…… بعض خواتین طوافِ زیارت خصوصی اَیام کے باعث وقتِ مقرّرہ پر نہیں کرسکتیں اور ان کی فلائٹ بھی پہلے ہوتی ہے۔ کیا ایسی خواتین کو فلائٹ چھوڑ دینی چاہئے یا طوافِ زیارت چھوڑ دینا چاہئے؟

ج…… طوافِ زیارت حج کا رُکنِ عظیم ہے، جب تک طوافِ زیارت نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے، بلکہ اس معاملے میں اِحرام بدستور باقی رہتا ہے۔ اس لئے خواتین کو ہرگز طوافِ زیارت ترک نہیں کرنا چاہئے، بلکہ پرواز چھوڑ دینی چاہئے۔

عورت کا اَیامِ خاص کی وجہ سے بغیر طوافِ زیارت کے آنا

س…… اگر کسی عورت کی ۱۲رذوالحجہ کی فلائٹ ہے اور وہ اپنے خاص اَیام میں ہے تو کیا وہ طوافِ زیارت ترک کرکے وطن آجائے اور دَم دیدے یا کوئی مانع چیز (دوائی وغیرہ) استعمال کرکے طواف ادا کرے؟ براہِ مہربانی واضح فرمائیں کہ ایسی صورت میں کیا کرے؟

ج...... بڑا طواف حج کا فرض ہے، وہ جب تک ادا نہ کیا جائے میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال نہیں ہوتے اور اِحرام ختم نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص اس طواف کے بغیر آجائے تو اس پر لازم ہے کہ نیا اِحرام باندھے بغیر واپس جائے اور جاکر طواف کرے، جب تک نہیں کرے گا، میاں بیوی کے تعلق میں اِحرام رہے گا، اور اس کا حج بھی نہیں ہوتا، اس کا کوئی بدل بھی نہیں۔ دَم دینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ واپس جاکر طواف کرنا ضروری ہوگا۔

جو خواتین ان دنوں میں ناپاک ہوں ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کردیں اور جب تک پاک ہوکر طواف نہیں کرلیتیں مکہ مکرّمہ سے واپس نہ جائیں۔ اگر کوئی تدبیر اَیام کے روکنے کی ہوسکتی ہے تو پہلے سے اس کا اختیار کرلینا جائز ہے۔

ج ۲:...... طوافِ زیارت حج کا اہم ترین رُکن ہے، جب تک یہ طواف نہ کرلیا جائے، نہ تو حج مکمل ہوتا ہے، نہ میاں بیوی ایک دُوسرے کے لئے حلال ہوتے ہیں۔ جن خواتین کو طوافِ زیارت کے دنوں میں ''خاص اَیام'' کا عارضہ پیش آجائے، انہیں چاہئے کہ پاک ہونے تک مکہ مکرّمہ سے واپس نہ ہوں، بلکہ پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت سے فارغ ہوکر واپس

ہوں۔ اگر ان کی واپسی کی تاریخ مقرّر ہو تو اس کو تبدیل کرالیا جائے۔ اگر طوافِ زیارت کے بغیر واپس آگئی تو اس کا حج نہیں ہوگا اور نہ وہ اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی، جب تک کہ واپس جاکر طوافِ زیارت نہ کرلے، اور جب تک طوافِ زیارت نہ کرلے، اِحرام کی حالت میں رہے گی۔ جو شخص طوافِ زیارت کے بغیر واپس آگیا ہو، اسے چاہئے کہ بغیر نیا احرام باندھنے کے مکہ مکرّمہ جائے اور طوافِ زیارت کرے، تأخیر کی وجہ سے اس پر دَم بھی لازم ہوگا۔

طوافِ وداع کا مسئلہ

س...... اس سال خانۂ کعبہ کے حادثے کی وجہ سے بہت سے حاجی صاحبان کو یہ صورت پیش آئی کہ اس حادثے سے پہلے وہ جب تک مکہ شریف میں رہے نفلی طواف تو کرتے رہے مگر آتے وقت طوافِ وداع کی نیت سے طواف نہیں کرسکے۔ میں نے ایک مسجد کے خطیب صاحب سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کو دَم بھیجنا ہوگا، مگر ''معلّم الحجاج'' میں مسئلہ اس طرح لکھا ہے کہ: ''طوافِ زیارت کے بعد اگر نفلی طواف کرچکا ہے تو وہ بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔'' اس سے معلوم

ہوتا ہے کہ ان حاجی صاحبان کا طوافِ وداع ادا ہوگیا اور ان کو دَم بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ "معلّم الحجاج" کا یہ مسئلہ غلط ہے، ان لوگوں کا طوافِ وداع ادا نہیں ہوا، اس لئے ان کو دَم بھیجنا چاہئے۔ چونکہ یہ صورت بہت سے حاجی صاحبان کو پیش آئی ہے اس لئے برائے مہربانی آپ بتائیں کہ ان کو دَم بھیجنا ہوگا یا یہ مسئلہ صحیح ہے کہ اگر طوافِ زیارت کے بعد نفلی طواف کرچکا ہے تو وہ بھی طوافِ وداع کا قائم مقام ہوگا۔ جواب اخبار جنگ کے ذریعہ دیں تاکہ تمام حاجی صاحبان پڑھ لیں۔

ج...... "فتح القدیر" میں ہے:

"والحاصل أن المستحب فيه أن يوقع عند ارادة السفر أما وقته على التعين فأوله بعد طواف الزيارة اذا كان علٰى عزم السفر."

(ج:۲ ص:۸۸)

ترجمہ:...... "حاصل یہ کہ مستحب تو یہ ہے کہ ارادۂ سفر کے وقت طوافِ وداع کرے، لیکن اس کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہوجاتا ہے، جبکہ

سفر کا عزم ہو (مکہ مکرّمہ میں رہنے کا ارادہ نہ ہو)۔"

اور دُرِ مختار میں ہے:

"فلو طاف بعد ارادة السفر ونوى التطوع اجزاه عن الصدر."

(ردّ المحتار ج۲ ص۵۲۳)

ترجمہ:..... "پس اگر سفر کا ارادہ ہونے کے بعد نفل کی نیت سے طواف کرلیا تو طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔"

اس عبارت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

ایک یہ کہ طوافِ وداع کا وقت طوافِ زیارت کے بعد شروع ہوجاتا ہے، بشرطیکہ حاجی مکہ مکرّمہ میں رہائش پذیر ہونے کی نیت نہ رکھتا ہو، بلکہ وطن واپسی کا عزم رکھتا ہو۔ دُوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ طوافِ وداع کے وقت میں اگر نفل کی نیت سے طواف کرلیا جائے تب بھی طوافِ وداع ادا ہوجاتا ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ واپسی کے ارادے کے وقت طوافِ وداع کرے۔ اس سے معلوم ہوا کہ "معلّم الحجاج" کا مسئلہ صحیح ہے، جن حضرات نے طوافِ زیارت کے بعد نفلی طواف کئے ہیں ان

کا طوافِ وداع ادا ہوگیا، ان کے ذمہ دَم واجب نہیں۔

طوافِ وداع میں رَمل، اِضطباع اور سعی ہوگی یا نہیں؟

س…… کیا طوافِ وداع میں رَمل، اِضطباع اور سعی ہوگی؟

ج…… ''طوافِ وداع'' اس طواف کو کہتے ہیں جو اپنے وطن کو واپسی کے وقت بیت اللہ شریف سے رُخصت ہونے کے لئے کیا جاتا ہے، یہ سادہ طواف ہوتا ہے، اس میں رَمل اور اِضطباع نہیں کیا جاتا، نہ اس کے بعد سعی ہوتی ہے۔ رَمل اور اِضطباع ایسے طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو۔

نوٹ:…… اِضطباع کے معنی یہ ہیں کہ اِحرام کی اُوپر والی چادر کو دائیں بغل سے نکال کر اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال لئے جائیں۔ یہ اِضطباع اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ اِحرام کی چادر پہنی ہوئی ہو۔ اِضطباع طواف کے صرف تین چکروں میں مسنون ہے، باقی چار چکروں میں بھی اسی طرح رہنے دیا جائے۔ طواف کے بعد نماز کے لئے دونوں کندھوں کو ڈھانپ لینا چاہئے۔ اسی طرح صفا و مروہ کی سعی کے دوران بھی اِضطباع مسنون نہیں۔ اور رَمل کے معنی یہ ہیں کہ ایسا طواف جس

کے بعد سعی کرنا ہو اس کے پہلے تین شوطوں میں چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے اور پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے ذرا سا تیز چلا جائے۔

حج کے متفرق مسائل

حج و عمرہ کے بعد بھی گناہوں سے نہ بچے تو گویا اس کا حج مقبول نہیں ہوا

س...... میرے چار پاکستانی دوست ہیں جو کہ تبوک میں مقیم ہیں، حج اور عمرہ کرکے واپس آکر انہوں نے وی سی آر پر عریاں فلمیں دیکھی ہیں، اب ان کے لئے کیا حکم لاگو ہے؟ اب وہ پچھتا رہے ہیں، ان کا کفارہ کس طرح ادا کیا جائے؟

ج...... معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج و عمرہ نہیں کیا، بس گھوم پھر کر واپس آگئے ہیں۔ حج کے مقبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں دینی انقلاب آجائے، اور اس کا رُخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے، ان صاحبوں کو اپنے فعل سے توبہ کرنی چاہئے، فرائض کی پابندی اور محرّمات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر سچی توبہ کرلیں گے تو اللہ

تعالیٰ ان کے قصور معاف فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو کیا کریں؟

س...... حج کرنے کے بعد زیادہ عبادات میں سستی، کاہلی یعنی ذکر، اذکار، صبح کے وقت نماز دیر سے پڑھنا، اور دِل میں وساوس یعنی حج سے پہلے دینی کاموں تبلیغ اور نیک کاموں میں دِلچسپی لیتا تھا لیکن اب اس کے برعکس ہے۔ آپ سے معلوم کرنا ہے کہ حج کرنے میں کوئی فرق تو نہیں ہے؟ کیا دوبارہ حج کے لئے جانا ضروری ہوگا؟

ج...... اگر پہلا حج صحیح ہوگیا تو دوبارہ کرنا ضروری نہیں، حج کے بعد اعمال میں سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہئے۔

جمعہ کے دن حج اور عید کا ہونا سعادت ہے

س...... اکثر ہمارے مسلمان بھائی پڑھے لکھے اور اَن پڑھ پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن کا حج ''حجِ اکبر'' ہوتا ہے، اور اس کا ثواب سات حجوں کے برابر ملتا ہے اور حکومتیں جمعہ کے دن کو حج نہیں ہونے دیتیں کیونکہ دو خطبے اکٹھے کرنے سے حکومت

پر زوال آجاتا ہے۔ اور یہی عقیدہ و یقین وہ عیدین کے بارے میں رکھتے ہیں، اس کی شرعی تشریح فرمادیں۔

ج…… جمعہ کے حج کو ''حجِ اکبر'' کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے، البتہ ''معلّم الحجاج'' میں طبرانی کی روایت نقل کی ہے کہ جمعہ کے دن کا حج ستر حجوں کی فضیلت رکھتا ہے۔ مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں۔ اور یہ غلط ہے کہ حکومتیں جمعہ کے دن حج یا عید نہیں ہونے دیتیں، متعدّد بار جمعہ کا حج ہوا ہے جس کی سعادت بے شمار لوگوں کو حاصل ہوئی ہے، اور جمعہ کو عیدیں بھی ہوئی ہیں۔

''حجِ اکبر'' کی فضیلت

س…… جیسا کہ مشہور ہے کہ جمعہ کے دن کا حج پڑ جائے تو وہ ''حجِ اکبر'' ہوتا ہے، جس کا اجر ستر حجوں کے اجر سے بڑھا ہوا ہے۔ آیا یہ حدیث ہے؟ اور کیا یہ حدیث صحیح ہے یا کہ عوام الناس کی زبانوں پر ویسے ہی مشہور ہے۔ جبکہ بعض حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ''حجِ اکبر'' کی اصطلاح مذکورہ حج کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر حج ''حجِ اکبر'' کہلاتا ہے عمرہ کے مقابلے میں، یا عرفہ کے دن کو ''حجِ اکبر'' کہتے ہیں، یا جس دن

حجاج قربانی کرتے ہیں وہ ''حجِ اکبر'' ہے، وغیرہ وغیرہ، ان تمام باتوں کی موجودگی میں ذہن شدید اُلجھن کا شکار ہوجاتا ہے کہ ''حجِ اکبر'' کا کس پر اطلاق کیا جاسکتا ہے؟

ج...... جمعہ کے دن کے حج کو ''حجِ اکبر'' کہنا تو عوام کی اصطلاح ہے، قرآن مجید میں ''حجِ اکبر'' کا لفظ عمرہ کے مقابلے میں استعمال ہوا ہے۔ باقی رہا یہ کہ جمعہ کے دن جو حج ہوا اس کی فضیلت ستر گنا ہے، اس مضمون کی ایک حدیث بعض کتابوں میں طبرانی کی روایت سے نقل کی ہے، مجھے اس کی سند کی تحقیق نہیں۔

حج کے ثواب کا ایصالِ ثواب

س...... اگر ایک شخص اپنا حج کرچکا ہے اور وہ کسی کے لئے بغیر نیت کئے حج کرکے اس کو بخش دیتا ہے مرحوم کو، تو کیا اس کا حج ادا ہوجائے گا؟ اگر نہیں ہوسکتا تو صحیح طریقہ اور نیت بتادیں۔

ج...... اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض تھا اور یہ شخص اس کی طرف سے حجِ بدل کرنا چاہتا ہے تو اس مرحوم کی طرف سے اِحرام باندھنا لازم ہوگا، ورنہ حجِ فرض ادا نہیں ہوگا، اور اگر مرحوم کے ذمہ حج فرض نہیں تھا تو حج کا ثواب بخشنے سے اس کو حج کا ثواب مل جائے گا۔

کیا حجرِ اَسود جنت سے ہی سیاہ رنگ کا آیا تھا؟

س...... حجرِ اَسود جو کہ کالے رنگ کا ایک پتھر ہے، میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ حجرِ اَسود لوگوں کے کثرتِ گناہ کی وجہ سے کالا ہوگیا۔ جب یہ جنت سے آیا تھا تو اس کا رنگ کیسا تھا؟ اس وقت اسے ''حجرِ اَسود'' نہ کہتے تھے، کیونکہ ''اسود'' کے تو معنی ہیں کالا، کیا حدیث سے اس پتھر کا اصلی رنگ کا پتہ چلتا ہے؟

ج...... جس حدیث کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ترمذی، نسائی وغیرہ میں ہے، اور امام ترمذیؒ نے اس کو ''حسن صحیح'' کہا ہے، اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ اس وقت سفید رنگ کا تھا، ظاہر ہے کہ جب یہ نازل ہوا ہوگا اس وقت اس کو ''حجرِ اَسود'' نہ کہتے ہوں گے۔

حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے نماز نہ پڑھنا بڑی محرومی ہے

س...... میں چند دوستوں کے ساتھ مکہ مکرّمہ میں کام کرتا ہوں، ابھی کچھ دنوں کے لئے پاکستان آیا ہوں، جب ہم مکہ مکرّمہ میں ہوتے تھے تو میرے دوستوں میں سے کوئی بھی حرمین شریفین کے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا تھا۔ میں نے یہ کئی مرتبہ ان کو سمجھایا، وہ کہتے

تھے کہ یہ لوگ وہابی ہیں، پھر میں خاموش ہوجاتا تھا، لیکن یہاں آنے کے بعد بھی ان کے عمل میں تبدیلی نہیں آئی بلکہ اِدھر تو کسی بھی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ چند خاص مسجدیں ہیں ان کے سوا سب کو غیر مسلم قرار دیتے ہیں، ظاہری حالت ان کی یہ ہے کہ پگڑیاں پہنتے ہیں اور کندھوں پر دونوں جانب لمبا سا کپڑا بھی لٹکاتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی بات کہاں تک دُرست ہے؟ اور ان کی پیروی اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا کہاں تک ٹھیک ہے؟ اب تو ہمارے محلّہ کی مسجد کے امام کو بھی نہیں مانتے، براہِ مہربانی تفصیل سے جواب دیں۔

ج…… حرمین شریفین پہنچ کر وہاں کی نمازِ باجماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے، حرمین شریفین کے ائمہ، امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں، اہلِ سنت ہیں، اگرچہ ہمارا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے، لیکن یہ نہیں کہ ان کے پیچھے نماز ہی نہ پڑھی جائے۔

حج صرف مکہ مکرّمہ میں ہوتا ہے

س…… میں نے اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ اگر پچّیس اولیاء

سندھ میں اور پیدا ہوجاتے تو حج یہاں ہوتا۔ وضاحت سے یہ بات بتائیں۔

ج…… اولیاء تو خدا جانے سندھ میں لاکھوں ہوئے ہوں گے، مگر حج تو ساری دُنیا میں صرف ایک ہی جگہ ہوتا ہے، یعنی مکہ مکرّمہ میں، ایسی فضول باتیں کرنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

کیا لڑکی کا رُخصتی سے پہلے حج ہوجائے گا؟

س…… ایک لڑکی کا نکاح ایک لڑکے کے ساتھ ہوگیا ہے لیکن رُخصتی نہیں ہوئی، اور نہ ہی دونوں فریقوں کا دو سال تک مزید رُخصتی کرنے کا ارادہ ہے۔ لڑکا ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب میں مقیم ہے، لڑکا چاہتا ہے کہ وہ اپنے سعودی عرب کے قیام کے دوران اور رُخصتی سے پہلے لڑکی کو اپنے ساتھ حج کروائے۔ تو کیا بغیر رُخصتی کے لڑکی کو لڑکے کے ساتھ حج پر بھیجنا جائز ہے؟

ج…… حج کرالے، دونوں کام ہوجائیں گے، رُخصتی بھی اور حج بھی۔ جب نکاح ہوگیا تو دونوں میاں بیوی ہیں، رُخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

حاجی کو دریاؤں کے کن جانوروں کا شکار جائز ہے؟

س..... قرآن مجید کی آیت ہے کہ دریاؤں کے جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے، مگر ہم صرف مچھلی حلال سمجھتے ہیں، جبکہ سمندروں میں اور بھی جاندار ہوتے ہیں۔

ج..... قرآنِ کریم نے اِحرام کی حالت میں دریائی جانوروں کے شکار کو حلال فرمایا ہے، خود ان جانوروں کو حلال نہیں فرمایا۔ کسی جانور کا شکار جائز ہونے سے خود اس جانور کا حلال ہونا لازم نہیں آتا، مثلاً: جنگلی جانوروں میں شیر اور چیتے کا شکار جائز ہے، مگر یہ جانور حلال نہیں۔ اسی طرح تمام دریائی جانوروں کا شکار تو جائز ہے، مگر دریائی جانوروں میں سے صرف مچھلی کو حلال فرمایا گیا ہے (نصب الرایہ ج:۴ ص:۲۰۲) اس لئے ہم صرف مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں۔

حدودِ حرم میں جانور ذبح کرنا

س..... جیسا کہ حکم ہے کہ حدودِ حرم کے اندر ما سوائے ان کیڑے مکوڑوں کے جو کہ انسانی جان کے دُشمن ہیں، کسی جاندار چیز کا حتیٰ کہ درخت کی ٹہنی توڑنا بھی منع ہے۔ لیکن یہ جو روزانہ

سینکڑوں کے حساب سے مرغیاں اور دُوسرے جانور حدودِ حرم میں ذبح ہوتے ہیں، تفصیل سے واضح کریں کہ ان جانوروں کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا کیا جائز ہے؟

ج…… حدودِ حرم میں شکار جائز نہیں، پالتو جانوروں کو ذبح کرنا جائز ہے۔

سانپ بچھو وغیرہ کو حرم میں، اور حالتِ اِحرام میں مارنا

س…… اَیامِ حج میں بحالتِ اِحرام اگر کسی موذی جانور مثلاً: سانپ، بچھو وغیرہ کو مارا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ یا ان جیسی چیزوں کے مارنے سے بھی ''دَم'' دینا لازم ہوجاتا ہے؟

ج…… ایسے موذی جانوروں کو حرم میں اور حالتِ اِحرام میں مارنا جائز ہے۔

حج کے دوران تصویر بنوانا

س…… ایک شخص حج پر جاتا ہے، مناسکِ حج ادا کرتے وقت وہ اُجرت دے کر ایک فوٹوگرافر سے تصویریں اُترواتا ہے، مثلاً: اِحرام باندھے ہوئے، قربانی کرتے وقت وغیرہ۔ تصویر اُتروانا تو ویسے ہی ناجائز ہے، لیکن حج کے دوران تصویر اُتروانے سے حج

کے ثواب میں کوئی کمی واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

ج..... حج کے دوران گناہ کا کام کرنے سے حج کے ثواب میں ضرور خلل آئے گا، کیونکہ حدیث میں ''حجِ مبرور'' کی فضیلت آئی ہے، اور ''حجِ مبرور'' وہ کہلاتا ہے جس میں گناہوں سے اجتناب کیا جائے، اگر حج میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے تو حج ''حجِ مبرور'' نہیں رہتا۔ علاوہ ازیں اس طرح تصویریں کھنچوانا اس کا منشا تفاخر اور ریاکاری ہے کہ اپنے دوستوں کو دِکھاتے پھریں گے، اور ریاکاری سے اعمال کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔

حرم میں چھوڑے ہوئے جوتوں اور چپلوں کا شرعی حکم

س..... حرم میں چپلوں اور جوتوں کے بارے میں کیا حکم ہے جو عام طور پر تبدیل ہوجاتے ہیں؟ کیا ایک بار اپنی ذاتی چپل پہن کر جانا اور تبدیل ہونے پر ہر بار ایک نئی چپل پہن کر آنا جانا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے جائز ہے؟

ج..... جن چپلوں کے بارے میں خیال ہو کہ مالک ان کو تلاش کرے گا، ان کا پہننا صحیح نہیں، اور جن کو اس خیال سے چھوڑ دیا گیا کہ خواہ کوئی پہن لے، ان کا پہننا صحیح ہے۔ یوں بھی ان کو اُٹھا کر ضائع کردیا جاتا ہے۔

حاجیوں کا تحفے تحائف دینا

س...... اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز انہیں تحفے میں مٹھائی،، نقد روپے وغیرہ دیتے ہیں، اور جب یہ لوگ حج کر کے آتے ہیں تو تبرک کے نام سے ایک رسم ادا کرتے ہیں جس میں وہ کھجوریں، زمزم اور ان کے ساتھ دُوسری چیزیں رسماً بانٹتے ہیں، کیا یہ رواج دُرست ہے؟

ج...... عزیز و اقارب اور دوست احباب کو تحفے تحائف دینے کا تو شریعت میں حکم ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے، مگر دِلی رغبت و محبت کے بغیر محض نام کے لئے یا رسم کی لکیر پیٹنے کے لئے کوئی کام کرنا بُری بات ہے۔ حاجیوں کو تحفے دینا اور ان سے تحفے وصول کرنا آج کل ایسا رواج ہوگیا ہے کہ محض نام اور شرم کی وجہ سے یہ کام خواہی نخواہی کیا جاتا ہے، یہ شرعاً لائقِ ترک ہے۔

حج کرنے کے بعد ''حاجی'' کہلانا اور نام کے ساتھ لکھنا

س...... حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اپنے نام میں لفظ ''حاجی'' لگانا کیا جائز ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں تاکہ میں بھی اپنے نام میں ''حاجی'' لگالوں یا نہ لگاؤں، بہتر کیا ہے؟

ج...... اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لقب لگانا بھی ریاکاری کے سوا کچھ نہیں، حج تو رضائے الٰہی کے لئے کیا جاتا ہے، لوگوں سے ''حاجی'' کہلانے کے لئے نہیں۔ دُوسرے لوگ اگر ''حاجی صاحب'' کہیں تو مضائقہ نہیں لیکن خود اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لفظ لکھنا بالکل غلط ہے۔

حاجیوں کا استقبال کرنا شرعاً کیسا ہے؟

س...... اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ حج کی سعادت حاصل کرکے آنے والے حضرات کو لواحقین ایئرپورٹ یا بندرگاہ پر بڑی تعداد میں لینے جاتے ہیں، حاجی کے باہر آتے ہی اسے پھولوں سے لاد دیتے ہیں، پھر ہر شخص حاجی سے گلے ملتا ہے، حاجی صاحبان ہار پہنے ہوئے ہی ایک سجی سجائی گاڑی میں دُولہا کی طرح بیٹھ جاتے ہیں، گلی اور گھر کو بھی خوب حاجی صاحب کی آمد پر سجایا جاتا ہے، جگہ جگہ ''حج مبارک'' کی عبارت کے کتبے لگے نظر آتے ہیں، بعض لوگ تو مختلف نعرے بھی لگاتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ ہار، پھول، کتبے، نعرے اور گلے ملنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اللہ معاف فرمائے کیا اس طرح اِخلاص برقرار رہتا ہے؟

ج...... حاجیوں کا استقبال تو اچھی بات ہے، ان سے ملاقات اور مصافحہ اور معانقہ بھی جائز ہے، اور ان سے دُعا کرانے کا بھی حکم ہے، لیکن یہ پھول اور نعرے وغیرہ حدود سے تجاوز ہے، اگر حاجی صاحب کے دِل میں عجب پیدا ہوجائے تو حج ضائع ہوجائے گا۔ اس لئے ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہئے۔

مدینہ منورہ کی حاضری

روضۂ اقدس پر حاضری کے آداب

مدینہ طیبہ میں حاضری حج کا رکن نہیں ہے، اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ جاکر حج کرلے، اور مدینہ منورہ نہ جائے تو اس کا حج ہوجائے گا، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ."

(درمنثور ج:۱ص:۲۳۷، کشف الخفاء للعجلونی ج:۲ ص:۳۲۸، ۳۸۲، تنزیہ الشریعۃ لابن العراق ج:۲ص:۱۷۲)

ترجمہ:...... "جس نے حج کیا اور میری زیارت کو نہیں آیا اس نے میرے ساتھ بے مروّتی (بے وفائی) کی۔"

میں نے یہ مسئلہ تو بتادیا ہے کہ مدینہ طیبہ کی حاضری کا حج سے کوئی تعلق نہیں ہے، حج تو اس کے بغیر بھی ہوجاتا ہے، لیکن

آدمی نے اتنا لمبا سفر طے کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوا تو بڑی محرومی کی بات ہے۔

طلبِ شفاعت کا سفر:

میرا بھائی! مدینہ کا سفر محبت کا سفر ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت طلب کرنے کا سفر ہے، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر اس لئے حاضری دیتے ہیں کہ ہم عرض معروض کرسکیں کہ حضورؐ ہماری بھی شفاعت کردیں۔ ہمارے اکابر نے فرمایا ہے کہ مدینہ منورہ کی حاضری کے وقت یہ نہ کہے کہ میں مدینہ کی زیارت کے لئے آیا ہوں بلکہ یوں کہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے آیا ہوں، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اقدس میں بھی اسی طرح حیات ہیں جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں حیات تھے، یہ اپنا عقیدہ ہے۔

مدینہ منورہ کے آداب:

مدینہ منورہ کی حاضری کے کچھ آداب ہیں، اب میں اس کے مختصر آداب بتاتا ہوں:

۱:......پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم جب مدینہ طیبہ کی طرف چلیں، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اس مبارک شہر کے سفر میں آنکھوں کے بل چل کر جاتے، موٹر اور سواری پر سوار نہ ہوتے، لیکن چونکہ ہم کمزور ہیں، ٹانگوں میں چلنے کی طاقت نہیں ہے، اور پھر ۴۰۰ کلومیٹر سے زیادہ کا سفر ہے، اور اتنا لمبا سفر پیدل مشکل ہے، چنانچہ میرے بہت سے اکابر کا معمول رہا ہے کہ جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑتی تو سواری سے اتر جاتے، اور جوتے کے بغیر جاتے، لیکن بھئی ہم تو اس سے بھی کمزور ہیں، میں تو ایک دو قدم بھی نہیں چل سکتا، اس لئے سواری پر سفر کرو تو کوئی گناہ نہیں، لیکن میں ادب بتارہا ہوں کہ اکابر کا ادب یہ تھا کہ مدینہ کا سفر پیدل کرتے تھے۔

ہم کہتے ہیں مدینہ پاک، مدینہ منورہ، مدینہ طیبہ وہ پاک بھی ہے، منوّر بھی ہے، وہ طابہ بھی ہے، اس کے ایک ایک قدم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات لگے ہوئے ہیں، اس لئے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حد سے زیادہ احترام کرنا چاہئے۔

۲:......بزرگوں نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ کا سفر شروع

کرے تو پورے راستہ میں جتنا ہو سکے درود شریف پڑھتا رہے، پورے سفر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں مشغول کرلے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اپنے کپڑے بدلے اور پاک صاف کپڑے پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو، مدینہ طیبہ میں بارگاہ نبوت میں حاضری کے علاوہ دوسرا کوئی عمل نہیں ہے۔ البتہ مدینہ منورہ میں صرف دو کام ہیں، ایک تو یہ کہ آپ چالیس نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ پڑھیں۔

حدیث میں ہے، اگرچہ یہ حدیث ذرا کمزور ہے مگر فضائل اعمال میں چلتی ہے کہ:

"عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِيْ اَرْبَعِيْنَ صَلَاةً لَا يَفُوْتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَائَةٌ مِّنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ." (مسند احمد ج:۳ ص:۱۵۵)

ترجمہ:...... "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہاں جس شخص نے چالیس نمازیں اس طرح پڑھیں کہ اس کی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی،

اس کو دو پروانے عطا کیئے جاتے ہیں، ایک پروانہ
دوزخ سے نجات کا، دوسرا نفاق سے برأت (نجات)
کا (یعنی یہ منافق بھی نہیں ہے اور دوزخ میں بھی
نہیں جائے گا)۔''

میں اپنے دوستوں سے (جن کو بیعت کرتا ہوں) چند تاکیدیں کیا کرتا ہوں۔ ایک تاکید یہ ہوتی ہے کہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھو گے، یہ میری پہلی شرط ہے، میرے ایک ساتھی نے بتایا کہ بعض ان میں سے ایسے بھی ہیں کہ جن کی ۶ مہینے تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ تو یہاں تو چالیس دن ہیں اور وہاں مدینہ منورہ میں تو صرف چالیس نمازیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی رعایت ہے کہ وہاں صرف چالیس نمازیں ہیں، میرے حاجی بھائی جاتے ہیں بازاروں میں پھرتے رہتے ہیں، ان میں سے بہت سے تو ایسے ہوتے ہیں جو تہجد کی نماز کے لئے اور ریاض الجنہ میں پہنچنے کے لئے دوڑتے ہیں، میں کبھی ریاض الجنہ کے لئے نہیں دوڑا، اگر موقع مل گیا تو پہنچ گیا، ورنہ ٹھیک ہے، ویسے دو یا چار رکعتیں پڑھ لیں۔

میں نے کہا وہاں تو صرف کھانا، پینا اور سونا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نمازیں پڑھنا ہے، اس لئے کوشش کرو کہ وہاں ۴۰ نمازیں تکبیر اولیٰ کے ساتھ پڑھو۔

مدینہ اور اہلِ مدینہ کا ادب:

جب تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر میں پہنچو اور جب اس کے در و دیوار پر تمہاری نظر پڑے تو اس کا نور تمہاری نظر میں آجائے، تمہاری آنکھیں روشن ہو جائیں، تم سوچو، تصور کی دنیا میں سوچو کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ان راستوں سے گزرے ہوں گے، اونٹ پر گزرے ہوں گے، پیدل گزرے ہوں گے، لہٰذا نہایت ادب کے ساتھ شہر میں رہو، مدینہ والوں کے ساتھ کوئی مکر وفریب نہ کرو، ان کے ساتھ اونچی آواز میں بھی نہ بولو اور مسجد میں آؤ تو ستھرا لباس پہن کر اور یہ سوچ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں۔

صلوٰۃ وسلام کا ادب.

علماء نے لکھا ہے کہ: ''اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ،

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ۔" کہتے وقت نظریں نیچی ہوں۔ ہو سکے تو تمہاری آنکھوں سے دل کے گناہ نکل کر کے بہہ رہے ہوں، یعنی چشمِ نم کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھو، پوری محبت اور اِخلاص کے ساتھ درود و سلام پڑھو، علماء نے لکھا ہے کہ کم سے کم ۸۰ مرتبہ سلام پیش کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روضہ مبارک ہے، ان کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے، یعنی ایک قدم ادھر آئیں حضرت ابوبکر ہیں، ایک قدم اور آگے کو جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ان کی خدمت میں بھی سلام عرض کرو۔

یعنی یوں کہو: "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ" جو بھی الفاظ آتے ہیں پڑھ لو، جو جو کتابوں میں الفاظ آتے ہیں وہ پڑھ لیں، ورنہ اپنی ہی زبان میں سلام پیش کر لو، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوبارہ پیچھے کو لوٹو، مگر ہجوم زیادہ ہوتا ہے، بڑا مشکل ہوتا ہے، اتنا سارے آدمی مواجہہ شریف پر جمع ہوں تو بڑا مشکل ہو جاتا ہے، وہاں آدمی ٹھہر

نہیں سکتا، اس لئے میں تو اقدام عالیہ کی طرف عام طور پر جاتا ہوں، یعنی جس طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدمین مبارکین ہیں، میں عام طور پر وہاں جاتا ہوں، اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوا، میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانے کے بھی قابل نہیں۔

دوسروں کی جانب سے سلام کا طریقہ:

بہرحال حکم یہ ہے کہ اپنا سلام پیش کرنے کے بعد اپنے اہل وعیال کی جانب سے، دوست احباب کی طرف سے، جن جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کو کہا ہے ان لوگوں کی طرف سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرے، اور اگر یاد نہ ہو تو صرف یہ کہہ دے کہ یا رسول اللہ! آپ کی اُمت کے بہت سے لوگوں نے مجھے آپ کو سلام پہنچانے کے لئے کہا ہے یا رسول اللہ! ان سب کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام۔

بارگاہِ رسالت کا ادب:

مسجد شریف میں جہاں تک بھی مسجد ہے، وہاں نہایت وقار

کے ساتھ رہو، آواز بلند نہ کرو، قرآن کریم میں ہے:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی۔"

(الحجرات:۳)

ترجمہ:......"جو لوگ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کو تقوے کے لئے چن لیا ہے۔"

شور شرابہ نہ کرو، پہلی مرتبہ جب میں گیا تھا، میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت کا اور اب کے وقت کا رنگ بہت بدلا ہوا ہے، اب بھی جاتا ہوں لیکن وہ لذت نہیں آتی جو پہلی دفعہ آئی تھی، پہلے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام مسجد میں سناٹا ہے جب کہ مسجد بھری ہوئی ہوتی تھی، لوگ قرآن مجید کی تلاوت میں لگے ہوئے ہوتے تھے، ذکر میں لگے ہوئے ہوتے تھے، درود شریف میں لگے ہوئے ہوتے تھے، اور کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سلام پیش کر رہے ہوتے تھے، لیکن مکمل سناٹا، مگر اب دیکھتا ہوں اور سنتا ہوں کہ ایک شور ہوتا ہے، اور

بالکل شور ہوتا ہے۔

ہماری مستورات بھی جاتی ہیں، بے چاری ایک تو یہ پردہ کے بغیر ہوتی ہیں، میری بہنو! کم سے کم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حاضر ہونے کے لئے تو برقع لے لیتیں، مگر یہ وہاں بھی ایسے ہی پھرتی ہیں جیسے گویا اپنا گھر ہے، بھائی! جتنا ادب اس پاک مقام کا ہوسکتا ہے کیا کرو۔ میں نے کہا کہ اور تو کوئی عمل ہے نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ادب ہی سیکھ لیں۔

داڑھی منڈوں کے سلام کا جواب.

میرے ایک دوست تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک بزرگ تھے جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں حضوری اور حاضری نصیب ہوتی تھی، کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جن کو شرف باریابی نصیب ہوتا ہے اس کو حضوری کہتے ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ جب دنیا میں تشریف فرما ہوتے تھے اور کوئی آدمی آتا تھا جس نے کوئی غلطی کی ہوتی، اگر وہ آ کر کہتا "السلام

علیک یا رسول اللہ'' یا ویسے ہی السلام علیکم کہتا، تو آپ ادھر سے منہ مبارک دوسری طرف فرما لیتے، وہ اُدھر سے ہوکر کے سلام عرض کرتا آپ اِدھر سے منہ دوسری طرف کر لیتے، وہ ادھر سے ہوکر سلام عرض کرتا آپ ادھر کو ہو لیتے، آپ اس کے سلام کا جواب نہیں دیتے تھے، اب آپ کا کیا معمول مبارک ہے؟

یہاں ایک واقعہ سنا دوں: ''ایک آدمی نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اسی طرح دائیں طرف سے سلام عرض کیا آپؐ نے بائیں طرف منہ کر لیا، پھر بائیں طرف حاضر ہوا، سلام عرض کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف منہ کر لیا، مگر سلام کا جواب نہیں دیا، اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بعض لوگ میری مجلس میں آگ کی انگوٹھی پہن کر آجاتے ہیں'' وہ سونے کی انگوٹھی جو پہنی تھی اس کو آگ کی انگوٹھی فرما رہے تھے، انہوں نے فوراً ہاتھ سے نکالی اور نکال کر پھینک دی۔'' (مسند احمد ج:۳ ص:۱۴)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے تو

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان صاحب سے کہا: میاں تم نے انگوٹھی پھینک کیوں دی؟ اس کو اٹھالیتے عورت کو پہنادیتے (عورتوں کو پہننا تو جائز ہے نا) فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو ناگوار سمجھا ہے، اور اس پر نفرت کا اظہار کیا ہے میں اس کو نہیں اٹھاتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے تو خود فرماتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا: ''کأن علٰی رؤسنا الطیر'' (مسند احمد ج:۴ ص:۲۷۸، ۲۸۷، ۲۹۵، ابوداؤد ج:۲ ص:۱۸۳) گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، ہل نہیں سکتے اگر ہلے تو پرندے اڑ جائیں گے ___ تو ان صاحب نے پوچھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے تھے یا رسول اللہ! آپ کا زندگی کا معمول تو یہ تھا کہ کوئی غلطی کر کے آتا تھا اور آپؐ کو السلام علیک کا کہتا، تو آپ دوسری طرف منہ کر لیتے تھے، دوسری طرف سے اگر سلام کرتا، آپؐ دوسری طرف منہ کر لیتے تھے، یا رسول اللہ! اب تو بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، ان کی داڑھیاں منڈھی ہوئی ہوتی ہیں، تو آپؐ ان کے سلام کا جواب دیتے ہیں؟ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان کے سلام کا جواب نہیں دیتا۔

میری بات یاد رکھو اور یہ پکی بات ہے جو لوگ داڑھی منڈانے سے توبہ نہیں کرتے ــ داڑھی کا ایک مشت تک رکھنا واجب ہے ــ جو لوگ اس سے توبہ نہیں کرتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب نہیں دیتے (اللہ تعالیٰ معاف فرمائے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر بھی حاضر ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں شفاعت کی درخواست بھی کریں اور وہاں سے محرومی ہو جائے، صرف انگریزوں کی سنت کے لئے؟

ایرانی قاصدوں کا قصہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایران کے بادشاہ کے دو قاصد آئے تھے، میری کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ (داڑھی کے بارے میں، میرا چھوٹا سا رسالہ ہے ''داڑھی کا مسئلہ'' از اختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم) ان کو بھیجا گیا تھا کہ اس شخص کو نعوذ باللہ پکڑ کر لاؤ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو)، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے، آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا ناس ہو تم نے اپنی شکل کیوں بگاڑ رکھی ہے؟ یعنی داڑھی کیوں کترائی ہوئی ہے، اور مونچھیں کیوں بڑھائی ہوئی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے رب (کسریٰ) نے اس کا حکم دیا ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے رب یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو مجھے حکم دیا ہے کہ میں داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کتراؤں۔ یہ فرمایا اور کہا میری مجلس سے اٹھ جاؤ، میرا نمائندہ تم سے بات کرے گا میں تم سے بات نہیں کروں گا۔ (البدایہ والنہایہ ج:۴ ص:۲۷۰، حیاۃ الصحابہ ج:۱ ص:۱۱۵)

بہت ہی ادب کے ساتھ اپنے تمام بھائیوں سے میں عرض کرتا ہوں کہ داڑھی رکھ لیں اور آئندہ کے لئے توبہ کرلیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور پھر عرض کریں کہ یارسول اللہ! ہم گناہگار ہیں، ہماری شفاعت فرمایئے؟

میرا معمول:

میں اب تو کمزور ہوگیا ہوں، پہلے جب میں حاضر ہوتا تھا تو دس ہزار درود شریف پڑھنے کا روزانہ کا معمول تھا، تلاوت بھی اور دوسرے معمولات بھی تھے، دس ہزار روزانہ، مسجد شریف میں،

بازار میں اور چلتے ہوئے ہمیشہ درود شریف پڑھتا رہتا تھا، اور کسی سے بات نہیں کرتا تھا، اب تو کمزور ہوگیا ہوں اہتمام تو اب بھی کرتا ہوں لیکن اب اتنی ہمت نہیں رہی۔

ایک بزرگ کا دُرود کا معمول:

ایک صاحب ہمارے بزرگ ہیں، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو کہنے لگے کہ میں جوانی کے زمانہ میں اسّی ہزار درود شریف روازانہ پڑھتا تھا (سبحان اللہ)، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے میں نے تو دس ہزار کا کہا ہے اور میرے بزرگوں نے ایک دن کا اسّی ہزار کا معمول کیا ہے۔ تو وہاں یہ کام ہے کہ نماز کی پابندی کرنا اور درود شریف کثرت سے پڑھنا، نہایت ادب کے ساتھ، نہایت احترام کے ساتھ رہنا، جتنی زیادہ محبت ہوگی اور ادب ہوگا، اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے، بس اسی پر اِکتفاء کرتا ہوں وقت کافی ہوگیا۔

جنت البقیع:

مدینہ طیبہ میں مسجد شریف اور روضۂ اقدس کے بعد سب سے اہم مقام جنت البقیع کا قدیمی قبرستان ہے، جو حرمِ پاک

سے مشرق میں چند قدموں کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جہاں پر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ازواجِ مطہرات و بنات طاہرات کے علاوہ اہل بیتِ نبوت کے دیگر ممتاز افراد، اور کتنے ہی جلیل القدر صحابہ کرام، بے شمار تابعین و تبع تابعین اور بعد میں پیدا ہونے والے بے حساب ائمہ عظام و اولیاء کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) آسودۂ خواب ہیں: ''دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز!''

یہاں بھی روزانہ یا حسبِ موقع حاضری دیتے رہیے، رب کائنات سے ان کے لئے رحمت و مغفرت اور رفعِ درجات کی دعا مانگئے اور اپنے لئے بھی دعا کیجئے کہ:

''اے اللہ! یہ تیرے بندگان، اہل وفا، مجسم صدق و صفا جو آسودۂ راحت ہیں، ان کی جن باتوں سے تو راضی ہے، ان کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرما۔ اے اللہ! گو میرا دامن ان کی سی طاعت و اعمال سے خالی ہے، لیکن مجھے تیرے ان وفا شعار بندوں سے تعلق خاطر اور محبت کسی درجہ میں ضرور ہے، بس اسی محبت و تعلق کی برکت سے مجھے بھی ان

کے ساتھ شامل فرما، وَاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ۔"

مسجدِ قبا:

یہی وہ مسجد ہے جس کی بنیاد "تقویٰ" پر قائم ہونے کی شہادت دے کر قرآن پاک نے اسے عزت و عظمت بخشی اور "اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ." کے ارشادِ مبارک کے ذریعہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی اور جس میں دو رکعت نماز پڑھنے کا ثواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ کے برابر بتلایا ہے، کم از کم ایک دو بار وہاں بھی جایئے، نماز ادا کیجئے اور وہاں کے انوار و برکات کے حصول کی، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔

جبلِ اُحد:

یہ وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "نُحِبُّہٗ وَیُحِبُّنَا" کہ ہمیں اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔ اسی کے دامن میں غزوۂ اُحد کا مشہور واقعہ ہوا ہے، جس میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شدید زخمی ہوئے اور ستر جاں نثار صحابہ شہید ہوئے، جن میں آپؐ کے محبوب چچا

سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، یہ سب شہداءِ کرام یہیں مدفون ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اور ان جاں نثاروں کو سلام و دعا سے نوازتے، آپ بھی وہاں پر حاضری دیجئے اور اسلام کے ان شیروں کو مسنون طریقہ سے سلام عرض کرکے ان کی بلندیٔ درجات کی دعا کیجئے اور اپنے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور فلاحِ دارین کی اور دین پر استقامت کی دعا کیجئے۔ اس کے علاوہ دیگر زیارات بھی کرے۔

الوداع.

مدینہ طیبہ کی معطر و منوّر فضا میں اپنی خوش بختی اور سعادت کے حاصلِ زندگی لمحات پورے کرکے آخرکار آپ کو واپس لوٹنا ہے، چنانچہ سید الانس و الجان، فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت اور مقاماتِ مقدسہ کی حاضری کے بعد واپسی کا ارادہ ہو تو، مُلاَّ علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ مستحب یہ ہے کہ مسجد شریف میں دو رکعت نفل الوداعی پڑھے، ریاض الجنۃ میں ہو تو بہتر ہے، اس کے بعد مواجہ شریف پر الوداعی سلام کے لئے حاضر ہو، صلوٰۃ و

سلام کے بعد اپنی ضروریات کے لئے حج و زیارت کی قبولیت کے لئے، مدینہ پاک اور اہل مدینہ کے حقوق و آداب میں کوتاہی پر معافی کے لئے، خیر و عافیت کے ساتھ وطن پہنچنے کی دعائیں کرے، اور یہ بھی دعا کرے۔

''اے اللہ! میری یہ حاضری آخری نہ ہو، پھر
بھی اس پاک دربار کی حاضری مجھے نصیب ہو۔''

حسرت و رنج و غم ساتھ لئے سفر سے واپسی کی دُعائیں پڑھتے ہوئے واپس ہوں، اس وقت آپ کا دِل جس قدر غمگین اور شکستہ ہوگا اور آنکھیں جتنی اشکبار ہوں گی، انشاء اللہ تعالیٰ! اسی قدر رحمۃ للعالمین کی شفقت و رحمت آپ کی طرف متوجہ ہوگی اور یہ قبولیت کی علامات میں سے بھی ہے۔

اُٹھ کے ثاقبؔ گو چلا آیا ہوں ان کی بزم سے
دِل کی تسکیں کا مگر ساماں اسی محفل میں ہے!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ
وأصحابہٖ وأهل بیتہٖ أجمعین!